بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلستانِ سعدی

مع اردو ترجمہ و حاشیہ

مصنف

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی

ترجمہ حاشیہ از قلم

حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عطار الرسول اویسی صاحب

دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

حالاتِ زندگی سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

مناظرِ اسلام شیخ القرآن والحدیث استاذ العلماء حضور
قبلہ علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

ابتدائی تعارف: حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایسی نامور شخصیت ہے جس کے ہر مکتب فکر کے اکابر علماء و مشائخ سے لے کر مبتدی طلبہ تک یکساں محبوب اور معروف و مشہور ہے ان کی اپنے ذاتی اعلیٰ کمال کے علاوہ حضور غوث صمدانی محبوب سبحانی شہباز لامکانی الشیخ عبدالقادر الجیلانی کے محبوب تربیت یافتہ سیدنا شہاب الدین سہروردی کے خلیفہ و مرید اور ہمارے پاکستان کے نامور غوث محمد بہاؤ الحق ملتانی کے پیر بھائی اور محدثین کے سرگروہ حضرت علامہ ابن الجوزی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے تلمیذ عزیز ہیں۔

حضرت شیخ سعدی قدس سرہٗ کی بارگاہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقبولیت کی دلیل آپ کا یہ عربی قطعہ ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ ۞ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ ۞ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

پیدائش: تخمیناً ٥٨٩ھ میں پیدا ہوئے اور ٦٩١ھ میں وصال ہوا۔ اس اعتبار سے آپ کی عمر سو سال سے کچھ زائد بنتی ہے۔ لیکن مشہور یہ ہے آپ نے ایک سو بیس سال عمر پائی۔ جسے آپنے چار حصوں پر تقسیم کرکے بسر فرمایا۔

(١) تیس سال تحصیل علوم میں۔ (٢) تیس سال سیر و سیاحت میں (٣) تصنیف و تالیف میں۔ (٤) گوشہ نشینی میں۔ آپ شیراز میں پیدا ہوئے جو عرصہ دراز تک ایران کا پایہ تخت اور علوم و فنون کا مرکز رہا۔ آپ کا نام شرف الدین اور لقب مصلح الدین اور تخلص سعدی ہے۔ تخلص کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ (١) آپنے

اتابک سعد بن زنگی کے زمانہ سے ہی شعر گوئی کا آغاز فرمایا۔ (٢) بعض نے لکھا کہ آپکے والد گرامی سعد بن زنگی کے ملازم تھے۔ بدیں وجہ یہ تخلص اختیار فرمایا۔ (٣) بعض نے کہا کہ آپکے تعلقات شہزادہ سعد بن ابی بکر بن سعد زنگی سے نہایت خوش گوار تھے۔ اسی لیے یہ تخلص اپنایا۔

ممکن ہے کہ تینوں وجوہ مجموعی طور تخلص کا سبب ہوں۔ لیکن یہ تخلص علمیت اور لقب پر غلبہ پاگیا کہ اب آپ کی شخصیت اور ذات اسی نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔

تعلیم و تربیت: آپکے والد گرامی شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ شیخ المشائخ اور در عصر خویش پیش رو صوفیاں و عارفاں بودہ اسی لیے تعلیم کا آغاز گھر پہ ہوا۔ آپ بچپن ہی سے شب بیدار اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ اس کی وجہ والد گرامی کی کڑی نگرانی تھی۔ ان کے وصال کے بعد والدہ محترمہ کی نگرانی میں علوم و فنون کے حصول میں مشغول ہوئے۔ لیکن ملک ابتری در طوائف الملوکی کا شکار ہوگیا جنگوں کا لامتناہی سلسلہ ی تھا۔ اگرچہ شیراز علماء و فضلاء کا مرکز تھا۔ لیکن تباہیوں کی لپیٹ میں آگیا۔ اسی لیے آپنے بغداد کا رخ کیا اور نظامیہ میں تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔

حصول علم فقہ، حدیث، تفسیر، منطق، معانی و جملہ فنون سے فراغت کے بعد لاطینی و عبرانی زبانیں صرف ایک سال میں سیکھ لیں۔ "ہماں قدر استعداد حاصل کرد کہ بہ برکت آنہا حواشی و شروح رقم کردہ" ایسی استعداد پائی کہ حواشی و شروح لکھیں۔

عام حالات: شیخ سعدی قدس سرہٗ کی زندگی کے اکثر و بیشتر حالات گلستان و بوستان میں درج ہیں۔ صراحت و کنایت کو یکجا جمع کیا جائے تو ضخیم سوانح عمری تیار ہو سکتی ہے۔

مذہب: مسلک اہل سنت ہی آپ کا سرمایۂ جان تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اہل تشیع آپکے جانی دشمن تھے نہ صرف زندگی میں۔ بلکہ آپکے وصال کے بعد آپکے مزار مبارک کو تباہ و برباد کر ڈالا۔

شجاع منعمی لکھتے ہیں کہ "بعضے غلاۃ و متعصبین روافض مزار اورا بہ جرم سنی بودن او ویران کردہ بودند مگر سلطان قوام الملک آں را از سر نو تعمیر فرمودہ" رحمہم اللہ تعالیٰ غالی و متعصب شیعوں نے (اس جرم پر کہ آپ سنی المذہب تھے) آپ کے مزار پرانوار کو ویران کر ڈالا جسے بعد میں سلطان قوام الملک نے از سر نو تعمیر کیا۔ آپکے اشعار ذیل آپکے مسلک مذہب کے ترجمان ہیں۔

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چوں تو پشتی بان ۞ چہ باک از موج بحر آں را کہ باشد نوح کشتی بان

---

۱ دیباچہ از نقیب ص ٢ دیباچہ از نقیب ص ٣ گلستان و بوستان ٤ دیباچہ از نقیب ص ٥ کتاب ایران ص

ترجمہ: اُمت کو کیا غم جب آپ ہی اس کے یار و مددگار ہیں ؛ موجِ دریا کا کیا خوف جب نوحؑ کشتیبان ہو ۔

تو اصل وجود آمدی از نخست .... ؎ دگر هر چه موجود شد فرع تست
خدایا بحق بنی فاطمه .... ؎ که بر قول ایمان کنم خاتمه
اگر دعوتم رد کنی ور قبول .... ؎ من و دست و داماں آل رسول ....
بلند آسماں پیش قدرت خجل ؎ تو مخلوق و آدم هنوز آب و گل
نه دانم کدامیں سخن گویمت ؎ که والاتری زانچه من گویمت
خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد ؎ زمین بوس قدر تو جبریل کرد
ترا عزت لولاک تمکیں بس است ؎ ثنائے تو طٰه و یٰسین بس است
چه وصفت کند سعدئ ناتمام ؎ علیک الصلوٰة اے نبی والسلام
شنیدم که در روز امید و بیم ؎ بدانرا به نیکاں به بخشد کریم ....
نخستیں ابوبکر پیر مرید ؎ عمر پنجه بر پیچ دیو مرید ـ
خردمند عثمان شب زنده دار ؎ چہارم علیؓ شاهِ دُلدل سوار

یہ وہ اشعار ہیں جو آپ کی گلستان و بوستاں میں پڑھے پڑھائے جاتے ہیں ۔ اگر آپ کا نعتیہ کلام پڑھا جائے تو دورِ حاضر کا وہمی مزاج شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کو نہ صرف مُشرک بلکہ مشرک گر کے فتوی کا نشان بنائے گا۔

نمونہ کے صرف دو شعر حاضرِ خدمت ہیں ؎

عرش است کمیں پایۂ ز ایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جبریل امین خادم و دربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے آخر میں لکھتے ہیں ؎

یک جان چه کند سعدئ مسکین که دو صد جان
سازیم فدائے سگِ دربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہی وہ ادب اور عشق ہے جس کی وجہ سے سعدی و جامی و رومی اور حافظ شیرازی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نام آج تک زندہ ہیں ۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ تا قیامت زندہ رہیں گے ۔ جس کی ترجمانی آج کے دور میں امام اہلِ سنت شاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ۔

یہی عشق تھا حضرت شیخ سعدی قدس سرہٗ کو بے سر و سامانی کے باوجود چودہ حج کرائے اور بیت المقدس کی

سقائی کا شرف بھی عطا فرمایا اور حضرت خضر علیٰ نبینا و علیہ السلام کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے ۔ سیاحت کے دوران بے شُمار قدسی صفات و محبوبانِ خدا سے فیوضات و برکات حاصل کیئے ۔ اور اَن گنت گم گشتگان راہ ہُدیٰ کو راہِ خدا پہ لگایا ۔ یہاں تک کہ ہندوستان کے مشہور بُت خانہ سومنات کے بُت کو توڑا ۔ اور اس کے محافظوں و معتقدوں سے لڑائی کی بحکمتِ عملی سے کئی بُت پرستوں کو جہنم رسید بھی کیا۔[1]

آپ کا سفر محض سیر و تفریح نہیں بلکہ استفادہ و افادہ کے تحت بھی تھا ۔ چنانچہ گلستان و بوستان میں کئی ایسے کئی واقعات و حکایات شاہد ہیں ۔ تصوّف تو آپ کا اصل مشغلہ تھا ۔ اسی لیے گلستان و بوستان کی ترتیب کچھ ایسے عجیب طریقہ سے دی ہے کہ شاہ و گدا عوام و علماء صوفی و جاہل سب کے لیے یکساں مفید ہیں اور تصوّف کے ہر شعبہ کو بہترین اسلوب سے نبھایا ہے ۔ اور آپ کا یہ کارنامہ تا قیامت زندہ تابندہ رہے گا

آپ صاحبِ کرامات بزرگ تھے اور میں تو آپ کی سب سے بڑی کرامت یہی سمجھتا ہوں کہ بادشاہوں کے ساتھ رہ کر بھی خوشامد اور چاپلوسی سے کوسوں دُور رہے ۔ بلکہ اپنے دَور کے بہت بڑے اُمراء و حکماء کو کھری کھری سُنا دیا کرتے تھے اور یہ صرف اس لیے کہ آپ ہر قسم کے طمع و لالچ سے پاک تھے ۔

یہی وجہ ہے کہ اتنا بہت بڑے امیر و کبیر بادشاہ کی صحبت میں رہنے کے عُسرت کی زندگی بسر فرمائی ۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی پاؤں کے جوتے تک میسّر نہ ہوتا تھا ۔ اس کا ذکر اُنھوں نے خود اپنی کتاب بوستاں میں درج فرمایا ہے۔

اختصار کے پیشِ نظر صرف ایک کرامت کا اکتفا کیا جاتا ہے ۔ جسے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد گرامی شاہ عبدالرحیم محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی بیان فرمایا ہے ۔

" کہ اکبر آباد میں مرزا محمد زاہد سے تعلیم کے دوران ایک دفعہ درس سے واپسی پہ ایک ایسے کوچے سے گزرہوا ۔ اس وقت میں خوب ذوق میں تھا شیخ سعدی کے یہ اشعار گُن گُنا رہا تھا ۔

؎
جُز یاد دوست هر چه کنی عمر ضائع است
جُز سرِ عشق هر چه به خوانی بطالت است
سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق
علمی که ره بحق ننماید جہالت است

اتفاق کی بات چوتھا مصرعہ میرے ذہن سے اتر گیا ۔ ہر چند ذہن پہ زور دیا لیکن یاد نہ آیا اس تارے کے ٹوٹنے سے میرے دل میں سخت اضطراب اور بے ذوقی کی کیفیت پیدا ہوئی کہ اچانک ایک فقیر منش ملیح چہرہ دراز زُلف پیر مرد نمودار ہوا ۔ اور اس نے مجھے لُقمہ دیا " علمی که ره بحق ننماید

[1] بوستاں

بہالت است،، میں نے کہا جزاك الله خیر الجزاء آپ نے مجھے کتنی پریشانی سے نجات دلائی ہے اور میں نے ان کی خدمت میں کچھ پان پیش کئے۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے فرمایا یہ بھولا ہوا مصرعہ یاد دلانے کی مزدوری ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں یہ تو بطور ہدیہ اور شکریہ پیش کر رہا ہوں۔

اس پر انھوں نے فرمایا۔ میں پان استعمال نہیں کیا کرتا۔ میں نے عرض کیا کہ پان کے استعمال میں شرعی پابندی ہے یا طریقت میں رکاوٹ؟ اگر کوئی ایسی بات ہے تو مجھے بتایئے تاکہ میں اس سے احتراز کروں انہوں نے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں۔ البتہ میں پان کھایا نہیں کرتا۔ پھر فرمانے لگے مجھے جلدی جانا چاہیئے میں نے کہا میں بھی جلدی چلوں گا۔ انہوں نے فرمایا میں جلدی تر جانا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر انہوں نے قدم اٹھایا اور کوچہ کے آخر میں رکھا۔ میں جان گیا کہ یہ کسی اہل اللہ کی روح مبارک انسانی شکل میں جلوہ گر ہے۔ میں نے آواز دی کہ اپنے نام سے تو اطلاع دیتے جایئے۔ تاکہ فاتحہ تو پڑھ لیا کروں۔ جواب دیا فقیر کو سعدی کہتے ہیں۔

عزلت نشینی: زندگی کے آخری لمحات میں آپ نے گوشہ نشینی اختیار فرمائی۔ اور تیس سال مسلسل عزلت و خلوت میں بسر فرما کر بروز جمعہ ماہ شوال ۶۹۱ھ میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔

ع زخاصان بود شد تاریخ روح

لفظ خاص سے ۶۹۱ھ تاریخ نکلتی ہے۔ آپ کی مزار شہر شیراز سے تین میل دور ہے۔ آپ کے اسم گرامی کی مناسبت سے اس بستی کا نام بھی ”سعدیہ،، ہے۔ عوام و خواص ہر وقت زیارت کے لیے حاضر ہوا کرتے ہیں اور ہر بدھ کو خصوصیت سے لوگ حاضری دیتے ہیں۔

ہر سال ماہ صفر کے آخری بدھ کو آپ کا عرس منایا جاتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

وَصَلَّى اللهُ عَلٰى حبیبہ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

حررہ الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور (پاکستان)

۱۴۰۵ھ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر

گلستان سعدی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

منت مر خدائے را عزوجل کہ طاعتش موجب قربت است وبشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو می رود ممد حیات است و چوں بر می آید مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتے شکرے واجب۔

بیت

از دست وزباں کہ بر آید | کز عہدۂ شکرش بدر آید

اِعْمَلُوْا آلَ دَاؤدَ شُکْرًا وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ

قطعہ

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش | عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش | کس نتواند کہ بجا آورد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) منت۔ احسان۔ مر۔ خاص عز۔ بزرگ۔ جل۔ برتر۔ طاعت عبادت۔ موجب۔ سبب۔ قربت نزدیکی۔ مزید۔ زیادہ۔ نفس۔ سانس فرو میرود۔ نیچے جاتا ہے۔ ممد حیات۔ بڑھانے والا زندگی۔ بر می آید۔ باہر آتا ہے۔ مفرح فرحت دینے والا۔ جب آدمی سانس اندر لیتا ہے تازہ ہوا روح کو طاقت دیتی ہے اور جو سانس باہر نکلتا ہے تو طبیعت خوش ہوتی ہے۔ عہدہ ذمہ داری۔ بدر آید۔ عہدہ بر آ ہو یعنی پورا اتر سکے۔

ت عمل کرو اے داؤد علیہ السلام کی اولاد شکر کا۔ اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر گزار۔ فائدہ: اس آیت کا ذکر اس واسطے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اول میں شکر کا ذکر کیا جا رہا ہے ہماں۔ وہی۔ بہ۔ بہتر۔ تقصیر کوتاہی آورد۔ لائے۔ سزاوار۔ لائق نتواند نہیں سکتا۔

بارانِ رحمتِ بیحسابش ہمہ را رسیدہ وخوانِ نعمتِ بیدریغش ہمہ جا کشیدہ پردۂ ناموسِ بندگاں بگناہِ فاحش ندرد و وظیفہ روزی بخطائے منکر نبرد۔

قطعہ

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب	گبرو ترسا وظیفہ خورداری
دوستاں را کجا کنی محروم	تو کہ با دشمناں نظر داری

فراشِ بادِ صبا را گفتہ تا فرشِ زمردیں بگسترد و دایۂ ابرِ بہاری را فرمود تا بناتِ نبات را در مہدِ زمین بپرورد و درختاں را بخلعتِ نوروزی قبائے استبرق در بر گرفتہ و اطفالِ شاخ را بہ قدومِ موسمِ ربیع کلاہِ شگوفہ بر سر نہادہ عصارۂ نحلے بقدرتِ او شہد فائق شدہ وتخمِ خرمائے بہ تربیتِ او نخلِ باسق گشتہ۔

قطعہ

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند	تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہرِ تو سرگشتہ و فرماں بردار	شرطِ انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

در خبر است از سرورِ کائنات مفخرِ موجودات رحمتِ عالمیاں صفوتِ آدمیاں تتمۂ دورِ زماں۔

(۱) باراں بارش۔ بے حساب بے شمار۔ رسیدہ پہنچی ہوئی۔ خوان دسترخوان۔ بیدریغش بے رنک ٹوک۔ بے افسوس یعنی عام۔ ہمہ جا کشیدہ ہر جگہ بچھا ہوا۔ ناموس عزت۔ بندگاں جمع بندہ۔ فاحش برا۔ ندرد نہیں پھاڑتا۔ وظیفہ مقرر یعنی گناہ کرنے سے بندوں کی روزی بند نہیں ہوتی۔ بخطائے منکر بسبب غلطی۔ نبرد منقطع نہیں کرتا۔ کریم بخشنے والا۔ گبر آگ پوجنے والے۔ ترسا عیسائی۔ کجا کب۔ دشمناں دشمنوں۔ نظر خیال یعنی نظرِ عنایت داری رکھتا ہوں۔ دوستوں سے مراد اللہ تعالیٰ کے تابعدار لوگ۔ دشمنوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے۔ (۲) فراش فرش بچھانے والا۔ بادِ صبا صبح کی ہوا۔ زمردیں سبز رنگ۔ بگسترد بچھائے۔ دایہ پالنے والی۔ ابرِ بہاری موسم کا بادل۔ بنات بنت کی جمع لڑکی۔ نبات جڑ سبزی بوٹی۔ مہد پنگوڑا۔ بپرورد پرورش۔ خلعت پوشاک۔ نوروزی موسمِ بہار۔ (۳) قبائے جبۂ اچکن شیروانی۔ استبرق ایک قسم کا کپڑا ہے۔ در بر بغل گرفتہ لیا ہوا۔ اطفال جمع طفل لڑکا۔ قدوم لوٹ آنا۔ ربیع بہار۔ کلاہ ٹوپی۔ شگوفہ نہادہ پہنائی۔ عصارہ نچوڑ۔ نحلے شہد کی مکھی۔ شہد ماکھی۔ فائق اعلیٰ۔ خرما کھجور چھوہارا۔ باسق بڑھنے والا۔ (۴) ابر بادل۔ مہ چاند۔ خورشید سورج۔ فلک آسمان۔ کارند کام میں ہیں۔ کف ہتھیلی۔ آری تو لائے۔ نخوری نہ کھائے۔ سرگشتہ پریشان۔ نبری نہ لے۔ خبر حدیث۔ مفخر فخر۔ موجودات تمام جہان۔ عالمیاں عالموں کے۔ صفوت برگزیدہ۔ تتمہ پورا کرنے والا۔

بیت

شَفِیْعٌ مُطَاعٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ	قَسِیْمٌ جَسِیْمٌ نَسِیْمٌ وَسِیْمٌ

بیت

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ	حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

بیت

چہ غم دیوارِ امت را کہ دارد چوں تو پشتیباں	چہ باک از موجِ بحر آں را کہ باشد نوح کشتیباں

یکے از بندگانِ گنہگارِ پریشاں روزگار دستِ انابت بامیدِ اجابت بدرگاہِ خداوند جل وعلا بردارد ایزد تعالیٰ در و نظر نکند بازش بخواند بارِ دیگر اعراض فرماید بازش بتضرع وزاری بخواند حق سبحانہ وتعالیٰ گوید یَا مَلَائِکَتِیْ قَدِ اسْتَحْیَیْتُ مِنْ عَبْدِیْ وَلَیْسَ لَہٗ غَیْرِیْ دعوتش را اجابت کردم وامیدش برآوردم کہ از بسیاریِ دعا وگریۂ بندہ ہمی شرم دارم۔

بیت

کرم بین ولطفِ خداوندگار	گنہ بندہ کردست واو شرمسار

عاکفانِ کعبۂ جلالش بتقصیرِ عبادت معترف کہ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ

(۱) شفیع شفاعت کرنے والا۔ مطاع اطاعت کیے گئے۔ کریم مہربان۔ قسیم تقسیم کرنے والے۔ جسیم متناسب الاعضاء جسم والے۔ نسیم خوشبو والے۔ وسیم خوبصورت۔ بلغ پہنچے۔ العلیٰ بلند۔ کشف کھولا۔ دجیٰ تاریکی۔ حسنت اچھی۔ جمیع تمام۔ خصال عادتیں۔ صلوا علیہ وآلہ درود آپ پر اور آپ کی اولاد پر۔ چہ غم کیا غم۔ پشتیبان مددگار، محافظ۔ باک خوف۔ بحر دریا۔ آں را اس کا۔ نوح حضرت نوح علیہ السلام۔ (۲) انابت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔ اجابت قبولیت۔ جل برتر۔ علا بلند۔ ایزد اللہ تعالیٰ۔ بازش پھر اسکو۔ بخواند پکارتا ہے۔ اعراض منہ موڑ لینا۔ تضرع انکساری۔ زاری رونا۔ سبحانہ پاک۔ (۳) اے میرے فرشتو مجھے اپنے بندوں سے شرم آتی ہے اُن کا میرے سوا کوئی دوسرا نہیں۔ دعوتش دعا اس کی کو۔ برآوردم پورا کیا میں نے۔ بسیاری زیادہ۔ گریہ رونا۔ دارم رکھتا ہوں میں۔ بین دیکھ۔ لطف بخشش۔ عاکفاں جمع عاکف گوشہ میں بیٹھنے والے۔ جلالش بزرگی۔ تقصیر کمی۔ معترف اقرار کرنے والے۔ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ ہم تیری عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔

وواصفانِ حلیۂ جمالش بتحیر منسوب کہ ما عرفناک حق معرفتک۔

قطعہ

گر کسے وصفِ او زمن پرسد	بیدل از بے نشاں چہ گوید باز
عاشقانِ کشتگانِ معشوق اند	بر نیاید ز کشتگاں آواز

یکے از صاحبدلاں بجیبِ مراقبہ فرو بردہ بود و در بحرِ مکاشفہ مستغرق شدہ حالے کہ ازاں معاملت باز آمد یکے از محباں گفت ازیں بوستاں کہ بودی چہ تحفہ کرامت کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتم کہ چوں بدرختِ گل برسم دامنے پر کنم ہدیۂ اصحاب را چوں برسیدم بوئے گلم چناں مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔

قطعہ

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز	کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد
ایں مدعیاں در طلبش بیخبر انند	کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

قطعہ

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم	وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر	ما ہمچناں در اولِ وصفِ تو ماندہ ایم

(۱) وواصفان بیان کرنیوالے۔ حلیہ صورت۔ بتحیر حیرت منسوب نسبت کیے گئے ہم نے نہیں پہچانا تجھ کو جیسا کہ تیرے پہچاننے کا حق ہے۔ پرسد پوچھے۔ بیدل عاشق بے نشان اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے چہ گوید باز کیا کہے پھر۔ عاشقاں عاشق کشتگاں مارے ہوئے معشوقند معشوق کے ہیں۔ بر نیاید باہر نہیں آتی صاحبدلاں جمع صاحب دل۔ اللہ والے۔ بجیب گریبان مراقبہ کسی چیز کی نگرانی کرنا فرو بردہ لی ہوئی۔ بحر دریا مکاشفہ اسرار خداوندی کا کھلنا مستغرق ڈوبا ہوا۔ (۲) محباں جمع محب۔ بوستاں باغ۔ بودی تھا تو خاطر دل۔ داشتم رکھتا تھا گل پھول۔ برسم پہنچوں گا۔ برسیدم پہنچا میں۔ رفت گیا لے حرف زائد ہے۔ (۳) مرغ بلبل۔ سحر صبح۔ بیاموز سیکھ۔ سوختہ جلا ہوا۔ برتر بلند۔ خیال تصور۔ نیامد نہیں آئی مدعیاں جمع مدعی دعوی کرنے والے۔ قیاس اندازہ گمان شک۔ وہم بغیر ارادہ کے دل کسی طرف متوجہ ہونا۔ شنیدیم سنا ہم نے خواندہ ایم پڑھا ہم نے۔ گشت ہو گئے۔ بپایاں انتہا۔ رسید پہنچی۔ ما ہمچناں ہم اسی طرح ماندہ ایم رہ گئے ہم رہے

ذکرِ محامدِ پادشاہِ اسلام اتابک ابوبکر بن سعد بن زنگی نور اللہ مرقدہ

ذکرِ جمیلِ سعدی کہ در افواہِ عوام افتادہ است و صیتِ سخنش کہ در بسیطِ زمیں رفتہ و قصبِ الحبیب حدیثش کہ ہمچو شکر می خورند و رقعۂ منشآتش کہ ہمچو کاغذِ زر میبرند بر کمالِ فضل و بلاغتِ او حمل نتواں کرد بلکہ خداوندِ جہاں و قطبِ دائرۂ زماں و قائم مقامِ سلیماں و ناصرِ اہلِ ایماں اتابک اعظم مظفر الدنیا والدین ابوبکر بن سعد زنگی ظل اللہ تعالیٰ فی ارضہ ربِّ ارض عنہ وَ اَرْضِہٖ بعینِ عنایت نظر کردہ است و تحسینِ بلیغ فرمودہ و ارادتِ صادق نمودہ لاجرم کافۂ انام از خواص و عوام بمحبتِ او گرائیدہ اند کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ۔

رباعی

زانگہ کہ ترا بر منِ مسکیں نظر ست	آثارم از آفتاب مشہور تر ست
گر خود ہمہ عیب ہا بدیں بندہ در ست	ہر عیب کہ سلطاں بپسندد ہنر ست

قطعہ

گلے خوشبوئے در حمام روزے	رسید از دستِ محبوبے بدستم

(۱) محامد جمع محمد تعریف کیا ہوا اتابک نگہبان۔ زنگی یہ بادشاہ کا تخلص ہے نور اللہ مرقدہ۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر نور سے بھر دے۔ جمیل اچھا۔ سعدی تخلص ہے مصلح الدین شیرازی نے سعد بن ابوبکر بن زنگی کے نام کی مناسبت سے لیا تخلص رکھا۔ افواہ جمع فوہ منہ صیت شہرت۔ بسیط زمین سطحِ زمین رفتہ گیا۔ قصب گنا۔ حبیب رقعہ پرچہ حدیثش۔ اس کی باتیں خورند کھاتے ہیں۔ منشآتش مسودات یعنی تصنیف وغیرہ میبرند لے جاتے ہیں۔ بلاغت حسب موقع گفتگو کرنا حمل نتواں کرد۔ اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ دائرہ حلقہ ناصر مددگار اعظم بڑا مظفر فتح کرنیوالا (۲) اللہ تعالیٰ کا سایہ اس کی بادشاہی میں رہے لے اللہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش تحسین بلیغ بہت تعریف ارادت اعتقاد۔ صادق سچا۔ نمودہ لیا لاجرم مجبوراً۔ کافہ تمام۔ انام لوگ خواص جمع خاص۔ عوام جمع عام۔ گرائیدہ اند لوگ خوش ہیں۔ لوگ بادشاہ کے طریقہ پر ہوتے ہیں۔ زانگہ اس وقت آثارم جمع اثر نشانیاں ہماری سعدی علیہ الرحمۃ کا مسکین جیسے پاس کی چیز پر عیب عائب۔ گلے خوشبوئے مٹی خوش بو دار۔ حمام غسل خانہ۔ یہ غسل خانہ میں رکھی جاتی تھی نہاتے وقت سر دھو لیتے۔

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گِلے ناچیز بودم
ولیکن مدتے با گُل نشستم
جمالِ ہم نشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ وَضَاعِفْ ثَوَابَ جَمِیْلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَ اَوِدَّائِہٖ وَوُلَاتِہٖ وَدَمِّرْ عَلٰی اَعْدَائِہٖ وَشُنَاتِہٖ بِمَا تُلِیَ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰیَاتِہٖ وَاٰمِنْ بَلَدَہٗ یَا رَبِّ وَاحْفَظْ وَلَدَہٗ۔

قطعہ

لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْیَا بِہٖ دَامَ سَعْدُہٗ
وَاَیَّدَہُ الْمَوْلٰی بِاَلْوِیَۃِ النَّصْرِ
کَذَالِکَ تَنْشَا لِیْنَۃٌ ھُوَ عِرْقُھَا
وَحُسْنُ نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ کَرَمِ الْبَذْرِ

ایزد تعالیٰ و تقدس خطۂ پاک شیراز را بہ ہیبتِ حاکمانِ عادل و ہمتِ عالمانِ عامل تا زمانِ قیامت در امانِ سلامت نگہدارد۔

قطعہ

اقلیمِ پارس را غم از آسیبِ دہر نیست
تا بر سرش بود چو توئے سایۂ خدا
امروز کس نشاں ندہد در بسیطِ خاک
مانندِ آستانِ درت مامنِ رضا
بر تست پاسِ خاطرِ بیچارگان و شکر
بر ما و بر خدائے جہاں آفریں جزا

(۱) مشکی یہ ایک خوشبو کی قسم ہے عبیر خوش بو ہے گلاب زعفران صندل سے بنتی ہے اَللّٰھُمَّ اے اللہ مَتِّع نفع دے الْمُسْلِمِیْنَ مسلمانوں کو بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ اس کی لمبی عمر سے ضَاعِفْ دوگنا کر۔ ثواب اجر جمیلہ اس کی نیکیوں کا حسنات خوبیاں ارفع بلند کر درج درجہ اودائہ دوستوں ولاتہ جمع ولی کی دوست۔ دمّر ہلاک کر اعداء جمع عدو دشمنوں شناتہ دشمنی رکھنے والا۔ بما تلی طفیل تلاوت بلدہ شہر دام ہمیشہ رہے۔ حفظ حفاظت ولدہ بیٹا (۲) قد تحقیق سعد نیک بخت ہوں۔ دام ہمیشہ رہے سعدہ نیک بختی ایدہ المولیٰ تائید کرے اللہ تعالیٰ اس کی۔ الویہ جھنڈے النصر مدد کذالک جیسا کہ تنشا پرورش پاتا ہے لینۃ شاخ نرم عرقہا جڑ حسن خوبصورت۔ نبات روئیدگی گھاس۔ الارض زمین۔ کرم اچھا۔ البذر بیج ایزد اللہ تعالیٰ۔ بزرگ۔ تقدس پاک۔ خطہ حصۂ زمین۔ شیراز ایران کا مشہور شہر ہے ہیبت دبدبہ۔ حاکمان حکم کرنے والے عادل انصاف کرنے والے۔ ہمت دعا دلی توجہ۔ عالمان جمع ہے عالم کی۔ عامل عمل کرنیوالا (۳) اقلیم زمین کا چوتھا حصہ جو پانی سے باہر ہے پارس ملک ایران۔ آسیب تکلیف۔ دہر زمانہ سایۂ خدا سے مراد بادشاہ ہے امروز آج کا دن۔ ندہد نہیں دیتا۔ بسیط خاک روئے زمین۔ آستان چوکھٹ۔ مامن جائے پناہ اور مامن رضا سے مراد حضرت امام علی موسیٰ رضا کی مزار پاک کی طرف اشارہ ہے رضا خوشنودی پاس نگہبانی

یارب ز بادِ فتنہ نگہدار خاکِ پارس
چندانکہ خاک را بود و باد را بقا

در سببِ تالیفِ کتاب

یک شب تاملِ ایامِ گذشتہ می کردم و بر عمرِ تلف کردہ تاسف می خوردم و سنگلاخۂ دل را بالماسِ آبِ دیدہ می سفتم و ایں بیتہا مناسبِ حالِ خود می گفتم۔

مثنوی

ہر دم از عمر می رود نفسے
چوں نگہ می کنم نماند بسے
اے کہ پنجاہ رفت و در خوابی
مگر ایں پنج روز دریابی
خجل آنکس کہ رفت و کار نساخت
کوسِ رحلت زدند و بار نساخت
خوابِ نوشیں بامدادِ رحیل
باز دارد پیادہ را ز سبیل
ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت
رفت و منزل بدیگرے پرداخت
واں دگر پخت ہم چنیں ہوسے
ویں عمارت بسر نبرد کسے
یار ناپایدار دوست مدار
دوستی را نشاید ایں غدار
مادۂ عیشِ آدمی شکم است
تا بتدریج میرود چہ غم است

یارب اے اللہ۔ باد ہوا فتنہ آزمائش نگہدار محفوظ رکھ۔ چندانکہ جتنا کہ۔ تالیف جمع کرنا تامل فکر۔ ایام دن۔ گذشتہ گذرے ہوئے تلف ضائع تاسف افسوس۔ خوردم کھایا میں نے۔ سنگلاخ وہ زمین جہاں زیادہ پتھر ہوں۔ الماس ہیرا۔ آب دیدہ آنسو۔ سفتم پروتا تھا میں ہر دم ہر وقت رود جاتا ہے نفسے ایک سانس۔ نگہ نگاہ۔ می کنم کرتا ہوں نماند نہیں رہے بسے بہت پنجاہ پچاس رفت گئے در خوابی تو نیند میں ہے یابی تو پائے۔ پنج روز پانچ دن یعنی تھوڑی حیاتی خجل شرمندہ۔ آنکس وہ شخص کار کام نساخت نہ باندھا یعنی سامان سفر نہ باندھا۔ کوس رحلت کوچ کا نقارہ۔ زدند مارا خواب نوشیں میٹھی نیند۔ بامداد رحیل کوچ کی صبح۔ پیادہ پیدل چلنے والا۔ سبیل راستہ۔ (۳) نو ساخت نئی بنائی۔ پرداخت خالی کردی پخت پکا۔ ہوس حرص۔ بسر نبرد مکمل کی ناپایدار بے وفا اس سے مراد دنیا ہے۔ مدار نہ رکھ غدار دھوکہ باز مادہ عیش زندگی کا مدار شکم پیٹ۔ بتدریج آہستہ میرود جائے۔

گر بہ بند و چنانکہ نگشاید | گر دل از عمر بر کند شاید
ور کشاید چنانکہ نتواں بست | گو بشو از حیاتِ دنیا دست
چار طبع مخالف و سرکش | چند روزے بوند باہم خوش
گر یکے زیں چہار شد غالب | جانِ شیریں برآید از قالب
لاجرم مرد عارف کامل | ننہد بر حیاتِ دنیا دل
نیک و بد چوں ہمی بباید مرد | خنک آنکس کہ گوئے نیکی برد
برگ عیشے بگورِ خویش فرست | کس نیارد ز پس تو پیش فرست
عمر برف ست و آفتاب تموز | اندکے ماند و خواجہ غرہ ہنوز
اے تہیدست رفتہ در بازار | ترسمت پر نیاوری دستار
ہر کہ مزروع خود خورد بخوید | وقت خرمنش خوشہ باید چید
پند سعدی بگوش دل بشنو | رہ چنیں ست مرد باش و برو

بعد از تامل مصلحت آں دیدم کہ در نشیمن عزلت نشینم و دامن صحبت فراہم چینم و دفتر از گفتارہائے پریشاں بشویم و من بعد پریشاں نگویم ۔

بیت

زباں بریدہ بکنجے نشستہ صمٌّ بکمٌ | بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم

(۱) گر بہ بند ۔ اگر بند ہو جائے چنانکہ اس طرح جو نگشاید نہ کھلے برکند باہر نکلے ۔ شاید لائق ہے نتواں بست بند نہ ہو سکے گو کہے بشو دھو ۔ چار طبع ۔ سے مراد چار عنصر خاک پانی ہوا آگ برودت یبوست رطوبت حرارت آدمی کا مزاج ان چار سے بنتا ہے ۔ بوند رہتے ہیں باہم خوش ایک دوسرے سے خوش غالب زائد جانِ شیریں برآید یعنی انسان کی جان قالب جسم لاجرم یقیناً ۔ عارف جاننے والا ننہد نہیں رکھتا بباید چاہیے خنک خوش ۔ گوئے گیند نیکی برد نیکی میں سبقت لے گیا (۲) برگ ساز و سامان ۔ عیش آرام بگور قبر ۔ فرست بھیج دے تموز سخت گرمی اندکے تھوڑی خواجہ سردار اور بڑے آدمی کو کہتے ہیں لیکن زبان پر طنزاً لایا گیا ہے ۔ غرہ غرور ہنوز اب تک تہیدست خالی ہاتھ رفتہ گیا ہوا ۔ ترسمت ڈرتا ہوں تو نیاوری تو نہ لائیگا ۔ دستار پگڑی ایسے مرد قیامت میں اگر نیکیوں سے خالی جائے گی تو آئے گا خالی ۔ مزروع کھیتی خورد کھائے ۔ بخوید کچی خرمن ڈھیر ۔ خوشہ بالی گندم باید چید چننے چاہیے پند نصیحت ۔ بگوش کان ۔ بشنو سن ۔ برو جا (۳) تامل غور و فکر نشیمن گوشہ ۔ عزلت تنہائی نشینم میں بیٹھوں گا دامن صحبت فراہم چینم دوستی کا دامن سمیٹ لوں گا ۔ بشویم میں دھولوں گا من بعد اس کے بعد ... کنجے گوشہ کونہ ۔ صم بہرہ بکم گونگا بہ بہتر

تا یکے از دوستاں کہ در کجاوہ ہم نشین من بودے و در حجرہ جلیس برسم قدیم از در درآمد چندانکہ نشاطِ ملاعبت کرد و بساطِ مداعبت گسترد جوابش نگفتم و سر از زانوئے تعبد برنگرفتم رنجیدہ نگہ کرد و گفت ۔

قطعہ

کنونت کہ امکانِ گفتار ہست | بگو اے برادر بلطف و خوشی
کہ فردا چو پیکِ اجل در رسد | بحکمِ ضرورت زباں درکشی

کسے از متعلقانِ منش بر حسبِ واقعہ مطلع گردانید کہ فلاں عزم کردہ ست و نیتِ جزم کہ بقیتِ عمر معتکف نشیند و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سر خویش گیر و مجانبت پیش گیر گفتا بعزتِ عظیم و صحبتِ قدیم کہ دم برنیارم و قدم برندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود بعادتِ مالوف و طریقِ معروف کہ آزردنِ دلِ دوستاں جہل است و کفارتِ یمین سہل خلافِ راہِ صواب ست و عکسِ رائے اولی الالباب ذوالفقارِ علی در نیام و زبانِ سعدی در کام ۔

قطعہ

زباں در دہانِ خردمند چیست | کلیدِ درِ گنجِ صاحب ہنر

(۱) کجاوہ محمل ۔ ہم نشین ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا ۔ جلیس ہمنشیں ۔ برسم ریت رواج ۔ قدیم پرانی ۔ نشاط خوشی ۔ ملاعبت کھیل کود ۔ بساط بچھونا ۔ مداعبت دل لگی ۔ گسترد بچھایا ۔ زانوئے گھٹنا (۲) کنونت اب ۔ امکان طاقت ۔ فردا کل قیامت ۔ پیک اجل قاصد موت کا یعنی ملک الموت (۳) متعلقانِ منش میرے تعلق والوں نے ۔ مطلع آگاہ عزم ارادہ جزم پختہ معتکف اعتکاف نشیند بیٹھے گا گزیند اختیار کرے گا تو نیز ہو سکے ۔ سر خیال مجانبت علیحدگی مالوف ... (۴) یمین قسم سہل آسان ۔ عکس خلاف رائے اولو الالباب عقل والوں کا مشورہ ذوالفقار تلوار جو تلوار سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی ۔ کام تالو دہان منہ ۔ چیست کیا ہے ۔ کلید کنجی گنج خزانہ

چو در بستہ باشد چہ داند کسے | کہ جوہر فروش ست یا پیلہ ور

قطعہ

اگرچہ پیشِ خردمند خامشی ادبست | بوقتِ مصلحت آں بہ کہ در سخن کوشی
دو چیز طیرۂ عقل ست دم فروبستن | بوقتِ گفتن وگفتن بوقتِ خاموشی

فی الجملہ زباں از مکالمت او در کشیدن قوت نداشتم و روئے از محادثت بگردانیدن مروت ندانستم کہ یارِ موافق بود و محبِ صادق۔

بیت

چو جنگ آوری با کسے برستیز | کہ ازوے گزیرت بود یا گریز

بحکمِ ضرورت سخن گفتم و تفرج کناں بیروں رفتم در فصلِ ربیعے کہ صولتِ برد آرمیدہ بود و اوانِ دولتِ ورد رسیدہ۔

قطعہ

اوّل اُردی بہشت ماہ جلالی | بلبل گوینده بر منابرِ قضباں
برگلِ سُرخ از نم او فتادہ لآلی | ہمچو عرق بر عذارِ شاہدِ غضباں

شب را بوستاں با یکے از دوستاں اتفاق مبیت افتاد موضعے خوش و خرم و درختانِ دلکش و درہم گفتی کہ خردۂ مینا برخاکش ریختہ و عقدِ ثریا از تاکش آویختہ۔

(۱) در ۔ دروازہ ۔ بستہ بند ہو چہ داند کیا جانے ۔ جوہر موتی ۔ فروش بیچنے والا ۔ پیلہ ور بساطی یا پھیری لگانے والا۔ کوشی کوشش ۔ طیرہ عیب فروبستن چپ رہنا ۔ فی الجملہ خلاصہ کلام ۔ مکالمت ایک دوسرے سے باتیں کرنا ۔ کشیدن کھینچنا ۔ قوت طاقت ۔ محادثت باتیں کرنا مروت جوانمردی مردانگی ۔ (۲) ستیز لڑائی کر ۔ گزیر چارہ ۔ تفرج سیر موسم ربیع موسم بہار ۔ صولت دبدبہ ۔ اردی بہشت مہینہ کا نام ہے اس میں زمین پھولوں کی کثرت سے جنت ہو جاتی ہے ۔ ماہ جلالی اس سے مراد سن جلالی ہے جو جلال الدین سلجوقی کی طرف منسوب ہے ۔ گوینده ۔ گانے والی منابر منبر کی جمع قضباں شاخ ۔ گل پھول لآلی جمع لؤلؤ موتی ۔ عرق پسینہ ۔ عذار رخسار گالہ ۔ شاہد معشوق ۔ غضباں غصہ شدہ (۳) مبیت رات گزارنا ۔ موضع جگہ ۔ خرم خوش ۔ خردۂ مینا سبز شیشے کے ٹکڑے ریختہ بکھرے ہوئے ۔ عقدِ ثریا پروین چھ ستارے ہیں لیکن مراد انگور کے خوشے ہیں تاکش انگور ۔ آویختہ لٹکے ہوئے۔

قطعہ

روضۃٌ ماءُ نہرہا سلسال | دوحۃٌ سجعُ طیرہا موزون
آں پر از لالہ ہائے رنگارنگ | ویں پر از میوہ ہائے گوناگوں
باد در سایۂ درختانش | گسترانید فرشِ بوقلموں

بامداداں کہ خاطر باز آمدن بر رائے نشستن غالب آمد دیدمش دامنے گل و ریحاں و سنبل و ضمیراں فراہم آوردہ و آہنگِ رجوع کردہ گفتم گلِ بوستاں را چنانکہ دانی بقائے و عہدِ گلستاں را وفائے نباشد و حکیماں گفتہ اند ہر چہ نپاید دلبستگی را نشاید گفت طریق چیست گفتم برائے نزہتِ ناظراں و فسحتِ حاضراں کتابِ گلستاں توانم تصنیف کردن کہ بادِ خزاں را بر ورقِ او دستِ تطاول نباشد و گردشِ زماں عیشِ ربیعش را بہ طیشِ خریف مبدل نکند۔

قطعہ

بچہ کار آیدت ز گل طبقے | از گلستانِ من ببر ورقے
گل ہمیں پنج روز و شش باشد | ویں گلستاں ہمیشہ خوش باشد

حالے کہ من ایں حکایت بگفتم دامنِ گل بریخت و در دامنم آویخت کہ

(۱) روضہ باغ ماء پانی نہر سلسال جاری یعنی ٹھنڈا میٹھا دوحۃ درخت سجع طیرہا پرندوں کی بولیاں ۔ موزون یعنی نہر کا پانی میٹھا تھا اور اس کے درخت اور ان کی چڑیوں کی آواز ۔ لالہ لالوں رنگارنگ رنگ برنگ میوہ ہائے میوجات گوناگوں قسم قسم باد ہوا گسترانید بچھایا ۔ بوقلموں رنگ برنگ بامداداں صبح کا وقت ۔ رائے مشورہ آہنگ ارادہ ۔ عہد زمانہ ۔ ضمیراں پھول کی قسم ہے فراہم جمع حکیماں دانا حضرات ۔ دلبستگی : دل لگانا نزہتِ ناظراں تر و تازگی فسحت کشادگی ۔ بادِ خزاں ۔ ہوا خزاں کی تطاول دست درازی طیش تیزی خریف موسمِ خزاں ۔ مبدل تبدیل (۲) طبقے ٹوکری ۔ ببر ورقے لے جا ورق ۔ بریخت بکھیر دیا آویخت لٹک گیا۔
لہ ناظراں دیکھنے والے

اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفیٰ فصلے دو ہماں روز اتفاق بیاض افتادہ در حسنِ معاشرت وآدابِ محاورت در لباسے کہ متکلماں را بکار آید و مترسلاں را بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از گلستاں بقیتے ماندہ بود کہ کتابِ گلستاں تمام شد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَحْکَمُ بِالصَّوَابِ ۔

ذکرِ پادشاہزادہ جہاں سعد بن ابی بکر بن سعد نوّر اللہ قبرہ

و تمام آنگہ شود بحقیقت کہ پسندیدہ آید در بارگاہِ جہاں پناہ سایۂ کردگار پرتوِ لطفِ پروردگار و ذخرِ زماں و کہفِ اماں اَلْمُؤَیَّدُ مِنَ السَّمَاءِ الْمَنْصُوْرُ عَلَی الْاَعْدَاءِ عَضُدُ الدَّوْلَۃِ الْقَاہِرَۃِ سِرَاجُ الْمِلَّۃِ الْبَاہِرَۃِ جَمَالُ الْاَنَامِ مُفْخِرُ الْاِسْلَامِ سَعْدُ بْنُ الْاَتَابَکِ الْاَعْظَمِ شَہِنْشَاہُ الْمُعَظَّمُ مَالِکُ رِقَابِ الْاُمَمِ مَوْلیٰ مُلُوْکِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ سُلْطَانُ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَارِثُ مُلْکِ سُلَیْمَانَ مُظَفَّرُ الدِّیْنِ اَبُوْبَکْرِ بْنُ سَعْدِ بْنِ زَنْگِیْ اَدَامَ اللّٰہُ اِقْبَالَہُمَا وَضَاعَفَ اِجْلَالَہُمَا وَجَعَلَ اِلٰی کُلِّ خَیْرٍ مَآلَہُمَا ۔ بکرشمۂ لطفِ خداوندی مطالعہ فرماید

قطعہ

گر التفاتِ خداوندیش بیار آید	نگارخانۂ چینی و نقشِ ارژنگیست

(۱) اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفیٰ ۔ سخی جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے ۔ ہماں روز اُسی روز و دن ۔ بیاض سفیدی چمک محاورت بات چیت متکلماں کلام کرنے والے ۔ حسنِ معاشرت اچھی زندگی ۔ مترسلاں انشا پرداز بلاغت بحسبِ موقع بات کرنا افزاید بڑھائے ۔ ہنوز ابھی واللہ اعلم واحکم بالصواب : اللہ کریم زیادہ جاننے والا اور زیادہ حکمت والا ہے اچھائی کا ۔ بادشاہ زادہ عالم سعد کا ذکر ہے جو ابوبکر بیٹا ہے سعد کا پرتو سایہ ۔ کردگار اللہ تعالیٰ ۔ ذخیر ذخیرہ ۔ کہفِ اماں امن کی جگہ المؤید تائید دیا ہوا من السماء آسمان سے المنصور فتح پائی علی الاعداء دشمنوں پر عضد الدولۃ القاہرۃ بڑی بادشاہی کی قوت پائی ۔ سراج الملۃ الباہرۃ روشن مذہب کا چراغ جمال الانام مخلوق کی زینت مفخر الاسلام اسلام کے لیے فخر الاعظم بڑا شہنشاہ المعظم بڑا بادشاہ ۔ مالکِ رقاب الامم امتوں کی گردنوں کا مالک مولیٰ آقا ملوک بادشاہ ۔ بادشاہوں کا سلطان سلطان البرّ والبحر تری وخشکی کا بادشاہ ۔ ملکِ سلیمان حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملک کا وارث مظفر الدین دنیا میں کامیاب ادام اللہ اقبالہما اللہ تعالیٰ اسکے بخت کو ہمیشہ رکھے ضاعف اجلالہما ۔ بزرگی کو دوگنا کرے وجعل الی کل خیر مآلہما ہر بھلائی طرف انکا رجوع کرے ۔ کرشمہ ناز ۔ مطالعہ دیکھنا ۔ التفات توجہ ۔ بیار آید سنورے نگارخانہ نقاش خانہ چینی ملک ارژنگیست

امید ہست کہ روئے ملال درنکشد	ازیں سخن کہ گلستاں نہ جائے دلتنگیست
علی الخصوص کہ دیباچۂ ہمایونش	بنامِ سعد ابوبکر سعد بن زنگیست

ذکرِ امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہ

دیگر عروسِ فکرِ من از بے جمالی سر بر نیارد و دیدۂ یاس از پشتِ پائے خجالت برندارد و در زمرۂ صاحب نظراں متجلی نشود مگر آنگہ کہ متحلی گردد بزیورِ قبولِ امیر کبیر عالمِ عادل مظفر و منصور ظہیر سریر سلطنت مشیرِ تدبیرِ مملکت کَہْفُ الْفُقَرَاءِ مَلَاذُ الْغُرَبَاءِ مُرَبِّی الْفُضَلَاءِ مُحِبُّ الْاَتْقِیَاءِ افتخارِ آلِ پارس یَمِیْنُ الْمُلْکِ مَلِکُ الْخَوَاصِّ باربک فَخْرُ الدَّوْلَۃِ وَالدِّیْنِ غِیَاثُ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ عُمْدَۃُ الْمُلُوْکِ وَالسَّلَاطِیْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ نَصْرٍ اَطَالَ اللّٰہُ عُمْرَہٗ وَاَجَلَّ قَدْرَہٗ وَشَرَحَ صَدْرَہٗ وَضَاعَفَ اَجْرَہٗ کہ ممدوحِ اکابرِ آفاق ست و مجموعِ مکارمِ اخلاق

شعر

ہر کہ در سایۂ عنایتِ اوست	گنہش طاعتست و دشمن دوست

بہر یک از سائر بندگاں و حواشی خدمتے معین ست کہ اگر در ادائے

(۱) روئے ملال درگردانی یعنی اکتانا نکشد نہ کریگا تنگیست تنگ ہے علی الخصوص خاص کر ۔ دیباچہ کتاب کا ابتدائی حصہ ۔ ہمایونش مبارک ۔ امیر کبیر فخر الدین ۔ ابوبکر کا ذکر جو بیٹا ہے ابو النصر کا اللہ تعالیٰ اسکی حیاتی لمبی کرے (۲) عروس دلہن بے جمالی بے حسن ہونا ۔ دیدۂ یاس ناامیدی کی آنکھ خجالت شرمندگی زمرہ گروہ متجلی روشن متحلی مزین یعنی سجی ہوئی ۔ منصور مدد کیا گیا ظہیر مددگار ۔ سریر تخت سلطنت بادشاہی ۔ کہف الفقراء غریبوں کی جائے پناہ ملاذ الغرباء جائے پناہ غربا جمع غریب ۔ مربی پالنے والا الفضلاء فاضل کی جمع عالم یمین الملک ملک کا دایاں ہاتھ ملک الخواص شہنشاہ دین دنیا کا فخر باربک لقب ہے (۳) فخر الدولۃ والدین ۔ دین و دنیا کا فخر غیاث مددگار والمسلمین مسلمانوں کا عمدۃ الملوک والسلاطین ، بادشاہوں اور سلطانوں کا چنا ہوا ۔ اطال اللہ عمرہ ۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے ۔ اجل قدرہ ۔ اس کی قدر کو بلند کرے شرح صدرہ اس کا سینہ کھول دے ضاعف دوگنا ۔ اجرہ ثواب ۔ اکابر بڑے بزرگ ۔ آفاق آسمان کے کنارے ۔ مجموع جمع کیا ہوا مکارم احسن ۔ عنایت مہربانی ۔ طاعت عبادت سائر بندگاں تمام غلام حواشی جمع حاشیہ ۔ خدمتے خدمت گزار ۔

برخے ازاں تہاون وتکاسل روا دارند در معرضِ خطاب آیند و در محلِ عتاب مگر براں طائفہ درویشاں کہ شکرِ نعمتِ بزرگاں بر ایشاں واجب ست وذکرِ جمیل و دعائے خیر واداے چنیں خدمت در حدِ غیبت اولیٰ ترست کہ در حضور ایں بہ تصنع نزدیک ست و آں از تکلف دور و باجابت مقرون۔

قطعہ

پشتِ دوتائے فلک راست شد از خرمی	تا چو تو فرزند زاد مادرِ ایام را
حکمتِ محض ست گر لطفِ جہاں آفریں	خاص کند بندۂ مصلحتِ عام را
دولتِ جاوید یافت ہر کہ نکو نام زیست	کز عقبش ذکرِ خیر زندہ کند نام را
وصفِ ترا گر کند ور نکند اہلِ فضل	حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلآرام را

ذکرِ تقصیرِ خدمت و موجبِ اختیارِ عزلت

تقصیر و تقاعدے کہ در مواظبتِ خدمتِ بارگاہِ خداوندی می رود بنابر آنست کہ طائفہ از حکمائے ہندوستاں در فضائلِ بزرجمہر سخن میگفتند باآخر جز ایں عیبش ندانستند کہ در سخن گفتن بطی ست یعنی درنگ بسیار

(۱) برخے تھوڑے۔ تہاون ڈھیل۔ تکاسل سستی۔ معرضِ خطاب بازپرس کی جگہ۔ محل مقام۔ عتاب غصہ۔ طائفہ جماعت۔ جمیل نیک۔ حد حالت۔ تصنع بناوٹ۔ تکلف ظاہری کھلاوا کرنا۔ باجابت قبولیت۔ مقرون نزدیک۔ پشت دوتا ٹیڑھی کمر۔ فلک آسمان۔ خرمی خوشی۔ فرزند لڑکا۔ زاد جنا، پیدا کیے۔ مادر ماں۔ ایام زمانہ۔ محض خالص۔ آفریں پیدا کرنے والا۔ مصلحت بہتری۔ عام عوام (۲) آفریں پیدا کرنیوالا۔ جاوید ہمیشگی۔ یافت پایا۔ وصف تعریف۔ اہلِ فضل علم والے۔ حاجت ضرورت۔ مشاطہ سنگار کرنیوالی۔ دلآرام محبوب۔ تقصیر کوتاہی۔

خدمت کی کمی اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کی وجہ کا بیان۔

(۳) تقاعدے کام سے بیٹھ رہنا۔ مواظبت ہمیشگی سے کام کرنا۔ بزرجمہر نوشیرواں کے وزیر کا نام ہے۔ بطی سست۔ درنگ دیر۔ بسیار بہت۔

ہمی کند و مستمع را بسے منتظر می باید بود تا وے تقریرِ سخنے کند بزرجمہر بشنید و گفت اندیشہ کردن کہ چہ گویم بہ از پشیمانی خوردن کہ چرا گفتم۔

نظم

سخندانِ پرورده پیرِ کہن	بیندیشد آنگہ بگوید سخن
مزن بے تامل بگفتار دم	نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم
بیندیش و آنگہ برآور نفس	وزاں پیش بس کن کہ گویند بس
بنطق آدمی بہتر ست از دواب	دواب از تو بہ گر نگوئی صواب

فکیف در نظرِ اعیانِ حضرتِ خداوندی عز نصرہ کہ مجمعِ اہلِ دل ست و مرکزِ علمائے متبحر اگر در سیاقتِ سخن دلیری کنم شوخی کردہ باشم و بضاعتِ مزجات بحضرتِ عزیز آوردہ و شبہ در بازارِ جوہریاں جوئے نیارد و چراغ پیشِ آفتاب پرتوے ندارد و منارۂ بلند بر دامنِ کوہِ الوند پست نماید۔

مثنوی

ہر کہ گردن بدعوے افرازد	خویشتن را بگردن اندازد
سعدی افتادہ ست آزادہ	کس نیاید بجنگِ افتادہ

(۱) مستمع سننے والا۔ بسے بہت منتظر انتظار۔ بشنید سنی۔ اندیشہ فکر۔ سخنداں سمجھدار۔ پیر کہن بوڑھا پرانا آدمی۔ مزن نہ مار۔ بے تامل بغیر فکر۔ دم سانس (۲) بنطق بات کرنا بولنا۔ دواب دابہ کی جمع چوپایہ۔ فکیف کیسے۔ اعیان بڑے لوگ۔ عز نصرہ اس کی مدد باعزت ہو۔ مجمع محفل مجلس۔ متبحر علم کے سمندر حضرات۔ سیاقت چلانا۔ شوخی بے ادبی (۳) بضاعت پونجی۔ مزجات کھوٹی۔ شبہ پرندہ کوڑی جوہری موتی فروش۔ کوہِ الوند ہمدان کا مشہور اونچا پہاڑ ہے۔ پست نماید نیچا نظر آتا ہے۔ افرازد بلند کرتا ہے۔ اندازد ڈالتا ہے۔ بجنگ لڑائی۔ افتادہ گری ہوئی۔

اوّل اندیشہ و انگہے گفتار | پای بست آمدست و پس دیوار
نخل بندم ولے نہ در بستاں | شاہدم من ولے نہ در کنعاں

لقمان را گفتند حکمت از کہ آموختی گفت از نابینایاں کہ تا جائے نہ بینند پائے ننہند قدم الخروج قبل الولوج مصرعہ : مردیت بیازمای وانگہ زن کن

قطعہ

گرچہ شاطر بود خروس بجنگ | چہ زند پیش باز روئیں چنگ
گربہ شیر ست در گرفتن موش | لیک موش ست در مصاف پلنگ

اما باعتماد وسعت اخلاق بزرگاں کہ چشم از عوائب زیر دستاں بپوشند و در افشائے جرائم کہتراں نکوشند کلمۂ چند بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات و سیر ملوک ماضی رحمہم اللہ دریں کتاب درج کردیم و بعضے از عمر گرانمایہ برو خرج موجب تصنیف کتاب ایں بود و باللہ التوفیق۔

قطعہ

بماند سالہا ایں نظم و ترتیب | ز ما ہر ذرۂ خاک افتادہ جائے
غرض نقشیست کز ما یاد ماند | کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت | کند در کار درویشاں دعائے

(۱) اوّل اندیشہ پہلے سوچ۔ وانگہے اس وقت۔ نخل بندم بندہ باغباں۔ بستان باغ۔ شاہدم میں محبوب ہوں۔ کنعان یہ شہر کا نام ہے جہاں حضرت یوسف علیہ السلام تھے۔ آموختی تم نے سیکھی ہے۔ جائے نہ بینند جگہ نہیں دیکھتے۔ پائے ننہند پاؤں نہیں رکھتے۔ قدم الخروج قبل الولوج۔ داخل ہونے سے پہلے نکلنے کی تدبیر کرلیں۔ یعنی پہلے نکلنے کا راستہ سوچ لیں۔ مردیت بیازمای جوانمردی کو آزما۔ (۲) شاطر چالاک۔ خروس مرغا۔ روئیں تانبہ۔ چنگ پنجہ۔ گربہ بلی۔ گرفتن پکڑنا۔ موش چوہا۔ مصاف میدان جنگ۔ پلنگ چیتا۔ وسعت فراخی۔ چشم آنکھ۔ عوائب برائیاں۔ بپوشند چھپا لیتے ہیں۔ افشائے پھیلانا۔ جرائم جرم کی جمع۔ نکوشند کوشش نہیں کرتے۔ اختصار مختصر۔ نوادر نادر کی جمع کم یاب

(۳) سیر سیرت کی جمع طریقہ۔ ماضی گزرے ہوئے۔ رحمہم اللہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ بعضے تھوڑی۔ گراں مایہ قیمتی۔ باللہ التوفیق۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق۔ بماند رہے گی۔ سالہا بہت سال۔ (عطا رسول اویسی)

امعانِ نظر در ترتیب کتاب و تہذیب ابواب ایجاز سخن را مصلحت دید تا مرایں روضۂ غنا و حدیقۂ غلبا را چوں بہشت ہشت باب اتفاق افتاد ازیں سبب مختصر آمد تا بہ ملالت نہ انجامد واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والمآب۔

باب اوّل : در سیرت پادشاہاں۔	**باب دوم** : در اخلاق درویشاں
باب سوم : در فضیلت قناعت۔	**باب چہارم** : در فوائد خاموشی
باب پنجم : در عشق و جوانی۔	**باب ششم** : در ضعف و پیری
باب ہفتم : در تاثیر تربیت	**باب ہشتم** : در آداب صحبت

مثنوی

دراں مدت کہ مارا وقت خوش بود | ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود
مراد ما نصیحت بود و گفتیم | حوالت با خدا کردیم و رفتیم

باب اوّل در سیرت پادشاہاں

حکایت ۱: پادشاہے را شنیدم کہ بکشتن اسیرے اشارہ کرد بیچارہ دراں حالت نومیدی بزبانے کہ داشت ملک را دشنام دادن گرفت

(۱) امعان غور و فکر۔ تہذیب پاک کرنا۔ ایجاز مختصر۔ روضہ غنا۔ باغ خوب صورت۔ حدیقہ غلبا گھنا باغ جو کہ بہشت جنت کی طرح۔ ہشت آٹھ باب۔ انجامد پیدا۔ واللہ اعلم اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے بالصواب بھلائی کا۔ و الیہ المرجع والمآب: اسی ہی کی طرف لوٹنے کی (۱) پہلا باب بادشاہوں کی عادت میں دوسرا باب فقیروں کے اخلاق میں۔ تیسرا باب قناعت کی فضیلت چوتھا باب چپ رہنے کی فضیلت میں۔ پانچواں باب عشق و جوانی کے بیان میں چھٹا باب کمزوری اور بڑھاپے کے بیان میں ساتواں باب تعلیم کے اثرات کے بیان میں آٹھواں باب صحبت اور ادب کے بیان میں۔ دراں مدت اس مدت میں مارا وقت ہمارا وقت ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش یعنی ہجری کے چھ سو چھپن سال ۶۵۶ھ۔

حضرت سعدیؒ نے فرمایا میرا کام ہے نصیحت کرنا نصیحت کردی۔ اس کے بعد اپنی تصنیف اللہ تعالیٰ کے حوالے کردی اور اس دنیا سے چلے گئے (۱) حکایت کہانی۔ حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو لوگوں کی بیہودہ باتوں سے متاثر نہ ہونا چاہیئے حوصلہ سے کام لینا۔ شنیدم سنا میں نے۔ کشتن قتل کرنا۔ اسیر قیدی۔ بیچارہ غریب۔ داشت رکھتا تھا۔ دشنام گالی

؎ حکایت کے معنی بات نقل کرنا لیکن عرف میں قصہ اور کہانی کو کہتے ہیں۔

و سقط گفتن کہ گفتہ اند ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ در دل دارد بگوید۔

بیت

وقتِ ضرورت چو نماند گریز | دست بگیرد سرِ شمشیر تیز

شعر

إِذَا يَئِسَ الْإِنْسَانُ طَالَ لِسَانُهٗ | كَسِنَّوْرٍ مَغْلُوْبٍ يَصُوْلُ عَلَى الْكَلْبِ

ملک پرسید کہ چہ میگوید یکے از وزرائے نیک محضر گفت اے خداوند ہمیگوید وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ملک را رحمت آمد و از سرِ خونِ او درگذشت وزیرِ دیگر کہ ضدِ او بود گفت ابنائے جنسِ ما را نشاید در حضرتِ پادشاہاں جز براستی سخن گفتن ایں ملک را دشنام داد و ناسزا گفت ملک روی ازیں سخن درہم کشید و گفت آں دروغ کہ وے گفت پسندیدہ تر آمد مرا ازیں راست کہ تو گفتی کہ روئے آں در مصلحتے بود و بنائے ایں بر خبثے و خردمنداں گفتہ اند دروغِ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

قطعہ

ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید | حیف باشد کہ جز نکو گوید

لطیفہ: بر طاقِ ایوانِ فریدوں نوشتہ بود

سقط گفتن۔ بے ہودہ باتیں کہنا۔ دست از جان بشوید۔ زندگی سے مایوس ہو جائے۔ نماند۔ نہ رہے گریز چارہ۔ بگیرد۔ پکڑ لیتا ہے۔ سرِ شمشیر تیز تلوار کا سر۔ اذا۔ جب۔ یئس مایوس۔ الانسان آدمی طال لسانہ لمبی ہو جاتی ہے زبان اس کی کسنور بلی۔ مغلوب۔ غلبہ کی ہوئی یصول حملہ کرتا ہے علی اوپر۔ کلب کتا۔ پرسید پوچھا۔ نیک محضر نیک عادت۔ کاظمین جمع کاظم اسم فاعل کا صیغہ غصہ کھانے والے۔ الغیظ غصہ۔ العافین جمع عافی معاف کرنے والے عن الناس لوگوں سے۔ سرِ خون درگذشت۔ قتل کرنے کا خیال چھوڑ دیا۔ ضد مخالف۔ ابنائے جنس ہم پیشہ۔ راستی سچائی۔ درہم کشید پھیر لیا۔ دروغ جھوٹ۔ خبثے گندگی، برائی۔ مصلحت بھلائی آمیز ملا ہوا۔ فتنہ انگیز فتنہ اٹھانے والا۔ حیف افسوس۔ نکو اچھی بات۔ طاق دروازہ۔ ایوان محل۔ نوشتہ لکھا ہوا۔

مثنوی

جہاں اے برادر نماند بکس | دل اندر جہاں آفریں بند و بس

مکن تکیہ بر ملکِ دنیا و پشت | کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کشت

چو آہنگِ رفتن کند جانِ پاک | چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

حکایت: یکے از ملوکِ خراساں سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید کہ جملہ وجودِ او ریختہ بود و خاک شدہ مگر چشمانش کہ ہمچناں در چشمخانہ ہمیگردید و نظر میکرد و سائرِ حکما از تاویلِ آں فروماندند مگر درویشے کہ بجا آورد و گفت ہنوز نگراں ست کہ ملکش با دگراں ست

قطعہ

بس نامور بزیرِ زمیں دفن کردہ اند | کز ہستیش بروئے زمیں بر نشاں نماند

آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیرِ خاک | خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند

زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل | گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند

خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر | زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

حکایت: ملک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادراں بلند و خوبروی بارے پدر بکراہت و استحقار در وے نظر ہمیکرد و پسر بفراست

(۱) آفریں پیدا کرنے والا۔ بند بستن سے امر باندھ۔ و بس کافی۔ تکیہ بھروسہ۔ پشت امداد۔ بسیار بہت۔ پرورد پالے۔ کشت قتل کیے۔ آہنگ ارادہ۔ رفتن جانا۔ مردن مرنا۔ حکایت اس حکایت کا مقصد ہے کہ حکومت ہمیشہ رہنے والی نہیں اس پر غرور نہیں کرنا چاہیے اور ظلم نہ کرنا چاہیے۔ سلطان محمود غزنوی کے بادشاہ کا نام ہے اس نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے۔ سبکتگین سلطان محمود غزنوی کے باپ کا نام۔ خواب دید دیکھا (۲) جملہ تمام۔ وجود جسم ریختہ بکھرا ہوا۔ چشمخانہ آنکھ کا حلقہ۔ سائر تمام۔ تاویل تعبیر۔ ہنوز ابھی۔ بس بہت۔ نامور مشہور (۳) پیر لاشہ بوڑھا دُبلا۔ استخواں ہڈیاں۔ فرخ مبارک۔ نوشیرواں بادشاہ کا نام ہے۔ خیر نیکی۔ بانگ آواز۔ حکایت اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو تعلق رکھنے والوں کے اندرونی اوصاف دیکھنے چاہئیں ظاہری حالات دیکھ کوئی رائے قائم نہ کرے۔ شنیدم سنا میں نے۔ کوتاہ چھوٹا۔ حقیر کمزور۔ دیگر دوسرے۔ خوبروی خوبصورت۔ بارے ایک بار۔ استحقار حقارت۔ فراست سمجھ داری۔

واستبصار[1] دریافت وگفت اے پدر کوتاہ خردمند بہ کہ نادانِ بلند نہ ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر فقرہ اَلشَّاۃُ نَظِیْفَۃٌ وَالْفِیْلُ جِیْفَۃٌ۔

شعر

اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طُوْرٌ وَّاِنَّہٗ | لَاَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ قَدْرًا وَّمَنْزِلًا

قطعہ

آں شنیدی کہ لاغرِ دانا | گفت بارے بابلہِ فربہ
اسپِ تازی اگر ضعیف بود | ہمچناں از طویلہ خر بہ

پدر بخندید وارکانِ دولت بپسندیدند وبرادراں بجاں برنجیدند

قطعہ

تا مرد سخن نگفتہ باشد | عیب وہنرش نہفتہ باشد
ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست | شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

شنیدم کہ ملک را در آں مدت دشمنے صعب روئے نمود چوں لشکر از ہر دو طرف روئے درہم آوردند وقصدِ مبارزت کردند اوّل کسیکہ بمیداں درآمد آں پسر بود وگفت۔

قطعہ

آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من | آں منم کاندر میانِ خاک وخوں بینی سرے

(۱) استبصار دانائی دریافت معلوم کیا۔ خردمند عقلمند۔ نادانِ بیوقوف قامت قد۔ بہتر چھوٹا زیادہ الشاۃ بکسر نظیفۃ پاک الفیل ہاتھی جیفۃ مردہ۔ پیتے۔ لے باپ کو مثال ہی دیکھی کہ اگرچہ چھوٹی ہے لیکن حلال ہے ... دو دھ پیتا اور گوشت کھانا حلال ہے اور ہاتھی اگرچہ بڑا ہے لیکن مردار ہے اقل بہت چھوٹا جبال جمع جبل پہاڑ الارض زمین طور وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تجلی ہوئی اعظم بڑا عند اللہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدر عزت۔ شنیدی سنا تو نے لاغر کمزور۔ ابلہ بیوقوف فربہ موٹا (۲) اسپ تازی عربی گھوڑا طویلہ گلہ خر گدھا کھوتا۔ نہفتہ چھپا (۳) بیشہ جنگل مبر نہ لے پلنگ چیتا خفتہ سویا ہوا۔ صعب سخت۔ نمود دکھایا روئے درہم آپنے سامنے قصد ارادہ۔ مبارزت مقابلہ پشتِ من پیٹھ میری۔

کانکہ جنگ آرد بخونِ خویش بازی میکند | روزِ میداں وانکہ بگریزد بخونِ لشکرے

ایں بگفت وبر سپاہِ دشمن زد تنے چند مردانِ کاری را بکشت چوں بہ پیشِ پدر آمد زمینِ خدمت ببوسید وگفت

قطعہ

اے کہ شخصِ منت حقیر نمود | تا درشتی ہنر نپنداری
اسپِ لاغر میاں بکار آید | روزِ میداں نہ گاوِ پرواری

آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن بسیار بود وایناں اندک جماعتے آہنگ گریز کردند پسر نعرہ بزد وگفت اے مرداں بکوشید تا جامۂ زناں نپوشید سواراں را بگفتن او تہوّر زیادہ گشت وبیکبار حملہ کردند شنیدم کہ ہمدراں روز بر دشمن ظفر یافتند پدر سر وچشم را ببوسید ودر کنار گرفت وہر روز نظر بیش کرد تا ولیعہد خویش کرد برادرانش حسد بردند وزہر در طعامش کردند خواہرش از غرفہ بدید ودریچہ برہم زد پسر بفراست دریافت دست از طعام باز کشید وگفت محالست کہ ہنرمنداں بمیرند وبے ہنراں جائے ایشاں گیرند

شعر

کس نیاید بزیرِ سایۂ بُوم | ور ہُما از جہاں شود معدوم

پدر را ازیں حال آگہی دادند برادرانش را بخواند وگوشمال بواجب داد پس ہر یکے را از اطرافِ بلاد حصۂ مرضی معین کرد تا فتنہ فرو نشست ونزاع برخاست

(۱) بازی کھیل کود۔ بگریزد بھاگے سپاہ فوج زد تنے مردانِ کاری مردانِ جنگ۔ ببوسید چوما شخص منت۔ تو نے میری شخصیت کو حقیر گمان کیا۔ درشتی موٹاپا۔ پنداری خیال۔ پرواری پالنا۔ اندک کم و تھوڑی گریز بھاگنے۔ بکوشید کوشش۔ تا جامۂ زناں نپوشید بزدلی نہ کرو اور عورت کا لباس نہ پہنو تہوّر بہادری۔ ہمدراں اسی دن۔ (۲) ظفر فتح۔ یافتند انہوں نے پائی۔ کنار بغل۔ بیش زیادہ ولیعہد قائم مقام۔ خواہرش بہن غرفہ بالاخانہ دریچہ کھڑکی برہم زد کھٹکھٹایا۔ فراست سمجھ باز کشید کھینچ لیا۔ محالست مشکل۔ گیرند لیں (۳) بُوم اُلّو جو نحوست میں مشہور ہے ہُما پرندہ کا نام ہے جو برکت میں مشہور ہے معدوم نایاب۔ آگہی خبر گوشمال مناسب سزا۔ بلاد شہر فرو نشست بیٹھ جائے یعنی ختم ہو جائے نزاع جھگڑا۔ برخاست ختم ہو

کہ دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو پادشاہ در اقلیمے نگنجند

قطعہ

نیم نانے گر خورد مردِ خدای	بذلِ درویشاں کند نیمے دگر
ملک اقلیمے بگیرد پادشاہ	ہمچناں در بندِ اقلیمے دگر

حکایت[۳] : طائفۂ دزدانِ عرب بر سرِ کوہے نشستہ بود و منفذِ کارواں بستہ و رعیّتِ بلداں از مکائدِ ایشاں مرعوب و لشکرِ سلطاں مغلوب بحکم آنکہ ملاذے منیع از قلۂ کوہے گرفتہ بودند و ماوائے و ملجائے خود کردہ مدبّرانِ ممالکِ آں طرف در دفعِ مضرتِ ایشاں مشاورت کردند کہ اگر ایں طائفہ بریں نسق روزگارے مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد۔

مثنوی

درختے کہ اکنوں گرفت ست پائے	بنیروئے شخصے بر آید ز جائے
وگر ہمچناں روزگارے ہلی	بگردونش از بیخ بر ناگسلی
سرِ چشمہ شاید گرفتن بمیل	چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

سخن بریں مقرر شد کہ یکے را بتجسّسِ ایشاں برگماشتند و فرصت نگاہ میداشتند تا وقتیکہ بر سرِ قومے راندہ بود و مقام خالی ماندہ تنے چند مردانِ واقعہ دیدہ و جنگ

(۱) نیمے کمبل میں کئی درویش سوتے ہیں اقلیمے بادشاہی۔ نگنجند نہیں سماتے۔ نیم نانے آدھی روٹی۔ بذل خرچ کرنا۔ بند فکر۔ اقلیمے ولایت حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو بد دلوں سے بھلائی کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ طائفہ گروہ قوم۔ دزداں چور۔ نشستہ بیٹھا ہوا۔ منفذ رستہ رعیت رعایا۔ بلداں جمع بلدہ شہر۔ مکائد جمع کید مکر فریب۔ مرعوب خوف زدہ۔ مغلوب غلبہ کیے ہوئے (۲) ملاذ جائے پناہ۔ منیع مضبوط۔ قلہ پہاڑی کی چوٹی ماوا ٹھکانہ۔ مضرت نقصان مشاورت مشورہ۔ نسق طریقہ مداومت ہمیشگی۔ مقاومت مقابلہ۔ ممتنع رکا ہوا (۳) اکنوں اب۔ پائے جڑ۔ بنیروئے طاقت سے۔ ہلی ہلیدن سے مشتق ہے چھوڑ دے۔ بیخ جڑ۔ بر ناگسلی تو باہر نہیں نکال سکے گا۔ بمیل سلائی۔ پیل ہاتھی۔ تجسّس جاسوسی۔ برگماشتند مقرر کریں۔ را

آزمودہ را بفرستادند تا در شعبِ جبل پنہاں شدند شبانگہے کہ دزداں باز آمدند سفر کردہ و غارت آوردہ سلاح از تن بکشادند و رختِ غنیمت بنہادند نخستیں دشمنے کہ بر سرِ ایشاں تاخت آورد خواب بود چنداںکہ پاسے از شب بگذشت

شعر

قرصِ خورشید در سیاہی شد	یونس اندر دہانِ ماہی شد

مردانِ دلاور از کمین گاہ بدر جستند و دستِ یکاں یکاں بر کتف بستند بامداداں بدرگاہِ ملک حاضر آوردند ہمہ را بکشتن فرمود اتفاقاً در آمیاں جوانے بود کہ میوۂ عنفوانِ شبابش نو رسیدہ و سبزہ گلستانِ عذارش نو دمیدہ یکے از وزیراں پائے تختِ ملک را بوسہ داد و روئے شفاعت بر زمیں نہاد و گفت ایں پسر ہمچناں از باغِ زندگانی بر نخوردہ است و از ریعانِ جوانی متمتع نیافتہ توقع بکرم و اخلاقِ خداوندی آنست کہ ببخشیدن خونِ او بر بندہ منت نہی ملک روی ازیں سخن درہم آورد و موافق رائے بلندش نیامد و گفت

فرد

پرتوِ نیکاں نگیرد ہر کہ بنیادش بدست	تربیتِ نااہل را چوں گردگاں بر گنبدست

فرستادند بھیجا۔ شعب گھاٹی۔ جبل پہاڑ۔ پنہاں شدند چھپ گئے۔ شبانگہے رات کے وقت۔ غارت لوٹ۔ سلاح ہتھیار۔ بکشادند کھول لیے۔ بنہادند رکھ دیے۔ نخستیں پہلے۔ تاخت حملہ۔ پاسے حصہ۔ قرص ٹکیہ۔ سیاہی تاریکی۔ یونس یونس علیہ السلام۔ دہان منہ۔ ماہی مچھلی۔ دلاور دلیر۔ کمین گاہ چھپنے کی جگہ۔ جستند کودے۔ یکاں یکاں ایک ایک۔ بر کتف مونڈھوں پر۔ بستند انہوں نے باندھا۔ بامداداں صبح۔ بکشتن قتل کرنا۔ آمیاں ان میں۔ (۲) عنفوان آغاز۔ شبابش جوانی۔ نو رسیدہ نیا پہنچا ہوا۔ عذارش رخسار اس کی۔ بر نخوردہ پھل نہیں کھایا۔ ریعان جوانی۔ متمتع نفع۔ توقع امید۔ (۳) پرتو سایہ۔ بنیاد جڑ۔ بد بری۔ تربیت پرورش۔ نااہل نالائق۔ گردگاں اخروٹ۔ یعنی جس طرح اخروٹ گنبد پر نہیں ٹھہر سکتا اسی طرح برا نیکوں کی صحبت میں نہیں رہ سکتا۔

نسل و بنیاد ایشاں منقطع کردن اولیٰ‌تر است کہ آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ اش نگاہداشتن کار خردمنداں نیست۔

قطعہ

ابر اگر آب زندگی بارد | ہرگز از شاخ بید بر نخوری
با فرومایہ روزگار مبر | کز نئے بوریا شکر نخوری

وزیر ایں سخن بشنید و طوعاً و کرہاً بپسندید و بر حسن رائے ملک آفریں خواند و گفت آنچہ خداوند دام ملکہ فرمود عین صوابست و مسئلہ بیجواب کہ اگر در صحبت آں بداں تربیت یافتے طینت ایشاں گرفتے و یکے از ایشاں شدے اما بندہ امیدوار است کہ بصحبت صالحاں تربیت پذیرد و خوئے خردمنداں گیرد کہ ہنوز طفل ست و سیرت بغی و عناد آں قوم در نہاد او متمکن نشدہ و در حدیث است کُلُّ مَولُودٍ یُولَدُ عَلَی الفِطرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُہَوِّدَانِہٖ اَو یُنَصِّرَانِہٖ اَو یُمَجِّسَانِہٖ۔

قطعہ

پسر نوح با بداں بنشست | خاندان نبوتش گم شد
سگ اصحاب کہف روزے چند | پئے نیکاں گرفت مردم شد

ایں بگفت و طائفہ از ندمائے ملک با و بشفاعت یار شدند تا ملک از

(۱) نسل اولاد۔ منقطع کاٹ دینا۔ آتش کشتن آگ بجھانا۔ اخگر گذاشتن چنگاری چھوڑنا۔ افعی کالا سانپ۔ ابر بادل۔ بارد برسائے۔ بید بیت کا درخت۔ فرومایہ کمینہ۔ مبر نہ لے جا۔ نئے بوریا بانس۔ طوعاً و کرہاً خوشی ناخوشی۔ آفریں شاباش۔ دام ہمیشہ۔ طینت اصلی عادت۔ پذیرد قبول کرے۔ خوئے عادت۔ بغی سرکشی۔ عناد دشمنی۔ کل مولود ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے اس کے ماں باپ اس کو یہودی نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ پسر نوح نوح علیہ السلام کا بیٹا۔ نوح علیہ السلام پیغمبر کا نام۔ آپ کے زمانے میں زبردست طوفان آیا۔ ان کا بیٹا کنعان بھی ان سے الگ ہو گیا اور دشمنوں کے ساتھ مخالفت کرتا رہا۔ با بداں ساتھ بروں کے۔ بنشست بیٹھا (۲) سگ کتا۔ کہف غار۔ روزے چند چند دن۔ اصحاب کہف سات آدمی تھے ان کی صحبت میں ایک کتا رہا جس کا نام قطمیر تھا۔ ان کی برکت سے آدمی کی شکل بن کر جنت میں داخل ہوگا اور بنی اسرائیل کا ایک عبادت گزار عابد بلعم باعور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بددعا کی تھی۔ اس کتے کی شکل میں دوزخ میں جائے گا۔ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کے ساتھ رہنے سے جنت ملتی ہے۔ ایک کتا اگر نیکوں کی صحبت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے تو آدمی بھی نبیوں ولیوں کی صحبت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ طائفہ ٹولہ۔ ندمائے جمع ندیم مصاحب دوست۔ شفاعت سفارش۔

سر خون او در گذشت و گفت بخشیدم اگرچہ مصلحت ندیدم۔

رباعی

دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد | دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد
دیدیم بسے کہ آب سرچشمۂ خرد | چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد

فی الجملہ پسر را بناز و نعمت برآوردند و استاد ادیب را بتربیت او نصب کردند تا حسن خطاب و رد جواب و آداب خدمت ملوکش در آموختند و در نظر ہمگناں پسند آمد بارے وزیر از شمائل او در حضرت سلطان شمہ میگفت کہ تربیت عاقلاں در و اثر کردہ است و جہل قدیم از جبلت او بدر بردہ ملک را ازیں سخن تبسم آمد و گفت۔

بیت

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود | گرچہ با آدمی بزرگ شود

سال دو بریں برآمد طائفہ اوباش محلت در وے پیوستند و عقد موافقت بستند تا بوقت فرصت وزیر را و ہر دو پسرش را بکشت و نعمت بیقیاس برداشت و در مغارۂ دزداں بجائے پدر بنشست و عاصی شد ملک دست تحسر بدنداں گرفت و گفت۔

زال رستم پہلوان کے باپ کا نام ہے۔ گرد پہلوان۔ نتواں نہیں چاہیے۔ حقیر کمزور۔ بیچارہ بے بس۔ بسے بہت۔ خرد چھوٹا۔ بیشتر بہت۔ شتر و بار برد اونٹ و بار لے گیا۔ نصب ... سکھایا (۲) ہمگناں سب۔ شمائل اخلاق۔ شمہ تھوڑا۔ جبلت فطرت۔ تبسم ہنسنا مسکرانا۔ عاقبت انجام۔ گرگ زادہ بھیڑیے کا بچہ۔ اوباش بدمعاش۔ محلت محلہ۔ پیوستند ملنا۔ عقد گرہ۔ بیقیاس بہت مال۔ برداشت اٹھایا۔ مغارہ غار۔ دزداں چور۔ عاصی گنہگار۔ تحسر افسوس۔

عطاء الرسول اویسی

قطعہ

شمشیرِ نیک ز آہنِ بد چوں کند کسے ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس
باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

قطعہ

زمینِ شورہ سنبل بر نیارد درو تخمِ عمل ضائع مگرداں
نکوئی با بداں کردن چناں ست کہ بد کردن بجائے نیکمرداں

حکایتِ ششم: سرہنگ زادہ را دیدم بر در سرائے اغلمش کہ عقل و کیاستے و فہم و فراستے زائد الوصف داشت ہم از عہدِ خردی آثارِ بزرگی در ناصیۂ او پیدا۔

فرد

بالائے سرش ز ہوشمندی می تافت ستارۂ بلندی

فی الجملہ مقبولِ نظرِ سلطان آمد کہ جمالِ صورت و معنی داشت و خردمنداں گفتہ اند توانگری بدل ست نہ بمال و بزرگی بعقل ست نہ بسال ابنائے جنس او بر منصبِ او حسد بردند و بخیانتے متہم کردند و در کشتنِ او سعی بیفائدہ نمودند۔

مصرع

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

ملک پرسید کہ موجبِ خصمی ایشاں

(۱) آہن لوہا۔ ناکس نالائق لے حکیم اے دانا۔ کس شریف باراں بارش۔ لطافت پاکیزگی طبعش طبیعت۔ لالہ سرخ رنگ کا پھول ہوتا ہے۔ روید پیدا کرتی ہے۔ شورہ بوم شوریلی زمین یعنی جس میں زراعت وغیرہ نہ ہو۔ خس گھاس۔ تخم بیج۔ مگرداں نہ کر۔ حکایت (۲) ۵: اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ ہر شکایت کو صحیح جانے بہت ایسے وقتوں میں کسی کا کرنی کی خوبیاں دوسروں کو شکایت کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔ سرہنگ زادہ جمع دار کا لڑکا۔ سرائے مکان۔ اغلمش بادشاہ کا نام ہے۔ کیاستے دیانت۔ فہم سمجھ داری۔ فراستے دانائی۔ زائد الوصف بیان سے زائد۔ داشت رکھتا تھا۔ خردی بچپن ناصیہ پیشانی پیدا ظاہر (۳) بالائے اوپر۔ می تافت چمکتا تھا۔ فی الجملہ خلاصۂ کلام قصہ کوتاہ۔ ابنائے جنس ہم مراد ملازمین دیگر۔ منصب عہدہ۔ متہم تہمت زدہ سعی کوشش۔ خصمی دشمنی۔

در حقِ تو چیست گفت در سایۂ دولتِ خداوندی دام ملکہ ہمگناں را راضی کردم مگر حسوداں کہ راضی نمیشوند الا بزوالِ نعمتِ من، دولت و اقبالِ خداوندی باقی باد۔

قطعہ

توانم اینکہ نیازارم اندرونِ کسے حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست
بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست کہ از مشقتِ او جز بمرگ نتواں رست

قطعہ

شوربختاں بآرزو خواہند مقبلاں را زوالِ نعمت و جاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

حکایت: یکے را از ملوکِ عجم حکایت کنند کہ دستِ تطاول بمالِ رعیت دراز کردہ بود و جور و اذیت آغاز تا بجائے کہ خلق از مکائدِ ظلمش بجہاں برفتند و از کربتِ جورش راہِ غربت گرفتند چوں رعیت کم شد ارتفاعِ ولایت نقصان پذیرفت و خزینہ تہی ماند و دشمناں طمع کردند و زور آوردند۔

قطعہ

ہر کہ فریاد رس روزِ مصیبت خواہد گو در ایامِ سلامت بجوانمردی کوش

(۱) چیست کیا ہے۔ ہمگناں تمام حسوداں جمع حاسد جلنے والے توانم میں کر سکتا ہوں۔ نیازارم نہ دکھاؤں۔ کو ز خود کہ آوازِ خود تھا۔ بمیر مر جا۔ برہی رہیدن سے امر ہے نجات پا۔ جز سوائے۔ بمرگ موت۔ نتواں رست رہا ہو سکتا ہی نہیں۔ شوربختاں بدنصیب۔ مقبلاں خوش نصیب جاہ مرتبہ۔ شپرہ چمگادڑ۔ چشمہ آنکھ۔ کور نابینا۔ حکایت (۲) اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ ظلم بادشاہ کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے۔ عجم عرب کے ماسوا باقی تمام دنیا کو عجم کہا جاتا ہے۔ تطاول ظلم کرنا یا دست درازی۔ جور ظلم۔ اذیت ستانا۔ مکائد جمع مکید مکر و فریب۔ کربت مصیبت۔ ارتفاع آمدنی۔ خزینہ خزانہ۔ تہی خالی۔ فریاد رس مددگار۔ ایام زمانہ۔ بجوانمردی سخاوت۔ کوش کوشش کر۔

بندۂ حلقہ بگوش ار ننوازی برود | لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

بارے در مجلس او کتاب شاہنامہ میخواندند در زوال مملکت ضحاک و عہد فریدوں وزیر ملک را پرسید کہ ہیچ تواں دانستن کہ فریدوں کہ گنج و ملک و حشم نداشت چگونہ مملکت برو مقرر شد گفتا چنانکہ شنیدی خلقے برو بتعصب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاہی یافت گفت اے ملک چوں گرد آمدن خلقے موجب پادشاہی است تو خلق را برائے چہ پریشاں میکنی مگر سر پادشاہی کردن نداری۔

فرد

ہماں بہ کہ لشکر بجاں پروری | کہ سلطاں بہ لشکر کند سروری

ملک گفت موجب گرد آمدن سپاہ و رعیت و لشکر چہ باشد گفت پادشاہ را کرم باید تا برو گرد آیند و رحمت تا در پناہ دولتش ایمن نشینند و ترا ایں ہر دو نیست۔

مثنوی

نکند جور پیشہ سلطانی | کہ نیاید ز گرگ چوپانی
پادشاہے کہ طرح ظلم فگند | پائے دیوار ملک خویش بکند

ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع مخالف نیامد و روی ازیں سخنش در ہم

(۱) حلقہ بگوش بندہ یعنی غلام ننوازی تو نہ نوازش کرے برود بھاگ جائیگا لطف مہربانی شاہنامہ ایک کتاب کا نام ہے جس میں بادشاہوں کے حالات وغیرہ ہیں۔ فردوسی شاعر نے سلطان محمود غزنوی کے حکم سے تیار کی۔ میخواندند پڑھتے تھے۔ ضحاک بادشاہ کا نام تھا۔ دانستن جاننا (۲) حشم نوکر چاکر۔ بدبہ چگونہ کس طرح۔ بتعصب حمایت تقویت قوت دینا۔ سر خیال ہماں بہ۔ وہی بہتر۔ سروری۔ سرداری۔ (۳) ایمن بے خوف گرگ بھیڑیا۔ چوپانی چرواہا۔ طرح طریقہ۔ فگند ڈالی۔

فقیر عطاء الرسول اویسی

کشید و بزنداں فرستاد و بسے بر نیامد کہ بنی عمان سلطاں بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند قومے کہ از دست تطاول ایں بجاں رسیدہ بودند و پریشاں شدہ بر ایشاں گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف ایں بدر رفت و بر آناں مقرر شد

مثنوی

پادشاہے کو روا دارد ستم بر زیر دست | دوستدارش روز سختی دشمن زور آور ست
با رعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشیں | زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکر ست

فرد

غم زیر دستاں بخور زینہار | بترس از زبر دستی روزگار

حکایت : پادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشست و غلام دیگر دریا را ندیدہ بود و محنت کشتی نیازمودہ گریہ و زاری آغاز نہاد و لرزہ بر اندامش افتاد ملک را عیش ازو منغص بود کہ طبع نازک تحمل امثال ایں صورت نہ بندد چارہ ندانستند حکیمے دراں کشتی بود ملک را گفت اگر فرماں دہی او را بطریقے خاموش گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد فرمود تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت غوطہ خورد ازاں پس مویش

(۱) بزنداں قید فرستاد بھیجا بنی عمان چچا کے بیٹے۔ بمنازعت جھگڑا۔ برخاستند اٹھے بمقاومت مقابلہ آراستند مزین و درست کیا۔ تصرف قبضہ پدر باپ۔ ترس ڈر۔ حکایت (۲) اس کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہوں کو عقلمندوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔ در کشتی نشست۔ کشتی میں بیٹھا تھا ندیدہ بود نہ دیکھی ہوئی تھی۔ نیازمودہ۔ ناتجربہ کار نہ آزمایا ہوا۔ گریہ و زاری رونا دھونا آغاز شروع۔ نہاد رکھا۔ لرزہ کانپنے لگا۔ اندامش جسم۔ عیش خوشی۔ منغص۔ مکدر طبع نازک نازک طبیعت۔ تحمل۔ برداشت حکیمے دانا۔ غایت بڑی۔ انداختند لٹکا دیں۔ چند نوبت کئی دفعہ مویش بال اسکے۔ موئے بال۔ ش ضمیر ہے۔

گرفتند و پیشِ کشتی آوردند و بدو دست در سُکّانِ کشتی آویخت چوں برآمد بگوشۂ بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید کہ حکمت چہ بود گفت از اوّل محنتِ غرق شدن ندیدہ بود و قدرِ سلامتِ کشتی ندانستہ ہمچنیں قدرِ عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔

قطعہ

اے سیرؔ ترا نانِ جویں خوش ننماید
معشوقِ من ست آنکہ بنزدیکِ تو زشت ست

حورانِ بہشتی را دوزخ بود اعراف
از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت ست

شعر

فرق ست میانِ آنکہ یارش در بر
با آنکہ دو چشمِ انتظارش بر در

حکایت[۳]: یکے از ملوکِ عجم رنجور بود در حالتِ پیری و امیدِ زندگانی قطع کردہ کہ سوارے از در در آمد و بشارت داد کہ فلاں قلعہ را بدولتِ خداوند بکشادیم و دشمناں اسیر آمدند و سپاہ و رعیتِ آں طرف بجملگی مطیعِ فرماں گشتند ملک نفسے سرد برآورد و گفت ایں مژدہ مرا نیست دشمنانم راست یعنی وارثانِ مملکت

قطعہ

دریں اُمید بسر شد دریغ عمرِ عزیز
کہ آنچہ در دلم ست از درم فراز آید

(۱) گرفتند پکڑے۔ سکان دنبالہ کشتی کا پچھلا حصہ۔ آویخت لٹکایا۔ برآمد باہر نکلا۔ بگوشۂ نشست علٰحدہ کونے میں بیٹھا۔ قرار یافت آرام پایا۔ عجب تعجب (۲) اے سیر پیٹ بھرا ہوا۔ جویں جو والی روٹی۔ زشت برا۔ اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے جسے اعراف کہتے ہیں۔ بر بغل۔ حکایت (۳) حکایت کا مقصد بادشاہ کو از یاد خیال بادشاہی کا خیال چھوڑ کر آخرت کا خیال کرنا چاہیے۔ رنجور رنجیدہ بیمار۔ پیری بڑھاپا۔ قطع چھوڑا۔ بکشادیم ہم نے کھولا ہے۔ مطیع فرماں بردار تابع گشتند ہوئے۔ نفس سانس۔ مژدہ خوشخبری۔ دریغ افسوس۔ از درم فراز آید۔ میرے دروازے کے سامنے آئے۔ بشارت خوشخبری

امید بستہ برآمد ولے چہ فائدہ زانکہ
امید نیست کہ عمرِ گذشتہ باز آید[۱]

قطعہ

کوسِ رحلت بکوفت دستِ اجل
اے دو چشمم وداعِ سر بکنید

اے کفِ دست و ساعد و بازو
ہمہ تودیعِ یکدگر بکنید

بر منِ اوفتادہ دشمن کام
آخر اے دوستاں گذر بکنید

روزگارم بشد بنادانی
من نکردم شما حذر بکنید

حکایت[۲]: ہرمز را گفتند از وزیرانِ پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گناہے معلوم نکردم ولیکن بیقیں دانستم کہ مہابتِ من در دلِ ایشاں بیکراں است و بر عہدِ من اعتمادِ کلی ندارند ترسم کہ از بیمِ گزندِ خویش آہنگِ ہلاکِ من کنند پس قولِ حکمارا کار بستم کہ گفتہ اند

قطعہ

ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم
وگر با چنو[۳] صد برآئی بجنگ

ازاں مار بر پائے راعی زند
کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ

نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود
برآرد بچنگال چشمِ پلنگ

حکایت[۴]: بربالینِ تربتِ یحیٰی پیغمبر علیہ السّلام معتکف بودم در جامع

(۱) باز آید پھر آئے۔ کوس رحلت کوچ کا نقارہ۔ کوفت بجایا۔ دستِ اجل موت کا ہاتھ۔ اے دو چشم اے دو آنکھیں۔ وداع رخصت۔ کف ہتھیلی۔ ساعد پونچا۔ تودیع رخصت۔ روزگارم میرا زمانہ۔ بنادانی بے توفیقی۔ حکایت (۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ چھوٹے سے چھوٹے دشمن کو کمزور نہ سمجھا جائے۔ اس سے بھی ہوشیار رہنا چاہیے۔ ہرمز نوشیرواں عادل کے بیٹے کا نام تھا۔ سعد ستارہ مشتری کو بھی کہتے ہیں اور سعد سمجھا جاتا ہے اس وجہ سے نوشیرواں نے اپنے بیٹے کا نام رکھا۔ خطا گناہ۔ بند قید۔ مہابت ڈر۔ بیکراں بے حد۔ عہد زمانہ۔ کلی پورا۔ ترسم میں ڈرتا ہوں۔ گزند تکلیف۔ ڈر سے۔ (۳) با چنو۔ اے۔ راعی زند چرواہا کہ مارا۔ بکوبد کوٹے گا۔ سنگ پتھر۔ گربہ بلی۔ بچنگال پنجہ۔ پلنگ چیتا۔ حکایت: مقصد حکایت یہ ہے کہ پریشانی کے وقت بادشاہ کو اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر لینی چاہیے اور اولیاء کرام کی بارگاہ میں جاکر دعا کرانی چاہیے بالین سرہانہ۔ تربت قبر۔ اعتکاف گوشہ میں بیٹھنے والا۔ جامع۔ مسجد۔ آہنگ، ارادہ۔

دمشق[1] کہ یکے از ملوکِ عرب کہ بہ بے انصافی منسوب بود درآمد نماز و دعا کرد و حاجت خواست۔

فرد

درویش و غنی بندۂ ایں خاکِ درند	وآنانکہ غنی ترند محتاج ترند

آنگاہ[2] مرا گفت ازانجا کہ ہمتِ درویشاں ست و صدقِ معاملۂ ایشاں خاطرے ہمراہِ من کنید کہ از دشمنے صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیتِ ضعیف رحمت کن تا از دشمنے قوی زحمت نہ بینی۔

نظم

ببازوانِ توانا و قوتِ سردست	خطاست پنجۂ مسکینِ ناتواں بشکست
نترسد آنکہ برافتادگاں نبخشاید	کہ گر زپائے درآید کسش نگیرد دست
ہر آنکہ تخمِ بدی کشت[3] و چشمِ نیکی داشت	دماغ بیہدہ پخت و خیالِ باطل بست
زگوش پنبہ بروں آرو دادِ خلق بدہ	وگر تو می ندہی داد روزِ دادے ہست

مثنوی

بنی آدم اعضائے یکدیگرند	کہ در آفرینش زیک جوہرند
چو عضوے بدرد آورد روزگار	دگر عضوہا را نماند قرار
تو کز محنتِ دیگراں بےغمی	نشاید کہ نامت نہند آدمی

(۱) دمشق یہ شہر کا نام ہے جو شام میں ہے۔ منسوب۔ مشہور۔ حاجت خواست۔ مراد مانگی۔ غنی مالدار۔ ترزیادہ (۲) آنگاہ اس وقت انجاکہ جو کہ۔ صدق سچ۔ صعب سخت۔ زحمت تکلیف۔ توانا طاقتور۔ ناتواں غریب کمزور۔ بشکست توڑنا۔ (۳) کشت۔ تخم بیج بویا۔ چشم امید نیکی داشت بھلائی کی امید رکھی۔ پخت پکایا۔ بست باندھا۔ بنی آدم حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد۔ آفرینش پیدائش۔ عضو جوڑ۔ قرار آرام۔

(فقیر عطاء الرسول اویسی)

حکایت[11]: درویشے مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند بخواندش وگفت دعائے خیرے برمن کن گفت خدایا جانش بستاں گفت از بہرِ خدا ایں چہ دعاست گفت ایں دعائے خیرست ترا و جملہ مسلماناں را۔

مثنوی

اے زبردست زیردست آزار	گرم تا کے بماند ایں بازار
بچہ کار آیدت جہانداری	مردنت بہ کہ مردم آزاری

حکایت[12]: یکے از ملوکِ بے انصاف پارسائے را پرسید کہ کدام عبادت فاضلترست گفت ترا خوابِ نیمروز تا دراں یک نفس خلق را نیازاری۔

قطعہ

ظالمے را خفتہ دیدم نیمروز	گفتم ایں فتنہ ست خوابش بردہ بہ
وانکہ خوابش بہتر از بیداریست	آں چناں بد زندگانی مردہ بہ

حکایت[13]: یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود در پایانِ مستی میگفت

بیت

مارا بجہاں خوشترازیں یکدم نیست	کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست

حکایت[11] (۱) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ ظالم کو اولیاء کرام سے دعا خیر کی امید نہ رکھنی چاہیئے مستجاب الدعوات۔ وہ جس کی زیادہ دعائیں بارگاہِ ایزدی میں مقبول ہوں۔ بغداد یہ شہر کا نام ہے جو عراق میں ہے۔ پدید ظاہر حجاج یوسف ایک امیر ظالم کا نام ہے جس نے ستر ہزار آدمیوں کو ناحق مارا تھا یوسف اس کے باپ کا نام تھا۔ بخواندش اسے بلایا۔ بستاں موت دے۔ آزار ستانے والا مردن مرنا ت تیرا۔

حکایت[12] (۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کے بے انصاف اور بخشش سے اچھی کوئی عبادت نہیں۔ پارسا نیک۔ پرسید پوچھا۔ کدام کون سی۔ فاضل تر بہت بہتر۔ نیم روز۔ دوپہر کا ہونا یک نفس تھوڑی دیر خفتہ سویا ہوا خوابش بردہ بہ۔ اس کا سونا بہتر ہے۔

حکایت[13] (۳) مقصد حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ وہ لالچی آدمیوں کو داد و دہش کرنے کے بعد فوراً ہی سختی کا کام نہ کرے۔ شبے ایک رات۔ عشرت عیش و آرام۔ پایان انتہا و انجام۔ خوشتر اچھا زیادہ۔ اندیشہ فکر۔

درویشے برہنہ بسر ما خفتہ بود گفت۔ بیت

اے آنکہ باقبال تو در عالم نیست | گیرم کہ غمت نیست غمِ ما ہم نیست

ملک را خوش آمد صُرّۂ ہزار دینار از روزن بیروں کرد و گفت دامن بدار درویش گفت دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم ملک را بر ضعفِ حالِ او رحمت زیادت شد و خلعتی برآں مزید کرد و پیشِ درویش فرستاد و درویش آں نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشاں کرد و باز آمد۔

بیت

قرار در کفِ آزادگاں نگیرد مال | نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال

درحالتے کہ ملک را پروائے او نبود حال بگفتند بہم برآمد و روی از و درہم کشید و ازینجا گفتہ اند اصحابِ فطنت و خبرت کہ از حدّت و صولتِ پادشاہاں برحذر باید بودن کہ غالب ہمت ایشاں بمعظماتِ اُمورِ مملکت متعلق باشد و تحمل ازدحامِ عوام نکنند۔

مثنوی

حرامش بود نعمتِ پادشاہ | کہ ہنگامِ فرصت ندارد نگاہ
مجالِ سخن تا نہ بینی ز پیش | بہ بیہودہ گفتن مبر قدرِ خویش

(۱) برہنہ۔ ننگا۔ سرما۔ سردی۔ خفتہ۔ سویا ہوا۔ اقبال بخت نصیب۔ گیرم۔ فرض کرتا ہوں۔ صُرّہ۔ تھیلی۔ روزن۔ کھڑکی۔ بدار۔ پھیلا۔ کجا آرم۔ کہاں سے لاؤں۔ جامہ ندارم۔ کپڑا نہیں رکھتا۔ خلعتی۔ پوشاک۔ فرستاد۔ بھیجا۔ باندک۔ تھوڑی۔ بخورد۔ کھایا (۲) قرار۔ آرام۔ کف۔ ہتھیلی۔ آزادگاں۔ آزاد لوگ یعنی قلندر مجذوب۔ غربال۔ چھلنی۔ فطنت۔ دانائی۔ خبرت۔ آزمائش۔ حدّت۔ تیزی۔ صولت۔ دبدبہ۔ بمعظمات۔ بہت بڑے امور کام (۳) تحمل۔ برداشت۔ ازدحام۔ بھیڑ۔ ہنگام۔ وقت۔ مجال۔ گنجائش۔ مبر۔ ختم نہ کر۔

گفت ایں گدائے شوخ چشم مُبذّر را کہ چندیں نعمت بچندیں مدت برانداخت برانید کہ خزینہ بیت المال لقمہ مساکین ست نہ طعمہ اخوان الشیاطین۔

بیت

ابلہے کو روزِ روشن شمع کافوری نہد | زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

یکے از وزرائے ناصح گفت اے خداوند مصلحت آں می بینم کہ چنیں کساں را وجہِ کفاف بتفاریق مجرا دارند تا در نفقہ اسراف نکنند اما آنچہ فرمودی از زجر و منع مناسبِ اربابِ ہمت نیست کہ یکے را بہ لطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خستہ کردن۔

نظم

بروئے خود درِ طماع باز نتواں کرد | چو باز شد بدرشتی فراز نتواں کرد

قطعہ

کس نہ بیند کہ تشنگانِ حجاز | برلبِ آبِ شور گرد آیند
ہر کجا چشمہ بود شیریں | مردم و مُرغ و مور گرد آیند

حکایت: یکے از پادشاہانِ پیشین در رعایتِ مملکت سستی کردے و لشکر

(۱) گدائے۔ فقیر۔ شوخ چشم۔ بےحیا۔ مبذّر۔ فضول خرچ۔ برانداخت۔ ضائع۔ برانید۔ بھگاؤ۔ خزینہ۔ خزانہ۔ طعمہ۔ خوراک۔ اخوان الشیاطین۔ شیطانوں کے بھائی اس سے مراد فضول خرچ لوگ ہیں جیسے قرآن پاک میں ہے ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین یعنی فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ (۲) ابلہے۔ بیوقوف۔ زود۔ جلدی۔ روغن۔ تیل۔ کفاف۔ گذارہ۔ بتفاریق۔ جمع تفریق کی تھوڑا تھوڑا۔ مجرا۔ جاری۔ نفقہ۔ خرچ۔ اسراف۔ فضول خرچ۔ ضائع کرنا۔ زجر۔ جھڑکنا۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ ارباب ہمت۔ سخی مالدار۔ خستہ۔ توڑنا۔ بدرشتی۔ سختی۔ فراز۔ بند۔ طماع۔ امید (۳) تشنگان۔ جمع تشنہ کی پیاسے۔ آب شور۔ کھارا پانی۔ حجاز۔ ملک عرب کا مشہور علاقہ وہاں پانی کی کمی تھی۔ گرد آیند۔ جمع ہوں۔ شیریں۔ میٹھا۔ مرغ۔ پرندہ۔ مور۔ چیونٹی۔

حکایت۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو زیادہ سے زیادہ فوج اور پولیس کو خرچ دینا چاہیئے تاکہ وہ خوش ہو کر بادشاہ کی طرف داری کریں۔ پیشین۔ پہلے۔

رابسختی داشتے لاجرم دشمنے صعب روئے نمود ہمہ پشت دادند۔

مثنوی

چو دارند گنج از سپاہی دریغ | دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ
چہ مردی کند در صفِ کارزار | کہ دستش تہی باشد و کار زار

یکے را از آناں کہ غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم و گفتم دون ست و بے سپاس و سفلہ و ناحق شناس کہ باندک تغیرِ حال از مخدومِ قدیم برگردد و حقِ نعمت سالہا در نوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید کہ اسپم بی جو بود و نمدِ زینم بگرو سلطان کہ بزر با سپاہی بخیلی کند با او بسر جوانمردی نتواں کرد۔

فرد

زر بدہ مردِ سپاہی را تا سر بدہد[2] | وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

شعر

إِذَا شَبِعَ الْكَمِيُّ يَصُولُ بَطْشًا | وَخَاوِي الْبَطْنِ يَبْطِشُ بِالْفِرَارِ

حکایت[۱۵]: یکے از وزرا معزول شدہ بحلقۂ درویشاں در آمد و برکتِ صحبتِ ایشاں در وے سرایت کرد و جمعیتِ خاطرش دست داد و ملک بارِ دیگر با او دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت معزولی بہ کہ مشغولی۔

(۱) داشتے رکھتا ۔ لاجرم یقیناً۔ صعب سخت۔ روئے نمود نکلا۔ ہمہ پشت دادند: سب پیٹھ دکھا گئے۔ دارند رکھیں۔ دستِ بردن ڈالنے میں۔ تیغ تلوار۔ صف کارزار جنگ کی صف۔ کار زار حرب کا۔ تہی خالی۔ آناں اُن سے۔ غدر غداری۔ دون کمینہ۔ بے سپاس ناشکری۔ سفلہ کمینہ۔ تغیر تبدیل۔ مخدوم آقا۔ در نوردد بھلا دے۔ اسپم بی میرا گھوڑا بھوکا تھا۔ نمدِ زینم زین کے نیچے کا نمدہ

(۲) زر بدہ سونا دے یعنی پیسے وغیرہ۔ سر بنہد در عالم اپنی زندگی بچالے گا۔ إِذَا شَبِعَ الْكَمِيُّ جب فوجی کا پیٹ بھرا ہوا ہو۔ يَصُولُ حملہ کرتا ہے۔ بَطْشًا سختی کے ساتھ۔ خَاوِي خالی۔ الْبَطْنِ پیٹ۔ يَبْطِشُ کوشش کرتا ہے۔ بِالْفِرَارِ بھاگنے کی۔

حکایت[۱۵] (۳) مقصدِ حکایت یہ ہے کہ بادشاہ پر لازمی ہے کہ ان لوگوں کو عہدے دے جو اُن کے لائق ہوں۔ وزرا جمع وزیر۔ معزول۔ نوکری اور ملازمت سے علٰحدہ کرنا۔ بحلقہ جماعت۔ سرایت اثر۔ جمعیتِ خاطرش۔ اطمینانِ قلبی۔ مشغولی کام میں مشغول ہونا۔

رباعی

آنانکہ بکنجِ[1] عافیت بنشستند | دندانِ سگ و دہانِ مردم بستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند | وز دست و زبانِ حرفگیراں رستند

ملک گفت ہر آئینہ ما را خردمندے کافی باید کہ تدبیرِ مملکت را بشاید گفت نشانِ خردمندِ کافی آنست کہ بچنیں کارہا تن در ندہد۔

فرد

ہمای بر سرِ مرغاں ازاں شرف دارد | کہ استخواں خورد و طائرے نیازارد

حکایت[۱۶]: سیاہ گوش را گفتند ترا ملازمتِ شیر بچہ وجہ اختیار افتاد گفت تا فضلۂ صیدش میخورم و از شرِ دشمناں در پناہِ صولتش زندگانی میکنم گفتندش اکنوں کہ بظلِ حمایتش در آمدی و بشکرِ نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیک تر بنیائی تا بحلقۂ خاصانت در آرد و از بندگانِ مخلصت شمارد گفت از بطشِ وے ہمچناں ایمن نیستم۔

فرد

اگر صد سال گبر آتش فروزد[3] | چو یکدم اندراں افتد بسوزد

افتد کہ ندیمِ حضرتِ سلطاں را زر بیاید و باشد کہ سر برود و حکما گفتہ اند

(۱) کنج کونہ۔ عافیت آرام۔ بنشستند بیٹھ گئے۔ بستند بند کر دیے۔ بدریدند پھاڑے۔ بشکستند توڑے۔ حرفگیراں نکتہ چین یعنی معترض۔ رستند آزاد ہوئے۔ ہر آئینہ بہر صورت۔ بچنیں اس طرح۔ کارہا تن در ندہد اپنے ذمہ نہ لے۔ ہمای پرندے کا نام ہے۔ شرف بزرگی۔ استخواں خورد ہڈیاں کھاتا ہے۔ طائرے پرندہ۔ نیازارد نہیں دُکھاتا۔

حکایت[۱۶] (۲) مقصدِ حکایت کا یہ ہے کہ وزیروں کو بادشاہوں سے پُرخوف رہنا چاہیے۔ سیاہ گوش لومڑی ایک جانور ہے کتا کی مثل۔ فضلہ بچا ہوا۔ صید شکار۔ میخورم میں کھاتی ہوں۔ صولتش اس کا دبدبہ۔ ظل سایہ۔ اعتراف اقرار۔ بطش حملہ۔ ایمن نیستم بے خوف نہیں ہوں۔

(۳) گبر آگ کا پجاری۔ فروزد روشن کرے۔ بسوزد جل جائے گا۔ افتد پڑے۔ ندیم ساتھی مصاحب۔ سر برود۔ قتل ہو جائے۔

از تلوّنِ طبعِ پادشاہاں بر حذر باید بود کہ وقتے بسلامے برنجند وگاہے بدشنامے خلعت دہند وگفتہ اند ظرافت بسیار ہنرِ ندیماں ست وعیبِ حکیماں۔

فرد

تو بر سرِ قدرِ خویشتن باش و وقار | بازی وظرافت بہ ندیماں بگذار

حکایت: یکے از رفیقاں شکایتِ روزگارِ نامساعد بنزدِ من آورد کہ کفاف اندک دارم وعیال بسیار وطاقتِ بارِ فاقہ نمی آرم وبارہا در دلم آمد کہ باقلیمے دیگر نقل کنم تا در ہر صورتے کہ زندگانی کنم کسے را بر نیک وبدِ من اطلاع نباشد

بیت

بس گرسنہ خفت وکس ندانست کہ کیست | بس جاں بلب آمد کہ برو کس نگریست

باز از شماتتِ اعدا می اندیشم کہ بطعنہ در قفائے من بخندند وسعیِ مرا در حقِ عیال بر عدمِ مروّت حمل کنند وگویند۔

قطعہ

بہ بیں آں بے حمیّت را کہ ہرگز | نخواہد دید روئے نیک بختی
کہ آسانی گزیند خویشتن را | زن وفرزند بگذارد بسختی

(۱) تلوّن بے رنگ۔ طبع طبیعت۔ پُر حذر پُر خوف۔ گاہے کبھی کبھی۔ بدشنامے گالی۔ خلعت جوڑا۔ ظرافت خوش طبعی۔ وقار عزت۔ بازی دل لگی۔ ندیماں ندیم کی جمع ساتھی۔ حکایت (۲) مقصد حکایت کا یہ ہے کہ جتنا ہو سکے بادشاہوں کی صحبت سے بچنا چاہیئے۔ رفیقاں رفیق کی جمع ہے یعنی ساتھی۔ نامساعد ناموافق۔ کفاف قوت۔ عیال بال بچے۔ بسیار بہت۔ بارِ فاقہ نمی آرم۔ بھوک کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اقلیمے دیگر دوسری ولایت۔ بد بُرائی۔ اطلاع خبر (۳) گرسنہ بھوکا۔ خفت سویا۔ ندانست معلوم۔ کیست کون ہے۔ نگریست رویا۔ شماتت خوشی۔ اعدا جمع عدو دشمن۔ اندیشم فکر۔ طعنہ نکتہ چینی۔ در قفائے من میری پیٹھ پیچھے۔ بخندند ہنسیں گے۔ سعی کوشش۔ عدم نہ ہونا۔ مروّت محبت، انسانیت۔

بے مروّت یعنی بے احساسِ محبت۔ حمل گمان۔ بہ بیں دیکھ۔ بے حمیت۔ بے عزت۔ گزیند قبول ہو۔ زن عورت، فرزند بچے؛ بگذار چھوڑ

ودریں علمِ محاسبت چنانکہ معلوم ست چیزے دانم اگر بجاہِ شما شغلے معیّن شود کہ موجبِ جمعیّتِ خاطر باشد بقیّتِ عمر از عہدۂ شکرِ آں بیروں آمدن نتوانم گفتم عملِ پادشاہ اے برادر دو طرف دارد امیدِ نان وبیمِ جان وخلافِ رائے خردمنداں باشد بدیں امید دراں بیم افتادن۔

قطعہ

کس نیاید بخانۂ درویش | کہ خراجِ زمین وباغ بدہ
یا بہ تشویش وغصّہ راضی شو | یا جگر بند پیشِ زاغ بنہ

گفت ایں موافقِ حالِ من نگفتی وجوابِ سوالِ من نیاوردی نشنیدۂ کہ ہر کہ خیانت ورزد دستش از جبانت بلرزد۔

فرد

راستی موجبِ رضائے خداست | کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست

حکما گویند کہ چہار کس از چہار کس بجاں برنجند حرامی از سلطاں ودُزد از پاسباں وفاسق از غمّاز وروسپی از محتسب آں را کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک۔

قطعہ

مکن فراخ روی در عمل اگر خواہی | کہ روزِ رفعِ تو باشد مجالِ دشمن تنگ

(۱) محاسبت۔ حساب۔ جاہ مرتبہ۔ شغلے کوئی کام۔ معیّن مقرر۔ موجب سبب۔ جمعیّت خاطر اطمینان قلبی۔ عہدہ ذمہ داری۔ بیروں آمدن نتوانم۔ باہر نہیں آسکوں گا۔ بیم خوف (۲) خانہ گھر۔ خراج محصول۔ تشویش۔ پریشانی۔ جگر بند۔ جگر کا ٹکڑا۔ پیشِ زاغ بنہ۔ کوے کے آگے رکھ۔ نیاوردی تو نہیں لایا۔ نشنیدہ سنا نہیں۔ جبانت بزدلی۔ بلرزد کانپتا ہے۔ (۳) راستی سچائی۔ حرامی ڈاکو۔ سلطاں بادشاہ۔ دزد چور۔ پاسباں پہرے دار۔ فاسق گنہگار۔ غمّاز چغل خور۔ روسپی رنڈی۔ محتسب۔ افسر جو بُرے کاموں سے منع کرے۔ چہ باک کیا خوف۔ فراخ روی۔ آزادی میں حد سے تجاوز کرنے والا۔ روزِ رفع تو۔ حساب کتاب کے دن۔ مجال۔ طاقت۔

تو پاک باش برادر مدار از کس باک | زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ

گفتم حکایتِ روباہے مناسب حالِ تست کہ دیدندش گریزاں و بیخویشتن افتاں و خیزاں کسے گفتش چہ آفت ست کہ موجب مخافت ست گفتا شنیدم کہ شیر را بسُخرہ میگیرند گفت اے سفیہ ترا با شیر چہ مناسبت است و او را با تو چہ مشابہت گفت خاموش کہ اگر حسوداں بغرض گویند کہ اینہم بچۂ شیرست و گرفتار آیم کرا غمِ تخلیص من دارد کہ تفتیشِ حالِ من کند و تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود ترا ہمچنیں فضل ست و دیانت و تقویٰ و امانت ولیکن متعنتاں در کمین اند و مدعیاں گوشہ نشیں اگر آنچہ سیرتِ تست بخلاف آں تقریر کنند و در معرض خطاب پادشاہ آئی دراں حالت کرا مجالِ مقالت باشد پس مصلحت آں می بینم کہ ملکِ قناعت را حراست کنی و ترکِ ریاست گوئی۔

قطعہ

بدریا در منافع بیشمارست | اگر خواہی سلامت بر کنارست

رفیق چوں ایں سخن بشنید بہم برآمد و روئے از حکایتِ من درہم کشید و سخنہائے رنجش آمیز گفتن گرفت کہ ایں چہ عقل و کفایتست و فہم و

(۱) مدار نہ رکھ۔ باک خوف زنند لگاتے ہیں جامہ کپڑا۔ ناپاک۔ پلید گازراں جمع گازر دھوبی۔ سنگ پتھر۔ روباہے لومڑی گریزاں بھاگنے والی۔ بیخویشتن بے تاب افتاں و خیزاں گرتی اٹھتی۔ مخافت ڈر بسخرہ۔ بیگار۔ سفیہ بے وقوف مشابہت ہم شکل و صورت حسوداں جمع حاسد جلنے والے بغرض دشمنی۔ اینہم یہ بھی تخلیص چھڑانا۔ تفتیش پوچھ گچھ کرنا۔

(۲) تریاق یہ دوا کا نام ہے جو زہروں کا اثر دور کرتی ہے عراق یہ ملک کا نام ہے۔ مار گزیدہ سانپ کا ڈسا ہوا۔ فضل بزرگی دیانت دینداری، تقویٰ پرہیزگاری متعنتاں۔ دشمناں۔ کمین گھات مدعیاں جمع مدعی مخالفین معرض جگہ۔ مقالت گفتگو۔ حراست نگہبانی۔ ریاست سرداری رنجش آمیز۔ ناراضگی۔ کفایت کارگذاری فہم سمجھ۔

رفیق عطاء الرسول اویسی

درایت قولِ حکما درست آمد کہ گفتہ اند دوستاں در زنداں بکار آیند کہ بر سفرہ ہمہ دشمناں دوست نمایند۔

قطعہ

دوست مشمار آنکہ در نعمت زند | لافِ یاری و برادر خواندگی
دوست آں دانم کہ گیرد دستِ دوست | در پریشاں حالی و درماندگی

دیدم کہ متغیر میشود و نصیحتِ من بغرض می شنود نزدیک صاحب دیوان رفتم بسابقہ معرفتے کہ درمیان ما بود صورتِ حالش بگفتم و اہلیت و استحقاقش بیاں کردم تا بکارے مختصرش نصب کردند چندے بریں برآمد لطفِ طبیعتش را بدیدند و حسنِ تدبیرش را بپسندیدند کارش ازاں درگذشت و بمرتبہ بالاتر ازاں متمکن شد ہمچناں نجم سعادتش در ترقی بود تا باوجِ ارادت در رسید و مقرب حضرتِ سلطان و معتمد علیہ گشت بر سلامتِ حالش شادمانی کردم و گفتم۔

فرد

ز کارِ بستہ میندیش و دل شکستہ مدار | کہ آبِ چشمۂ حیواں درونِ تاریکیست

شعر

اَلَا لَا یُجَارَنَّ اَخُو الْبَلِیَّۃِ | فَلِلرَّحْمٰنِ اَلْطَافٌ خَفِیَّۃٌ

درایت: دانشمندی قول: بات زنداں: قید سفرہ: دسترخواں نمایند: نہ ہوتے مشمار: نہ گن لاف یاری: دوستی کی بڑمارے۔ برادر خواندگی: بھائی بھائی بن جانا۔ درماندگی۔ عاجزی۔ متغیر بدلنا۔ دیواں۔ کچہری سابقہ پہلی۔ اہلیت: لیاقت استحقاقش، حقوق نصب مقرر۔ (۲) لطفِ طبیعت۔ نرم طبیعت بپسندیدند: پسند آئی گذشت گزرا۔ بالاتر زیادہ بلند۔ متمکن۔ مقرر نجم ستارہ۔ سعادتش۔ نیک بختی۔ اوج۔ بلندی مقرب۔ نزدیک۔ معتمد علیہ باعتبار۔ گذشت ہوا شادمانی خوشی۔ کارِ بستہ مشکل کام۔ میندیش۔ اندیشہ فکر۔ شکستہ۔ رنجیدہ۔ مدار نہ رکھ۔ درون۔ اندر۔

تاریکیست۔ اندھیرا ظلمات۔ الا لا یجارن۔ خبردار غمزدہ نہ ہو۔ اخو البلیۃ۔ مصیبت زدہ۔ فللرحمٰن: پس اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ الطاف خفیۃ۔ چھپی ہوئی مہربانیاں

فرد

منشیں ترش از گردشِ ایام کہ صبر | تلخ ست ولیکن برِ شیریں دارد

دراں قربت مرا با طائفہ یاراں اتفاقِ سفر افتاد چوں از زیارتِ مکہ باز آمدم یکدو منزلم استقبال کرد ظاہر حالش را دیدم پریشان و در ہیأتِ درویشاں گفتم چہ حالت ست گفت آں چناں کہ تو گفتی طائفہ حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند و ملکِ دام ملکہ در کشفِ حقیقت آں استقصا نفرمود و یارانِ قدیم و دوستانِ حمیم از کلمۂ حق خاموش شدند و صحبتِ دیریں فراموش کردند۔

قطعہ

نہ بینی کہ پیشِ خداوند جاہ | ستائش کناں دست بر بر نہند
اگر روزگارش در آرد ز پای | ہمہ عالمش پای بر سر نہند

فی الجملہ بانواعِ عقوبت گرفتار شدم تا دریں ہفتہ کہ مژدہ سلامتِ حجاج برسید از بندِ گرانم خلاص کرد و ملکِ موروثم خاص گفتم دراں نوبت اشارتِ من قبولت نیامد کہ گفتم عملِ پادشاں چوں سفرِ دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم میری۔

قطعہ

ندانستی کہ بینی بند بر پای | چو در گوشت نیاید پندِ مردم

ے منشیں۔ نہ بیٹھ۔ نشستن سے ترش کھٹا۔ گردشِ ایام۔ زمانے کا پھیر۔ تلخ کڑوا۔ بر پھل شیریں میٹھا۔ قربت قریب طائفہ گروہ۔ زیارت مکہ حج بیت اللہ استقبال۔ سامنے آکر زیارت کرنا۔ ہیأت حالت۔ بردند کیا کشف کھولنا۔ استقصاء کامل تحقیق۔ حمیم مخلص۔ دیریں پرانا ے ستائش تعریف بر اوپر بر سینہ نہند رکھتے ہیں پای پاؤں۔ بانواع طرح طرح۔ عقوبت سزا۔ مژدہ خوشخبری حجاج جمع حاجی۔ حج بیت اللہ شریف کو جانے والا۔ برسید پہنچی۔ بند گراں سخت قید خلاص آزاد ے ملکِ موروثم باپ دادا کی وراثت۔ نوبت ایک مرتبہ۔ طلسم خیالات۔ میری تو مر جائے ندانستی تو نہیں سمجھا۔ بند بیڑیاں۔ گوشت نیاید نہیں سنی۔ پند نصیحت مردم لوگ۔

دگرہ گر نداری طاقتِ نیشش | مکن انگشت در سوراخِ کژدم

حکایت ۱۸: تنے چند از روندگاں در صحبتِ من بودند ظاہر ایشاں بصلاح آراستہ و یکے را از بزرگاں در حق ایں طائفہ حسنِ ظنے بلیغ بود و ادرارے معین کرد تا یکے از ایشاں حرکتے کرد نہ مناسبِ حالِ درویشاں ظنِ آں شخص فاسد و بازارِ اینان کاسد خواستم تا بطریقے کفافِ یاراں مستخلص گردانم آہنگِ خدمتش کردم دربانم رہا نکرد و جفا کرد معذورش داشتم کہ لطیفاں گفتہ اند۔

قطعہ

درِ میر و وزیر و سلطاں را | بے وسیلت مگرد پیرامن
سگ و درباں چو یافتند غریب | ایں گریبانش گیرد آں دامن

چندانکہ مقربانِ حضرتِ آں بزرگ بر حالِ من وقوف یافتند و باکرام در آوردند و برتر مقامے معین کردند اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم

فرد

بگذار کہ بندۂ کمینم | تا در صفِ بندگاں نشینم

گفت اللہ اللہ چہ جائے سخن ست۔

ے دگرہ دوسری بار۔ نیش ڈنگ۔ انگشت انگلی۔ کژدم بچھو۔ حکایت ۱۸ مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو علماء کرام اور اولیاء کرام کی عزت کرنی چاہیے تھوڑی غلطی پر وظیفہ روزی بند نہ کرنا چاہیے۔ (۲) تنے چند روندگاں۔ سالکاں یعنی تصوف کے منازل طے کرنے والے بصلاح تقویٰ۔ ظنے خیال۔ بلیغ بلند۔ ادرار۔ روزینہ۔ معین مقرر۔ فاسد ٹوٹ گیا۔ بازارِ اینان مراد ان کی آمدنی۔ کاسد کھوٹا خواستم چاہتا ہوں۔ کفاف گزارہ آمدنی۔ مستخلص آزاد کرایا چھڑایا آہنگ ارادہ۔ جفا ظلم معذور مجبور۔ درباں دروازہ کا چوکیدار لطیفاں لطیفہ گو۔ (۳) میر و سردار۔ بے وسیلت بغیر ذریعے کے۔ مگرد نہ پھر۔ پیرامن آس پاس۔ سگ کتا۔ یافتند پاتا ہے۔ چندانکہ یہاں تک۔ مقرباں جمع مقرب۔ وقوف آگاہی۔ فروتر نیچے نشستم۔ بیٹھا ہیں۔ کمینم میں ادنیٰ سا بندہ ہوں۔ اللہ اللہ کے لیے۔ چہ جائے سخن است۔ آپ کیا فرما رہے ہیں۔

فرد

گر بر سر و چشم من نشینی[1] | نازت بکشم که نازنینی

فی الجملہ نشستم و از ہر درے سخن پیوستم تا حدیث زلّت یاران در میان آمد و گفتم۔

قطعہ

چہ جرم دید خداوند سابق الانعام | کہ بندہ در نظر خویش خوار میدارد
خدائے راست مسلّم بزرگواری و حلم | کہ جرم بیند و ناں برقرار میدارد

حاکم را ایں سخن پسندیدہ آمد و اسباب معاش یاران فرمود تا باز بر قاعدہ ماضی مہیا دارند و مؤنت ایّام تعطیل وفا کنند شکر نعمت بگفتم و زمین خدمت ببوسیدم و عذر جسارت بخواستم و گفتم۔

قطعہ

چو کعبہ قبلہ حاجت شد از دیار بعید | روند خلق بدیدارش از بسے فرسنگ
ترا تحمّل امثال ما بباید کرد | کہ ہیچکس نزند بر درخت بے بر سنگ

حکایت[19]: ملک زادہ گنج فراواں از پدر میراث یافت و دست کرم بکشاد و داد سخاوت بداد و نعمت بیدریغ بر سپاہ و رعیت بریخت۔

قطعہ

نیاساید مشام از طبلہ عود | بر آتش نہ کہ چوں عنبر ببوید

[1] نشینی بیٹھے تو۔ نازت بکشم میں تیرے نخرے اٹھاؤں گا۔ از ہر درے سخن پیوستم۔ ہر قسم کی باتیں کہیں۔ نازنین لائق ناز۔ حدیث بات۔ زلّت غلطی۔ سابق الانعام پہلے انعام دینے والا۔ خوار ذلیل میدارد۔ رکھتا ہے۔ مسلّم ثابت حلم بردباری۔ معاش زندگی۔ قاعدہ طرز۔ ماضی گذشتہ۔ مہیا تیار۔ مؤنت مزدوری۔ تعطیل چھٹی۔ وفا پورا۔ جسارت دلیری [2] حاجت ضرورت۔ دیار ملک۔ بعید دور۔ روند جاتی ہے۔ بسے فرسنگ۔ بہت میل تحمّل برداشت۔ نزند۔ نہیں مارتا بے بر۔ بے پھل۔ حکایت[19] کا مقصد یہ ہے کہ بخیلی بادشاہوں کے لائق نہیں ہے دولت جمع کرنے کی فکر نہ کرنی چاہیئے جو بادشاہ سخاوت کرتا ہے اس کا نام بلند رہتا ہے۔ ملک زادہ بادشاہ کا بیٹا۔ فراواں بہت

میراث وارث۔ یافت پایا۔ بکشاد۔ کھولا۔ داد سخاوت۔ یعنی خوب سخاوت کی۔ بیدریغ۔ بغیر روک ٹوک کے۔ بریخت۔ لٹایا۔ نیاساید۔ آسودہ نہیں ہوتا۔ مشام۔ دماغ۔ طبلۂ عود۔ لکڑی خوشبودار۔ نہ۔ رکھ نہادن کا امر۔ عنبر ایک خوشبو کا نام ہے۔ ببوید خوشبو دے۔

بزرگی بایدت بخشندگی کن | کہ دانہ تا نیفشانی نروید[1]

یکے از جلسائے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ ملوک پیشیں مر ایں نعمت را بسعی اندوختہ اند و برائے مصلحتے نہادہ دست ازیں حرکات کوتاہ کن کہ واقعہا در پیش ست و دشمناں از پس نباید کہ بوقت حاجت در مانی

قطعہ

اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش | رسد ہر کدخدائے را برنجے
چرا نستانی از ہر یک جوے سیم | کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے

ملک زلوۃ روئے ازیں سخن در ہم آورد و موافق طبعش نیامد و مر او را زجر فرمود و گفت خداوند تعالیٰ مرا مالک ایں مملکت گردانید ہاست تا بخورم و بہ بخشم نہ پاسباں کہ نگہدارم۔

بیت

قاروں ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت[1] | نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت

حکایت[20]: آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکار گاہے صیدے کباب میکردند و نمک نبود غلامے بروستا دوانیدند تا نمک آرد نوشیرواں گفت بقیمت بستاں تا رسمے نگردد و دہ خراب نشود

[1] نیفشانی نہ بکھیرے گا۔ نروید نہ پیدا ہوگا۔ جلسائے جمع جلیس کی ہمنشیں۔ بے تدبیر بے سمجھ اندوختہ جمع کیا۔ نہادہ رکھا۔ کوتاہ چھوڑنا۔ در مانی عاجزی کدخدائے صاحب خانہ۔ برنجے چاول۔ جوئے سیم ایک جو چاندی [1] زجر ڈانٹ پاسباں چوکیدار [1] قاروں ایک مالدار آدمی تھا بہت بڑا بخیل تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا۔ اُن کے ساتھ بےادبی کرنے سے زمین میں دھنس گیا تھا حالانکہ بہت بڑا مالدار تھا چالیس اونٹوں پر اُس کے خزانے کی چابیاں لدی جاتی تھی لیکن کام نہ آیا۔ نبی کی بےادبی کرنے سے مال بھی گیا اور ذلیل بھی ہوا۔ نمرد نہیں مرا۔ نکو اچھا گذاشت چھوڑا۔ حکایت[20] کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو بری رسم شروع نہ کرنی چاہیئے جس سے رعایا کو پریشانی ہو۔ بروستا دبستی

ستادن سے۔ بستاں امر ہے۔ دہ۔ بستی نوشیرواں بادشاہ کا نام ہے جو بڑا عادل تھا۔ تاجدار حرم نبی اکرم کی ولادت کے وقت تھا۔

گفت ازیں قدر چہ خلل[۱] زاید گفت بنیادِ ظلم اندر جہاں اوّل اندک بوده است وہر کس کہ آمد براں مزید کرد تا بدیں غایت رسید۔

قطعہ

اگر ز باغِ رعیّت ملک خورد سیبے | برآورند غلامانِ او درخت از بیخ

بہ پنج بیضہ کہ سلطاں ستم روا دارد | زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

حکایت[۲۱][۲]: عاملے را شنیدم کہ خانۂ رعیّت خراب کردے تا خزینۂ سلطان آباداں کند بے خبر از قولِ حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خدائے عزّ وجل را بیازارد تا دلِ خلقے بدست آرد خداوند تعالیٰ ہماں خلق بر وے گمارد تا دمار از روزگارش برآرد۔

بیت

آتش[۳] سوزاں نکند با سپند | آنچہ کند دودِ دلِ مستمند

سرِ جملہ حیوانات گویند کہ شیر ست و اذلِ جانوراں خر و باتفاق خرِ باربر بہ کہ شیرِ مردم در

مثنوی

مسکیں خر اگرچہ بے تمیز ست | چوں بار ہمی برد عزیز ست

گاوان و خرانِ بار بردار | بہ ز آدمیانِ مردم آزار

باز آمدیم بحکایت وزیرِ غافل گویند ملک را طرفے از ذمائمِ اخلاقِ او

زاید۔ پیدا ہوتا۔ مزید۔ زیادتی غایت انتہا۔ خورد سیبے۔ ایک سیب کھائے۔ برآورند کھاڑیں بیخ جڑ۔ بہ پنج۔ پانچ۔ بیضہ انڈا۔ ستم روا دارد۔ ظلم جائز رکھے بہ سیخ۔ جس پر کباب پکائے جاتے ہیں۔ حکایت[۲۱] اس کا مقصد یہ ہے کہ وزیروں کو بادشاہوں کے خوش کرنے کے لیے رعایا کو پریشان نہ کرنا چاہیے۔ عاملے حاکم خزینہ خزانہ۔ بیازارد۔ رنجیدہ۔ گمارد مقرر کرتا ہے۔ دمار ہلاک۔

[۳] آتشِ سوزاں۔ آگ جلانے والا۔ باسپند۔ کالا دانا۔ دود دھواں۔ مستمند حاجت مند سرِ جملہ سردار تمام کا۔ اذل۔ ذلیل۔ گاوان بیل۔ عزیز پیارا خراں گدھا۔ باربردار۔ بوجھ اٹھانے والا۔ آزار۔ ستانے والا۔ ذمائم جمع ذمیمہ برائی۔

بقرائن[۱] معلوم گشت در شکنجہ کشید و بانواعِ عقوبت بکشت۔

قطعہ

حاصل نشود رضائے سلطاں | تا خاطرِ بندگاں نجوئی

خواہی کہ خدای بر تو بخشد | با خلقِ خدای کن نکوئی

آورده اند کہ یکے از ستمدیدگاں بر سرِ او بگذشت و در حالِ تباہ وے تامّل کرد و گفت۔

قطعہ

نہ ہر کہ قوّتِ بازوئے منصبے[۲] دارد | بسلطنت بخورد مالِ مردماں بگزاف

تواں بحلق فرو بردن استخوانِ درشت | ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف

بیت

نماند ستمگارِ بد روزگار | بماند برو لعنتِ پایدار

حکایت[۲۲][۳]: مردم آزارے را حکایت کنند کہ سنگے بر سرِ صالحے زد درویش را مجالِ انتقام نبود سنگ را نگاه میداشت تا زمانے کہ ملک را براں لشکری خشم آمد و در چاه کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و ایں سنگ چرا زدی گفت من فلانم و ایں ہماں سنگ ست کہ در فلاں تاریخ بر سرِ من زدی گفت چندیں

[۱] قرائن۔ علامات۔ گشت ہوا۔ شکنجہ۔ پہلے زمانے میں مجرموں کو سزا دینے کا آلہ ہوتا تھا۔ عقوبت عذاب۔ بکشت مار ڈالا۔ نجوئی تو نہ تلاش کرے۔ خواہی چاہتا ہے آورده اند کہ کہتے ہیں ستمدیدگاں مظلوماں۔ سرِ او بگذشت۔ اس پر گذرا۔ تامّل بخور۔ [۲] منصبے مرتبہ سلطنت قہر و غلبہ۔ بگزاف بیہودہ بات۔ فرو بردن۔ کھا جانا۔ نیچے لے جانا۔ استخواں۔ ہڈیاں شکم پیٹ۔ بدرد۔ پھاڑے گی ستمگار ظالم۔ بد روزگار۔ برا زمانہ۔ پائدار قائم ہمیشہ۔ حکایت[۲۲] کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کے قریب رہنے والوں کو بادشاہ کے بھروسے پر مخلوق پر ظلم نہ کرنا چاہیے۔ معزولی کے وقت اس ظلم کا بدلہ لیا جائے گا ازار۔ ستانا۔ حکایت کنند بات کرتے ہیں۔ سنگے پتھر صالح نیک درویش فقیر مجال طاقت۔ انتقام بدلہ۔ میداشت۔ رکھا خشم غصّہ

چاه کرد۔ کنوئیں میں ڈلوا دیا۔ کوفت مارا۔

روزگار کجا بودی گفت از جاہت اندیشہ میکردم اکنوں کہ در جاہت دیدم فرصت غنیمت دانستم۔

مثنوی

نا سزائے را کہ بینی بختیار ۔۔۔ عاقلاں تسلیم کردند اختیار
چوں نداری ناخنِ درندہ تیز ۔۔۔ با بداں آں بہ کہ کم گیری ستیز
ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ۔۔۔ ساعدِ سیمینِ خود را رنجہ کرد
باش تا دستش ببندد روزگار ۔۔۔ پس بکامِ دوستاں مغزش برار

حکایت ۲۳ : یکے را از ملوک مرضے ہائل بود کہ اعادتِ ذکر آن ناکردن اولےٰ طائفہ از حکمائے یونان متفق شدند کہ مرایں درد را دوائے نیست مگر زہرۂ آدمی کہ بچندیں صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دہقاں پسرے را یافتند براں صورت کہ حکیماں گفتہ بودند پدر و مادرش را بخواندند و بہ نعمتِ بیکراں خوشنود گردانیدند و قاضی فتویٰ داد کہ خونِ یکے از رعیت ریختن سلامتِ نفسِ پادشہ را روا باشد جلاد قصد کرد پسر سر سوئے آسمان برآورد و تبسم کرد ملک پرسید کہ دریں حالت چہ جائے خندیدن ست گفت

کجا بودی کہاں تھا۔ جاہت مرتبہ۔ اکنوں اب۔ دانستم سمجھا۔ ناسزائے۔ نالائق۔ بختیار نصیبہ والا۔ عاقلاں عقلمند۔ درندہ پھاڑنے والا۔ ستیز۔ لڑائی۔ ساعد کلائی۔ سیمیں چاندی۔ ببندد۔ باندھے۔ کام مقصد۔ مغزش برار بھیجا نکال۔ حکایت ۲۳ اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو اپنے نفع کے لئے کسی کو پریشان نہ کرنا چاہیئے۔ مرضے ہائل۔ خوفناک بیماری لاحق ہوئی۔ اولےٰ بہتر۔ طائفہ گروہ۔ حکمائے یونان۔ طبیب یونان شہر کے۔ یونان ایک شہر کا نام ہے جو یورپ میں پہلے زمانہ میں تھا۔ زہرہ پتہ۔ دہقاں زمیندار۔ بیکراں۔ بہت۔ ریختن بہانا۔ جلاد۔ عربی محاورے میں کوڑے اور درے مارنے والے کو کہتے ہیں۔ فارسی میں اس آدمی کے لیے استعمال ہوتا ہے جسے بادشاہ مجرم کے قتل کے لیے مقرر کرے۔ قصد ارادہ۔ سوئے۔ طرف۔ تبسم مسکرانا۔

نازِ فرزند بر پدر و مادر باشد و دعویٰ پیشِ قاضی برند و داد از پادشاہ خواہند اکنوں پدر و مادر بعلتِ حطامِ دنیا مرا بخوں در سپردند و قاضی بکشتنم فتویٰ داد و سلطاں مصالحِ خویش اندر ہلاکِ من می بیند بجز خدائے عزّ و جل پناہے نمی بینم۔

بیت

پیشِ کہ برآورم ز دستت فریاد ۔۔۔ ہم پیشِ تو از دستِ تو میخواہم داد

سلطاں را دل ازیں سخن بہم برآمد و آب در دیدہ بگردانید و گفت ہلاکِ من اولیٰ تر کہ خونِ چنیں طفلے ریختن بیگناہ سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت و آزاد کرد و نعمتِ بے اندازہ بخشید گویند ہم دراں ہفتہ صحت یافت

قطعہ

ہمچناں در فکرِ آں بیتم کہ گفت ۔۔۔ پیلبانے بر لبِ دریائے نیل
زیرِ پایت گر بدانی حالِ مور ۔۔۔ ہمچو حالِ تست زیرِ پائے پیل

حکایت ۲۴ : یکے از بندگانِ عمرو لیث گریختہ بود کساں در عقبش برفتند و باز آوردند وزیر را با وے غرضے بود اشارت بکشتنش کرد تا دیگر بندگاں چنیں فعل نیارند بندہ سر پیشِ عمرو لیث بر زمیں نہاد و گفت۔

فرزند۔ لڑکا۔ برند لے جاتے ہیں۔ خواہند۔ چاہتے ہیں۔ علت سبب۔ حطام ریزہ گھاس۔ سپردند۔ سونپ دیا۔ کشتنم میرے مار ڈالنے کا۔ برآورم۔ بہم برآمد بھر آیا۔ کنار بغل۔ ہم دراں ہفتہ اسی ہفتہ میں۔ صحت۔ تندرست۔ پیلبانے۔ ہاتھی کو دیکھ بھال کرنے والا۔ لب کنارہ۔ نیل۔ ایک دریا کا نام ہے جو مصر کے قریب ہے۔ زیر نیچے۔ پایت۔ تیرا پاؤں۔ مور چیونٹی۔ پیل ہاتھی۔ حکایت ۲۴ کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو خاص اپنی غرض اور حاسدوں کی شکایت پر کسی کو سزا نہ دے۔ مجرم کی بات بھی سُنے پھر فیصلہ کرے۔ عمرو لیث۔ ایک بادشاہ کا نام تھا جس نے شیراز آباد کیا تھا۔ برفتند۔ دوڑے۔ گریختہ۔ بھاگ گیا۔ کساں لوگ۔ غرضے دشمنی۔ کشتن قتل کرنا۔ مار ڈالنا۔

فرد

هر چہ رود بر سرم چوں تو پسندی رواست | بندہ چہ دعوی کند حکمِ خداوند راست

لیکن بموجبِ آنکہ پروردۂ نعمتِ ایں خاندانم نخواہم کہ در قیامت بخونِ من گرفتار آئی اجازت فرمائی تا وزیر را بکشم پس آنگہ بقصاصِ او بفرمائی خونِ من ریختن تا بحق کشتہ باشی ملک را خندہ گرفت وزیر را گفت چگونہ مصلحت می بینی وزیر گفت اے خداوندِ جہاں مصلحت آں می بینم کہ بہرِ خدا و صدقۂ گورِ پدر او را آزاد کنی تا مرا نیز در بلائے نیفگند گناہ از من ست و قولِ حکیماں معتبر کہ گفتہ اند۔

قطعہ

چو کردی با کلوخ انداز پیکار | سرِ خود را بنادانی شکستی
چو تیر انداختی بر روئے دشمن | چناں داں کاندر آماجش نشستی

حکایت ۲۵: ملکِ زوزن را خواجہ بود کریم النفس نیک محضر کہ ہمگناں را در مواجہ حرمت داشتے و در غیبت نکو گفتے اتفاقاً ازو حرکتے در نظرِ ملک ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرہنگانِ پادشاہ بسوابقِ نعمتِ او معترف بودند و بشکرِ آں مرتہن در مدت

بہ بر سرم - میرے سر پر - خداوند بادشاہ - قصاص - بدلہ یعنی کسی قاتل کو شرعی حکم کے مطابق قتل کرنا - گند - قہر - آزاد کنی - چھوڑ دے نیفگند - نہ پھینکے - کلوخ - ڈھیلا بنادانی - بیوقوفی - انداختی - ڈالے تو - آماجش - نشانے - نشستی بیٹھا تو - حکایت ۲۵ اس کا مقصد یہ ہے کہ وفادار اور نمک خوار کو تھوڑی تھوڑی باتوں پہ گرفت نہ کرے - بلکہ ان کے کلام میں چشم پوشی کرے - زوزن بروزن سوزن - ایک شہر فارس کا نام جو ہرات اور نیشاپور کے درمیان ہے - خواجہ - صاحب خانہ - کریم النفس - شریف طبیعت نیک محضر - نیک عادت - مواجہ یعنی سامنے - حرمت - عزت داشتے - رکھتا تھا - مصادرت جرمانہ - سرہنگاں - سپاہی سوابق - پہلے - معترف اقرار مرتہن - گروی - مدت - زمانہ عرصہ -

توکیلِ او رفق و ملاطفت کردندے و زجر و معاقبت روا نداشتندے۔

قطعہ

صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا | در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن
سخن آخر بدہاں میگذرد موذی را | سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن

آنچہ خطابِ ملک بود از عہدۂ بعضے بیروں آمد و بہ بقیتے در زنداں بماند آوردہ اند کہ یکے از ملوکِ نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ ملوکِ آں طرف قدرِ چناں بزرگوار ندانستند و بعزتی کردند اگر رائے عزیزِ فلاں احسن اللہ خلاصہ بجانبِ ما التفاتے کند در رعایتِ خاطرش ہر چہ تمامتر سعی کردہ آید و اعیانِ ایں مملکت بدیدارِ او مفتقرند و جوابِ ایں حروف را منتظر خواجہ چوں بریں وقوف یافت از خطر اندیشید در حال جوابے مختصر کہ اگر بر ملا افتد فتنہ نباشد بر قفائے ورق نوشت و رواں کرد یکے از متعلقاں کہ بریں واقف بود ملک را اعلام کرد کہ فلاں را کہ حبس فرمودہ با ملوکِ نواحی مراسلت دارد ملک بہم برآمد و کشفِ ایں خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالت برخواندند نبشتہ بود کہ حسنِ ظنِ بزرگاں بیش از فضیلتِ ماست و تشریفِ قبولے کہ فرمودند بندہ را امکانِ اجابت

لہ توکیل - سپردگی - زجر - جھڑک معاقبت - سزا - نداشتند - نہ کیا قفا - پیچھے - تحسین - تعریف موذی - تکلیف پہنچانے والا - تلخ کڑوا - لہ آنچہ - جو کچھ - بقیتے باقی - زنداں بماند - قید رہا - ملوک - بادشاہ - نواحی - ناحیہ کی جمع - خفیہ - پوشیدہ - فرستاد بھیجا - التفات - توجہ - تمامتر کمال - سعی - کوشش - لہ اعیان - بڑے لوگ - مفتقر - محتاج حروف - عبارت - وقوف اطلاع - اندیشید - سوچا بر ملا - ظاہر - قفائے ورق ورق کی پشت - نوشت - لکھا اعلام - اطلاع - حبس - قید - مراسلت - خط و کتابت - کشف کھولنا - نبشتہ - لکھا ہوا - حسن ظن - اچھا گمان - بیش - زیادہ امکان - قدرت، طاقت - اجابت قبول کرنا -

آں نیست بحکمِ آنکہ پروردہ نعمت ایں خاندان ست و باندک مایہ[1] تغیرِ خاطرے ما ولی نعمتِ قدیم بیوفائی نتواں کرد۔

فرد

آں راکہ بجائے تست ہر دم کرمے	عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے

ملک را سیرتِ حق شناسیِ او خوش آمد و خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست کہ خطا کردم کہ ترا بیجرم و خطا بیازردم گفت اے خداوند بندہ دریں حالت مر خداوند را خطائے نمی بیند بلکہ تقدیرِ خداوند تعالیٰ چنیں بود کہ مرایں بندہ را مکروہے رسد پس بدستِ تو اولیٰ ترکہ حقوقِ سوابقِ نعمت بریں بندہ داری و ایادیِ منّت و حکما گفتہ اند۔

مثنوی

گر گزندت[2] رسد ز خلق مرنج	کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا داں خلافِ دشمن و دوست	کہ دلِ ہر دو در تصرفِ اوست
گرچہ تیر از کماں ہمی گذرد	از کماں دار بیند اہلِ خرد

حکایت[3] ۲۶: یکے را از ملوکِ عرب شنیدم کہ با متعلقانِ دیوان میگفت کہ مرسومِ فلاں را چندانکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازم

[1] مایہ۔ سرمایہ۔ تغیر۔ تبدیلی۔ ولی نعمت قدیم۔ پرانا انعام کرنیوالا۔ بنہ۔ رکھ۔ ستمے۔ ظلم۔ سیرت عادت۔ شناسی۔ پہچاننے والا۔ بلے۔ ہاں۔ بلکہ۔ تقدیر۔ اندازہ۔ مکروہے۔ تکلیف۔ سوابق حقوق۔ پرانے حقوق آبادی۔ جمع ایدی یہ جمع ہے ید کی۔ نعمت۔ منت احسان
[2] گزندت۔ نقصان۔ رسد پہنچے۔ مرنج۔ نہ رنج ہو راحت۔ آرام۔ دلِ ہر دو دونوں کا دل۔ تصرف قبضہ اہلِ خرد عقلمند۔
[3] حکایت ۲۶ اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو اپنے خدمت کرنے والوں پر زیادہ مہربانیاں کرنی چاہئیں معمولی معمولی باتوں پہ گرفت نہ کرنی چاہیئے۔ متعلقانِ دیوان۔ کارکنانِ دفتر۔ مرسوم تنخواہ مضاعف۔ دوگنا۔ ملازم حاضر باش یعنی نوکر۔

درگاہ[1] است و مترصدِ فرمان و دیگر خدمتگاراں بلہو و لعب مشغول و در ادائے خدمت متہاون صاحبدلے بشنید فریاد و خروش از نہادش برآمد پرسیدندش کہ چہ دیدی گفت مراتبِ بندگاں بدرگاہِ خدائے تعالیٰ ہمیں مثال دارد۔

نظم

دو[2] بامداد گر آید کسے بخدمتِ شاہ	سوم ہر آئینہ درِ وے کند بلطف نگاہ
امید ہست پرستندگانِ مخلص را	کہ نا امید نگردند ز آستانِ الٰہ

مثنوی

مہتری در قبولِ فرمان ست	ترکِ فرماں دلیلِ حرمان ست
ہر کہ سیمائے راستاں دارد	سرِ خدمت بر آستاں دارد

حکایت[3] ۲۷: ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزمِ درویشاں خریدے بحیف و توانگراں را دادے بطرح صاحبدلے برو گذر کرد و گفت۔

بیت

ماری تو کہ ہر کرا بہ بینی بزنی	یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی

قطعہ

زورت ار پیش میرود با ما	با خداوندِ غیب داں نرود

[1] درگاہ۔ بارگاہ۔ مترصد منتظر بلہو و لعب۔ کھیل و کود مشغول شاغل۔ متہاون۔ سست۔ خروش۔ شور۔ نہادش۔ شروع۔ برآمد۔ باہر آیا۔ پرسید۔ پوچھا۔ مراتب۔ مرتبہ کی جمع۔
[2] دو بامداد۔ دو دن صبح کے۔ سوم۔ تیسرا۔ ہر آئینہ بالضرور۔ پرستندگاں عبادت کرنے والے۔ مخلص۔ خاص۔ آستاں چوکھٹ۔ الٰہ۔ اللہ تعالیٰ۔ مہتری۔ سرداری۔ ترک چھوڑنا۔ حرماں۔ محروم۔ سیمائے پیشانی۔ مگر یہاں تقدیر اور نصیب مراد ہے۔ راستاں سچے لوگ
[3] حکایت ۲۷ مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو ظلم و ستم سے رعایا کا مال نہ کھانا چاہیے۔ ہیزم۔ لکڑیاں بحیف ظلم۔ توانگراں۔ مالدار۔ طرح قیمت گرا کر۔ مار سانپ بزنی ڈستا ہے۔ بوم۔ الو نشینی بیٹھتا ہے۔ بکنی ویران کرتا ہے
خلاصہ یہ ہے کہ جس جگہ الو بیٹھتا ہے وہ جگہ ویران ہوجاتی ہے۔ میرود۔ چلتا ہے۔ با ما۔ ہم پر۔ نرود۔ نہیں چلیگا

زورمندی مکن بر اہلِ زمیں | تا دعائے بر آسماں نرود

حاکم از گفتن او برنجید و روی از نصیحتش درہم کشید و بدو التفات نکرد اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ تا شبے آتشِ مطبخ در انبار ہیزمش افتاد و سائر املاکش بسوخت و از بسترِ نرمش بر خاکستر نشاند اتفاقاً ہماں شخص بروے بگذشت دیدش کہ بایاراں ہمیگفت ندانم کہ ایں آتش از کجا در سرائے من افتاد گفت از دُودِ دلِ درویشاں

قطعہ

حذر کن ز دُودِ درونہائے ریش | کہ ریشِ دروں عاقبت سر کند
بہم بر مکن تا توانی دِلے | کہ آہے جہانے بہم بر کند

لطیفہ: بر طاقِ کیخسرو نوشتہ بود

قطعہ

چہ سالہائے فراواں و عمرہائے دراز | کہ خلق بر سرِ ما در زمین بخواہد رفت
چنانکہ دست بدست آمدست ملک بما | بدستہائے دگر ہم چنیں بخواہد رفت

حکایت: یکے در صنعتِ کشتی گرفتن سر آمدہ بود سہ صد و شصت بندِ فاخر دانستے و ہر روز ازاں بنوعے کشتی گرفتے مگر گوشۂ خاطرش با جمالِ یکے از شاگرداں میلے داشت سہ صد و پنجاہ و نُہ بندش

در آموخت مگر یک بند کہ در تعلیمِ آں دفع انداختے و تاخیر کردے فی الجملہ پسر در قوت و صنعت سر آمد و کسے را در زمانِ او با او امکانِ مقاومت نبودے تا بحدیکہ پیشِ ملکِ آں روزگار گفتہ بود کہ استاد را فضیلتے کہ بر من ست از روئے بزرگیست و حقِ تربیت وگرنہ بقوت ازو کمتر نیستم و بصنعت با او برابرم ملک را ایں سخن دشوار آمد فرمود تا مصارعت کنند مقامے متسع ترتیب کردند و ارکانِ دولت و اعیانِ حضرت و زور آورانِ روئے زمیں حاضر شدند پسر چوں پیلِ مست در آمد بصدمتے کہ اگر کوہِ روئیں بودے از جائے برکندے استاد دانست کہ جواں بقوت ازو برترست بداں بندِ غریب کہ ازوے پنہاں داشتہ بود با وے در آویخت پسر دفعِ آں ندانست بہم بر آمد استاد از زمینش بدو دست بالائے سر برد و بر زمین زد غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را خلعت و نعمت دادن و پسر را زجر فرمود و ملامت کرد کہ با پرورندۂ خویش دعوئ مقاومت کردی و بسر نبردی گفت اے پادشاہِ روئے زمیں بزور آوری بر من دست نیافت بلکہ مرا از علمِ کشتی دقیقہ ماندہ بود و ہمہ عمر از من دریغ می داشت امروز بداں دقیقہ

لہ زورمندی۔ ظلم۔ التفات توجہ۔ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ اس کو اس کے مرتبے نے گناہ میں پھنسایا۔ مطبخ۔ باورچی خانہ۔ انبار۔ بار۔ ڈھیری۔ سائر۔ تمام۔ املاکش۔ جمع ملک مال و اسباب۔ سوخت۔ جل گئے۔ خاکستر مٹی ہو گیا۔ نشاند۔ بٹھایا۔ لہ یاراں جمع یار۔ مددگار۔ آتش آگ۔ کجا۔ کہاں۔ سرائے گھر۔ دود۔ دھواں۔ حذر ڈر۔ درونہائے۔ زخمی دل۔ بہم بر پریشان۔ آہے۔ آہ سے۔ طاق دروازہ۔ کیخسرو۔ ایران کے بادشاہ کا نام ہے۔ نوشتہ لکھا ہوا۔ چہ سالہا۔ یہ چہ تحقیر کے لیے ہے یعنی یہ سامان اور مال کیا چیز ہے۔ فراواں بڑے

حکایت: مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو چھوٹوں کے بلند بانگ دعووں کی بنا پر بڑوں کی تحقیر نہ کرنی چاہئے۔ بلکہ چھوٹوں کو ان کی اس حرکت پر سزا دینی چاہیے۔ صنعت۔ ہنر، فن۔ گرفتن۔ لڑنے میں۔ سر آمدہ رستم زماں۔ بر سمہ تین سو شصت ساٹھ۔ بند۔ داؤ۔ فاخر۔ قیمتی۔ دانستے۔ جانتا تھا۔ بنوعے قسم۔ گوشۂ خاطر۔ دل کا کونہ۔ جمال۔ حسن۔ میلے۔ رغبت۔ محبت۔ سہ صد و پنجاہ و نہ۔ تین سو انسٹھ ۳۵۹

لہ آموخت۔ سکھایا تعلیم سکھلانا۔ دفع انداختے۔ دور رکھا۔ تاخیر دیر۔ فی الجملہ۔ خلاصہ کلام۔ قوت طاقت۔ مقاومت۔ برابری۔ کمتر کم۔ نیستم۔ نہیں ہوں۔ دشوار ناگوار۔ مصارعت۔ کشتی لڑنا۔ متسع۔ کشادہ۔ اعیان حضرت ارکان دولت۔ پیل مست۔ ہاتھی مست۔ لہ صدمتے۔ حملہ۔ کوہ روئیں۔ کانسی کا پہاڑ۔ برکندے۔ اکھاڑ دیتا۔ دانست سمجھ لیا۔ بند غریب۔ وہ داؤ جو شاگرد کو نہ سکھایا۔ پنہاں۔ چھپا ہوا۔ داشتہ رکھا تھا۔ لہ آویخت۔ لٹکایا۔ بالائے سر برد۔ اٹھا کر سر تک لے گیا۔ غریو۔ شور۔ برخاست اُٹھا۔ خلعت پوشاک یعنی انعام وغیرہ۔ زجر۔ ڈانٹا۔ بسر نبردی پورا نہ کر سکا۔ پرورندہ۔ پالنے والے۔ نیافت۔ نہ پایا۔ دقیقہ باریکی۔ دریغ۔ دور۔ بداں دقیقہ اسی داؤ سے۔

برمن غالب آمد گفت از بہر چنیں روزے نگہ میداشتم کہ زیرکاں گفتہ اند
دوست را چنداں قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند نشنیدہ کہ چہ گفت
آنکہ از پروردۂ خویش جفا دید۔

قطعہ

یا وفا خود نبود در عالم | یا مگر کس دریں زمانہ نکرد
کس نیاموخت علم تیر از من | کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

حکایت[۲۷]: درویشے مجرد بگوشۂ صحرائے نشستہ بود پادشاہے
برَوے بگذشت درویش از انجا کہ فراغ مُلکِ قناعت ست بدو التفات
نکرد سلطان از انجا کہ سطوتِ سلطنت ست برنجید و گفت ایں طائفۂ
خرقہ پوشاں بامثال بہائم اند اہلیت و آدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد و گفت
اے جوانمرد سلطانِ روئے زمیں بر تو گذر کرد خدمتے نکردی و شرائطِ ادب
بجا نیاوردی گفت سلطاں را بگوی تا توقع خدمت از کسے دارد کہ توقع نعمت
ازو دارد و دیگر بدانکہ ملوک از بہر پاسِ رعیت اند نہ رعیت از بہر طاعتِ ملوک۔

قطعہ

پادشہ پاسبانِ درویش ست | گرچہ رامش بفرِ دولت اوست

ل نگہ میداشتم۔ محفوظ رکھتا تھا زیرکاں
عقل مند۔ تواند کر سکے۔ جفا
بے وفائی۔ آموخت۔ سکھایا۔
حکایت[۲۷] کا مقصد یہ ہے کہ
درویشوں اور نیکوں کو بادشاہ
بادشاہی آداب بجالانے پر مجبور
نہ کرے۔ اپنے آپ کو رعایا
کا نگہبان سمجھے۔ مجرد۔ اکیلا۔
صحرائے۔ جنگل۔ فراغ۔ فراغت
بامال داری۔ قناعت۔ تھوڑی چیز
پر صبر کرنا۔ التفات۔ توجہ۔ سطوت
دبدبہ۔ خرقہ پوشاں۔ گدڑی پہننے
والے۔ بہائم۔ چوپایہ۔ اہلیت
لیاقت۔ بگوی۔ تو کہہ دے۔
شرائط ضروری باتیں۔ توقع امید
پاس۔ حفاظت۔ طاعت۔ فرماں
برداری۔ پاسباں۔ چوکیداری
رامش۔ تابعدار۔ ش ضمیر ہے
یعنی اس کی۔ بفر۔ دبدبہ۔

گوسپند[۱] از برائے چوپاں نیست | بلکہ چوپاں برائے خدمت اوست

قطعہ

گر یکے را تو کامراں بینی | دیگرے را دل از مجاہدہ ریش
روزکے چند باش تا بخورد | خاک مغز سرِ خیال اندیش
فرقِ شاہی و بندگی برخاست | چوں قضائے نبشتہ آمد پیش
گر کسے خاکِ مردہ باز کند | نشناسد توانگر از درویش

مَلک را گفتنِ درویش استوار آمد گفت از من چیزے بخواہ گفت
آں ہمی خواہم کہ دگر بارہ زحمت بمن ندہی گفت مرا پندے دہ گفت

بیت

دریاب[۲] کنوں کہ نعمت ہست بدست | کیں دولت و ملک میرود دست بدست

حکایت[۲۸]: یکے از وزرا پیشِ ذوالنون مصری رفت و ہمت خواست کہ روز
و شب بخدمتِ سلطاں مشغول می باشم و بخیرش امیدوار و از عقوبتش ترساں
ذوالنون بگریست و گفت اگر من خدائے عزّ و جلّ را چناں ترسیدمے کہ تو سلطاں
را از جملۂ صدیقاں بودمے۔

قطعہ

گر نبودے امیدِ راحت و رنج | پائے درویش بر فلک بودے

ل گوسپند۔ بکری۔ برائے۔ واسطے
چوپاں چرواہا۔ مجاہدہ محنت۔ ریش زخمی
اندیش۔ فکر کرنیوالا۔ شاہی
بادشاہی۔ بندگی۔ غلامی۔ برخاست
رخصت ہوئی۔ قضائے۔ موت۔ نبشتہ
لکھی ہوئی۔ باز کند۔ قبر کھولے
نشناسد۔ پہچان نہیں کر سکتا۔
استوار۔ مضبوط۔ بارہ دوبارہ
زحمت تکلیف۔ ندہی۔ نہ دے
پند۔ نصیحت۔ [۲] دریاب دریافتن
سے مشتق ہے۔ حاصل کر۔ کنوں
اب۔ میرود۔ جائے گا۔ حکایت
کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کی بہ نسبت
اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنا چاہیئے
اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت ایسی کریں
جس طرح وزیر بادشاہوں کی۔ ایک دن
وزیر ذوالنون مصری کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ اور دعا کی درخواست کی
کہ دن رات بادشاہ کی خدمت میں
مصروف رہتا ہوں اس کی خیر کا امید
وار اور اس کے غصہ سے ڈرتا ہوں آپ
یہ سُن کر رو پڑے۔ فرمایا اگر میں
اللہ تعالیٰ سے ایسا ڈر رکھتا۔ جیسے تو
بادشاہ سے تو میں آج صدیقین سے ہوتا۔ ذوالنون ایک ولی اللہ تھے مصر کے رہنے والے تھے۔ ایک روز کشتی میں سفر کر رہے تھے کسی آدمی کی ہیرے کی انگوٹھی
گم ہو گئی تمام کشتی والوں نے آپ پر شک کیا۔ آپ نے اپنی برأت ظاہر کرنی چاہی لیکن کسی نے نہ مانا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی تو دریا سے ایک مچھلی اپنے منہ میں ہیرا لے کر ظاہر ہوئی
تو اسی دن سے آپ کا لقب ذوالنون ہو گیا یعنی مچھلی والا آپ اندازہ کریں یہ تو ولی ہیں نبیوں کی دعا کی شان کیسی ہو گی۔ باشم۔ ہوں۔ ترساں۔ ڈر۔ بگریست رو دئے

گروزیر از خدا بترسیدے | ہمچناں کز مَلِک[1] ملک بودے

حکایت[2]: پادشاہے بکشتنِ اسیرے اشارت کرد گفت
اے مَلِک، موجبِ خشمے کہ ترا بر من ست آزارِ خود مجوی کہ ایں
عقوبت بر من بیک نفس سر آید و بزہِ آں بر تو جاوید بماند

قطعہ

دورانِ بقا[3] چو بادِ صحرا بگذشت | تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
پنداشت ستمگر کہ جفا بر من کرد | بر گردنِ او بماند و بر ما بگذشت

مَلِک را نصیحتِ او سودمند آمد و از سرِ خونِ او در گذشت۔

حکایت[4]: وزرائے نوشیرواں در مہمے از مصالحِ مملکت
اندیشہ[5] ہمیکردند و ہر یک از ایشاں دگر گونہ رای ہمی زدند و مَلِک
ہمچناں تدبیرے اندیشہ کرد بزرچمہر را رای مَلِک اختیار آمد وزیراں
در نہانش گفتند رای مَلِک را چہ مزیت دیدی بر فکر چندیں حکیم گفت بموجب
آنکہ انجامِ کار معلوم نیست و رای ہمگناں در مشیت ست کہ صواب
آید یا خطا پس موافقتِ رای مَلِک اولیٰ ترست تا اگر خلافِ صواب
آید بعلتِ متابعت از معاتبت ایمن باشم کہ گفتہ اند۔

[1] مَلِک میم کی فتح اور لام کی کسرہ بادشاہ۔ مَلَک میم و لام دونوں کی فتح بمعنی فرشتہ۔ [2] حکایت مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو غصہ کے وقت بھی صحیح بات سننے سے گریز نہ کرنا چاہیئے ورنہ عاقبت کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ کشتن۔ قتل کرنا۔ اسیر۔ قیدی۔ موجب۔ سبب۔ خشم۔ غصہ۔ آزار۔ تکلیف۔ مجوی۔ جستن سے ہے یعنی تلاش کر۔ عقوبت۔ سزا۔ سر آید۔ ختم ہو جائے گی۔ بزہ۔ گناہ۔ جاوید۔ ہمیشہ۔ [3] دورانِ بقا۔ زندگی کا زمانہ۔ صحرا۔ جنگل۔ تلخی۔ تکلیف۔ زشت۔ بُرا۔ زیبا۔ اچھا۔ ستمگر۔ ظالم۔ سودمند۔ نفع دینے والی۔ [4] حکایت مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کے قریب رہنے والوں کو بلا ضرورت بادشاہ کی رائے کے خلاف نہ کرنا چاہیئے۔ مہمے۔ ایک مشکل۔ مصالح جمع مصلحت بہتری۔ [5] اندیشہ۔ فکر۔ ہمیکردند۔ رہے تھے۔ گونہ۔ طرح کی۔ رای ہمی زدند۔ رائے دیتا تھا۔ بزرچمہر۔ یہ نوشیرواں کے وزیر کا نام تھا۔ نہانش۔ پوشیدہ۔ مزیت۔ فوقیت۔ انجام کار۔ کام کا نتیجہ۔ مشیت۔ چاہنا۔ صواب۔ درست۔ موافقت۔ تائید۔ علت۔ سبب۔ متابعت۔ پیروی۔ معاتبت۔ غصہ۔ ناراضگی۔ ایمن۔ بے خوف۔

خلافِ رای سلطاں رای جستن[1] | بخونِ خویش باشد دست شستن
اگر شہ روز را گوید شب ست ایں | بباید گفت اینک ماہ و پرویں

حکایت[2]: شیادے گیسو بافت یعنی علویست و با قافلۂ حجاز
بشہر در آمد و چناں نمود کہ از حج می آید و قصیدۂ نیکو پیشِ مَلِک بُرد و
دعویٰ کرد کہ مے گفتہ است مَلِک نعمتش داد و اکرام کرد و نوازشِ بیکراں
فرمود تا یکے از ندمائے[3] حضرتِ پادشاہ کہ دراں سال از سفرِ دریا آمدہ بود
گفت من او را عیدِ اضحیٰ در بصرہ دیدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیگرے گفت
من او را میشناسم و پدرش نصرانی بود در ملاطیہ بدانستند کہ شریف
نیست و شعرش را در دیوانِ انوری یافتند مَلِک فرمود تا بزنندش
و نفی کنند تا چندیں[4] دروغ در ہم چرا گفت گفت اے خداوندِ روئے
زمیں سخنے ماندہ است در خدمت بگویم اگر راست نباشد بہر عقوبت
کہ خواہی سزاوارم گفت آں چیست گفت۔

غریبے گرت ماست پیش آورد | دو پیمانہ آب ست و یک چمچہ دوغ

[1] جستن۔ تجویز کرنا۔ شستن۔ دھونا۔ اینک ماہ۔ یہ چاند۔ پرویں۔ فارسی میں کچھیے کو کہتے ہیں اور وہ چھ ستارے ہیں خوشہ انگور کی طرح ہیں عربی میں ان کو ثریا کہتے ہیں۔ [2] حکایت مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو مسافروں اور غریبوں کے تھوڑے یا زیادہ جھوٹ سے ناراض نہ ہونا چاہیئے بلکہ معاف اور درگزر سے کام لینا چاہیئے۔ شیاد۔ مکار۔ گیسو۔ زلفیں۔ علوی۔ حضرت علی کی اولاد۔ گندھی ہوئی زلفیں علویوں کی علامت تھی۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ اولاد جو بی بی فاطمۃ الزہرا کے بطن اطہر سے نہیں وہ علوی کہلاتی ہے۔ قافلہ۔ مسافروں کا ٹولہ۔ قصیدہ۔ اشعار جس میں کسی کی تعریف کی جائے۔ اکرام۔ مہربانی۔ نوازش۔ عزت۔ بیکراں۔ بہت۔ [3] ندما۔ جمع ندیم مصاحب۔ عید الاضحیٰ۔ عید قربانی۔ بصرہ: عراق کا مشہور شہر ہے۔ شناسم۔ جانتا ہوں۔ نصرانی۔ عیسائی۔ ملاطیہ۔ شہر کا نام ہے جو روم اور فرنگ کے درمیان ہے۔ دیوان۔ محل وہ کتاب جس میں غزلیات ہوں۔ انوری۔ خراسان کا رہنے والا مشہور شاعر گزرا ہے۔ بزنندش۔ ماریں۔ نفی۔ جلا وطن [4] چندیں دروغ: جھوٹ۔ درہم: پے در پے۔ عقوبت: سزا۔ ماست۔ چھاچھ لسی۔ دو پیمانہ۔ دو پیالہ۔ دوغ۔ دہی

اگر راست میخواہی از من شنو	جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

ملک را خندہ گرفت گفت ازیں راست تر سخن تا عمرِ او باشد نگفتہ است فرمود تا آنچہ مامول اوست مہیا دارند و بدل خوشی او را تسیل کنند

حکایت[۲۴]: یکے از پسرانِ ہارون الرشید پیشِ پدر آمد خشم آلودہ کہ مرا فلاں سرہنگ زادہ دشنامِ مادر داد ہارون الرشید ارکانِ دولت را گفت جزائے چنیں کسے چہ باشد یکے اشارت بکشتن کرد و یکے بزبان بریدن و دیگرے بمصادرت و نفی ہارون گفت اے پسر کرم آنست کہ عفو کنی و اگر نتوانی تو نیزش دشنامِ مادر دہ چندانکہ از حد در نگذرد پس آنگہ ظلم از طرفِ تو باشد و دعویٰ از قبلِ خصم۔

قطعہ

نہ مرد ست آں بنزدیکِ خردمند	کہ با پیلِ دماں پیکار جوید
بلے مرد آں کس ست از روئے تحقیق	کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید

حکایت[۲۵]: با طائفہ بزرگاں بکشتی نشستہ بودم زورقے در پئے ما غرق شد دو برادر بگردابے در افتادند یکے از بزرگاں گفت ملاح را کہ بگیر ایں ہر دواں را کہ بہر یکے پنجاہ دینارت دہم ملاح در آب رفت

لہ خندہ گرفت۔ ہنسی آگئی۔ مہیا۔ تیار۔ تسیل۔ رخصت۔ راست۔ سچ۔ مامول۔ امید۔ حکایت[۲۴]: مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو مجرم کے جرم کے مطابق سزا دینی چاہیئے۔ تھوڑے جرم پر سخت سزا نہ دے۔ بلکہ معاف کر دے تو بہتر ہے۔ پسرانِ ہارون الرشید ہارون الرشید کے لڑکوں میں سے خلفائے عباسیہ میں سے ایک خلیفہ کا نام تھا جو نہایت عادل اور سخی تھا۔ خشم آلودہ۔ غصے سے بھرا ہوا۔ سرہنگ زادہ۔ سپاہی کا لڑکا۔ دشنامِ مادر۔ ماں کی گالی۔ ارکانِ دولت۔ بڑے بڑے سردار۔ جزائے۔ نیکی کا بدلہ۔ زبان بریدن۔ زبان کاٹنے۔ مصادرت۔ جائداد کی ضبطی۔ نفی۔ جلا وطنی۔ عفو۔ معاف۔ نتوانی۔ نہیں سکتا۔ دعویٰ۔ مطالبہ۔ قبلِ خصم۔ دشمن کی طرف۔ نہ مرد ست مرد نہیں۔ عقلمندوں کے نزدیک پہلوان وہ نہیں جو مست ہاتھیوں سے کشتی لڑتا رہے۔ بلکہ اصل بہادری تو یہ ہے کہ آدمی اپنے غصہ پر غالب آ جائے۔ پیل۔ ہاتھی۔ دماں۔ مست۔ پیکار جوید۔ لڑتا پھرے۔ بلے۔ ہاں۔ خشم۔ غصہ۔ باطل نگوید۔ بیہودہ نہ بکے۔ حکایت[۲۵]: مقصد یہ ہے کہ عام انسانوں کو عموماً اور بادشاہوں کو خصوصاً لوگوں کو پریشان نہ کرنا چاہیے اور مظلوموں کے بدلہ سے غافل نہ ہونا چاہیئے۔ طائفہ۔ بزرگوں کا گروہ۔ نشستہ۔ بیٹھا ہوا۔ زورقے۔ چھوٹی کشتی۔ در پئے۔ پیچھے۔ ملاح۔ کشتی چلانے والا۔ بگرداب۔ بھنور۔ در آب رفت۔ پانی میں چلا گیا۔

تا یکے را برہانید و آں دیگر ہلاک شد گفتم بقیتِ عمرش نماندہ بود ازیں سبب در گرفتنِ او تاخیر کردی و دراں دیگر تعجیل ملاح بخندید و گفت آنچہ تو گفتی یقین ست و سببے دیگر ست گفتم آں چیست گفت میلِ خاطرِ من برہانیدنِ ایں یکے بیشتر بود کہ وقتے در بیاباں ماندہ بودم مرا بر شترے نشاند و از دستِ آں دگر تازیانہ خوردہ بودم در طفلی گفتم[۱] صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالیٰ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا۔

قطعہ

تا توانی درونِ کس مخراش	کاندریں راہ خارہا باشد
کارِ درویشِ مستمند برار	کہ ترا نیز کارہا باشد

حکایت[۲۶]: دو برادر بودند یکے خدمتِ سلطاں کردے و دیگرے بسعی بازو خوردے بارے ایں توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نہ کنی تا از مشقتِ کار کردن برہی گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلتِ خدمت رستگاری یابی کہ خردمنداں گفتہ اند کہ نانِ جو خوردن و نشستن بہ کہ کمرِ زریں بستن و بخدمت استادن۔

بیت

بدست آہکِ تفتہ کردن خمیر	بہ از دست بر سینہ پیشِ امیر

لہ برہانید۔ چھڑایا۔ بقیت۔ بچی ہوئی۔ تعجیل۔ جلدی۔ بخندید۔ ہنسا۔ میلِ خاطر۔ رغبتِ دل۔ بیاباں۔ جنگل۔ شترے۔ اونٹ۔ تازیانہ۔ کوڑا۔ کہ صَدَقَ اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے جس نے اچھا کام کیا تو اپنے لیے اور جس نے برا کام کیا۔ تو اس کا وبال اس پر۔ مخراش۔ نہ دکھا۔ خراشیدن سے نہی ہے۔ مستمند۔ ضرورت مند۔ برار۔ پوری کر۔ حکایت[۲۶]: اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ ہوں یا عام انسان قناعت سے کام لیں۔ اور دولت جمع کرنے کی حرص میں پریشان نہ ہوں۔ بسعی بازو۔ کوشش بازو۔ توانگر۔ دولتمند۔ مشقت۔ تکلیف۔ برہی۔ چھٹکارا پائے۔ مذلت۔ ذلت۔ رستگاری یابی۔ تو رہائی پائے۔ کمرِ زریں بستن۔ سنہری پیٹی۔ استادن۔ کھڑا ہونا۔ آہک۔ چونہ۔ تفتہ۔ گرم۔ کردن خمیر۔ گوندھنا۔ امیر۔ سردار۔

قطعہ

عمر گرانمایہ دریں صرف شد
تا چہ خورم صیف[1] و چہ پوشم شتا

اے شکم خیرہ بنانے بساز
تا نکنی پشت بخدمت دوتا

حکایت[۳۷]: کسے مژدہ پیشِ نوشیرواں عادل برد و گفت شنیدم کہ فلاں دشمنِ ترا خدائے تعالیٰ برداشت گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت۔

فرد

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانئے ما نیز جاودانی نیست

حکایت[۳۸][2]: گروہے حکما در بارگاہِ کسریٰ بہ مصلحتے در سخن ہمی گفتند و بزرجمہر کہ مہتر ایشاں بود خاموش بود سوال کردندش کہ با ما دریں بحث چرا سخن نگوئی گفت وزیراں برمثالِ اطبا اند و طبیب دارو ندہد مگر بہ سقیم پس چوں بینم کہ رائے شما بر صواب ست مرا بر سر آں سخن گفتن حکمت نباشد۔

مثنوی

چو کارے بے فضولِ من برآید
مرا در وے سخن گفتن نشاید

وگر بینم کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش بنشینم گناہ است

حکایت[۳۹][3]: ہارون الرشید را چوں ملکِ مصر مسلّم شد گفتا بخلاف

[1] صیف: گرمی۔ چہ: کیا۔ پوشم: اوڑھوں گا۔ شتا: جاڑا، سردی۔ شکم خیرہ: بے شرم پیٹ۔ بساز: موافقت یعنی صبر۔ پشت دوتا: کمر جھکانا۔ حکایت[۳۷]: اس کا مقصد یہ ہے کہ کسی آدمی کو اپنے دشمن کے مرنے پر خوشی نہ کرنی چاہیے (دشمن کے موت پر خوشی نہ کرنی چاہیے سبھی کو مرنا ہے)۔ مژدہ: خوش خبری۔ برداشت: اٹھا لیا۔ عدو: جمع اعداء، دشمن۔ شادمانی: خوشی۔ جاودانی: ہمیشہ۔

[2] حکایت[۳۸]: اس کا مقصد یہ ہے کہ بغیر ضرورت کسی بات میں دخل نہ دینا چاہیے۔ کسریٰ: نوشیرواں کا لقب ہے، بادشاہان فارس کا بھی لقب ہے۔ بزرجمہر: نوشیرواں کے وزیر کا نام تھا۔ رائے شما: تم سب کی رائے۔ صواب: درست۔ اطبا اند: طبیبوں کی جمع۔ حکمت: دانائی۔ سقیم: بیمار۔

[3] حکایت[۳۹]: مقصد یہ ہے کہ رزق دینا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ رزق کا دارومدار عقل اور کسب پر منحصر نہیں۔ ہارون الرشید: عباسی خلیفہ کا نام ہے۔ مسلّم: سونپ دیا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مصر کی حکمرانی ہارون الرشید کے سپرد کر دی۔

آں طاغی[1] کہ بغرورِ ملکِ مصر دعویٰ خدائی کرد نہ بخشم ایں ملک را الا اخسّ ترین بندگاں سیاہے داشت خصیب نام ملکِ مصر بوے ارزانی داشت، آوردہ اند کہ عقل و درایت او تا بجائے بود کہ طائفہ حراثِ مصر شکایت آوردندش کہ پنبہ کاشتہ بودیم برکنارِ نیل باراں بے وقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستے کاشت تا تلف نشدے صاحبدلے ایں کلام بشنید و گفت۔

مثنوی

اگر روزی بدانش در فزودے
ز ناداں تنگ روزی تر نبودے

بناداں آں چناں روزی رساند
کہ دانا اندراں حیراں بماند

مثنوی

بخت و دولت بکاردانی نیست
جز بتائید آسمانی نیست

کیمیاگر بغصہ مردہ بہ رنج
ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج

اوفتادہ است در جہاں بسیار
بے تمیز ارجمند و عاقل خوار

حکایت[۴۰]: یکے را از ملوک کنیزک چینی آوردند خواست در حالتِ مستی با وے جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم شد و مرا او را بسیاہے بخشید

[1] طاغی: سرکش۔ یعنی جس نے خدائی دعویٰ کیا۔ آخر قہر خداوندی کی دریائے نیل میں غرق ہو گیا وہ فرعون تھا۔ اخسّ ترین: ذلیل ترین۔ داشت: رکھتا تھا۔ خصیب: یہ ایک نام ہے۔ حراث: جمع حارث، کاشتکار۔ پنبہ: روئی۔ نیل: مصر کا مشہور دریا ہے۔ تلف: برباد۔ پشم: اون۔ بایستے: چاہیے تھا۔ روزی: یعنی روزی کا دارومدار عقل پر ہوتا تو بے وقوف سے زیادہ تنگ دست کوئی نہ ہوتا۔ کیمیاگر: سونا بنانے والا۔ ابلہ: بے وقوف۔ خرابہ: اجاڑ۔ بکاردانی: ہنرمندی۔ تائید آسمانی: اللہ تعالیٰ کی مدد۔ گنج: خزانہ۔ ارجمند: دولت مند، عزیز۔ عاقل خوار: عقل مند ذلیل۔ حکایت[۴۰]: مقصد حکایت یہ ہے کہ بادشاہوں کو بغیر سوچے سمجھے کسی کو سزا نہ دینی چاہیے۔ بلکہ غصہ و غضب کے وقت نصیحت سننے سے گریز نہ کرے۔ کنیزک: لونڈی۔ جمع: اجماع۔ ممانعت: منع۔ خشم: غصہ۔ بسیاہے: حبشی غلام۔

کو لبش زیرینش از پرّۂ بینی درگذشتہ بود و زیرینش بگریباں فرو ہشتہ ہیکلے کہ صخرِ جنّی از طلعتِ او برمیدے و عینُ القطر از بغلش بچکیدے

فرد

تو گوئی تا قیامت زشت روئی | برو ختم ست و بر یوسف نکوئی

قطعہ

شخصے نہ چناں کریہ منظر | کز زشتی او خبر تواں داد
وانگہ بغلش نعوذ باللہ | مُردار بآفتاب مرداد

آوردہ اند کہ دراں مدت سیاہ را نفس طالب بود و شہوت غالب مہرش بجنبید مُہرش برداشت بامداداں کہ ملک کنیزک را بجست و نیافت حکایت بگفتندش خشم بگرفت و فرمود تا سیاہ را بکنیزک استوار بہ بندند و از بامِ جوسق بقعرِ خندق در اندازند یکے از وزرائے نیک محضر روئے شفاعت بر زمیں نہاد و گفت سیاہ بیچارہ را دریں خطائے نیست کہ سائر بندگان بنوازشِ خداوندی متعوّد اند گفت اگر در مفاوضتِ او شبے تاخیر کردے چہ شدے کہ من او را افزوں ترا ز بہائے کنیزک بدادمے گفت اے خداوند آنچہ فرمودی

لہ لپ نیریں، اوپر کا ہونٹ۔ پرّہ، کنارہ۔ بینی، ناک۔ فرو ہشتہ لٹک رہا تھا۔ ہیکلے، جسم۔ صخرِ جنّی۔ جن کا نام ہے جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی چرائی تھی۔ طلعت، صورت۔ کریہ منظر، بدصورت۔ کہ وانگہ، اس وقت۔ نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ آفتاب، سورج۔ مرداد، سخت گرمی کا مہینہ۔ نفس طالب، نفس طلب کرنے والا۔ شہوت غالب، شہوت کا غلبہ۔ مِہر، میم کی کسرہ بمعنی محبت۔ مُہر، میم کا ضمّہ بکارت، پردہ۔ بجنبید، خواہش کی۔ بامداد، صبح کا وقت۔ بجست، تلاش کیا۔ نیافت، نہ پایا۔ استوار، مضبوط۔ بہ بندند، باندھیں۔ خندق، کھائی۔ نیک محضر، نیک عادت۔ سائر، تمام۔ متعوّد اند، عادی ہیں۔ مفاوضت، لین دین۔ شبے تاخیر کردے، ایک رات دیر کر دیتا۔ افزوں، زیادہ۔ بہائے، قیمت۔ بدادمے، نہیں دیتا۔

معلوم ست لیکن نشنیدی کہ حکما گفتہ اند دریں معنیٰ

قطعہ

لہ تشنۂ سوختہ بر چشمۂ حیواں چو رسد | تو مپندار کہ از پیلِ دماں اندیشد
مُلحدِ گرسنہ در خانۂ خالی برخواں | عقل باور نکند کز رمضاں اندیشد

ملک را ایں لطیفہ پسند آمد و گفت اکنوں سیاہ را بتو بخشیدم کنیزک را چہ کنم گفت کنیزک را ہم بسیاہ بخش کہ نیم خوردۂ سگ ہم او را شاید

قطعہ

ہرگز او را بدوستی مپسند | کہ رود جائے ناپسندیدہ
تشنہ را دل نخواہد آبِ زُلال | نیم خوردہ دہانِ گندیدہ

حکایت [۲۱] ٹہ: اسکندرِ رومی را پرسیدند کہ دیارِ مشرق و مغرب را بچہ گرفتی کہ ملوکِ پیشیں را خزائن و عمر و ملک و لشکر بیش ازیں بود چنیں فتحے میسر نشد گفت بعونِ اللہ عزّ و جلّ ہر مملکتے را کہ بگرفتم رعیتش را نیازردم و رسوم خیراتِ گذشتگاں باطل نہ کردم و نامِ پادشاہاں جز بہ نکوئی نبردم۔

بیت

بزرگش نخوانند اہلِ خرد | کہ نامِ بزرگاں بزشتی برد

لہ تشنہ، پیاسا۔ سوختہ، جلا ہوا۔ چشمۂ حیوان، آبِ حیات یہ مشہور چشمہ ہے کہ اس کے پانی پینے سے کبھی موت نہیں آتی۔ مپندار، نہ سمجھ۔ پیل، ہاتھی۔ دماں، مست۔ اندیشد، فکر کرے۔ مُلحد، بے دین۔ گرسنہ، بھوکا۔ برخواں، دسترخوان پر۔ باور، یقین۔ رمضاں ماہ، رمضان شریف کا مہینہ۔ چہ کنم، کیا کروں۔ میں شاید، لائق۔ آبِ زُلال، صاف اور ٹھنڈا پانی۔ نیم خوردہ، جوٹھا۔ رود، جائے۔ دہانِ گندیدہ، منہ گندہ، جس کے منہ سے بدبو آئے۔ ٹہ حکایت اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کے لیے ضروری ہے کہ ملک فتح کرنے کے بعد رعایا کے ساتھ آزاری کا معاملہ نہ کریں گذشتہ بادشاہوں کا تذکرہ بھلائی سے کریں۔ اسکندر، یہ ایک مشہور بادشاہ کا نام ہے رومی میں یائے نسبت کی ہے یہ مشہور ملک ہے۔ بچہ گرفتی، کیسے فتح کیا۔ پیشیں، پہلے۔ خزائن، خزانے۔ میسر، حاصل۔ بعون، امداد رسوم خیرات، بھلائی کا طریقہ۔ گذشتگان، گذرے ہوئے۔ اہلِ خرد، عقل مند۔ بزشتی برد، بُرائی سے ذکر کرے۔

علامہ رسول

قطعہ

اینؔ لہ ہمہ ہیچ ست چوں می بگذرد | بخت و تخت و امر و نہی و گیر دار
نامِ نیکِ رفتگاں ضائع مکن | تا بماند نامِ نیکت برقرار

بابِ دوم در اخلاقِ درویشاں

حکایت لہ : یکے از بزرگاں گفت پارسائی را چہ گوئی در حقِ فُلاں عابد کہ دیگراں در حقِ وے بطعنہ سخن ہا گفتہ اند گفت بر ظاہرش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمی دانم۔

قطعہ

ہر کہ را جامہ پارسا بینی | پارسا داں و نیک مرد انگار
ور ندانی کہ در نہانش چیست | محتسب را درونِ خانہ چہ کار

حکایت ۲ : درویشے را دیدم کہ سر بر آستانِ کعبہ می مالید و می نالید و می گفت کہ یا غفور و یا رحیم تو دانی کہ از ظلوم و جہول چہ آید

قطعہ

عذرِ تقصیرِ خدمت آوردم | کہ ندارم بطاعت استظہار

لہ ایں ہمہ : یہ سب ہیچ است فضول ہیں۔ امر : حکم۔ نہی منع۔ گیر دار : لینا یعنی حکومت رفتگاں : گزرے ہوئے یعنی وہ لوگ اس جہاں سے چلے گئے حکایت لہ لہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ فقیروں کو کسی آدمی پر بدگمانی نہ کرنی چاہیے۔ بزرگاں بزرگ : پارسا : نیک : چہ گوئی کیا کہتا ہے تو۔ نمی دانم : میں نہیں جانتا۔ کلہ جامہ : لباس انگار : خیال۔ ندانی : تو نہیں جانتا نہانش : اس کے اندر ..... محتسب : پڑتال کرنے والا ناظم درونِ خانہ : اندر گھر کے۔ چہ کار کیا کام۔ حکایت ۲ : مقصد یہ ہے کہ عبادت کرنے والا عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے لئے آستان : چوکھٹ۔ می مالید : رگڑ رہا تھا۔ اور رو رہا تھا۔ غفور : معاف کرنے والا یا رحیم : اے رحم کرنے والے دانی : جانتا ہے ظلوم : بہت ظالم۔ جہول : بہت جاہل۔ چہ آید : کیا کر سکتا ہے یعنی کیا ہو سکتا ہے۔ تقصیر : کوتاہی۔ آوردم : لایا ہوں۔ ندارم : نہیں رکھتا۔ استظہار : پناہ مانگتے ہیں۔

عاصیاں لہ از گناہ توبہ کنند | عارفاں از عبادت استغفار

عابداں جزائے طاعت خواہند و بازرگاناں بہائے بضاعت من بندہ امید آوردہ ام نہ طاعت بدریوزہ آمدہ ام نہ بتجارت

فقرہ

اِصْنَعْ بِنَا مَا اَنْتَ اَہْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ بِاَہْلِہٖ

بیت

گر کشی ور جرم بخشی روی و سر بر آستانم | بندہ را فرماں نباشد ہر چہ فرمائی برانم

قطعہ

بر درِ کعبہ سائلے دیدم | کہ ہمی گفت و میگرستے خوش
می نگویم کہ طاعتم بپذیر | قلمِ عفو بر گناہم کش

حکایت ۳ : عبدالقادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرمِ کعبہ روی بر حصا نہادہ بود و میگفت اے خداوند ببخشای و اگر مستوجبِ عقوبتم مرا روزِ قیامت نابینا برانگیز تا در روئے نیکاں شرمسار نباشم۔

قطعہ

روی بر خاکِ عجز می گویم | ہر سحر گہ کہ باد می آید
اے کہ ہرگز فرامشت نکنم | ہیچت از بندہ یاد می آید

لہ عاصیاں : گناہ گار۔ عارفاں جمع عارف یعنی اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والا۔ بازرگاں : سوداگر۔ بہائے قیمت۔ بضاعت : سامان سرمایہ دریوزہ : بھیک۔ استغفار : بخشش طلب کرنا۔ لہ اصنع بنا تو ہمارے ساتھ وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہے وہ سلوک نہ کر جس کے ہم اہل ہیں۔ کشی : مار ڈالے۔ برانم : مجھے منظور ہے در : دروازہ : سائلے : سوال کرنے والا۔ میگریستے : رو رہا تھا۔ بپذیر قبول کر۔ عفو : معافی۔ حکایت ۳ اس کا مقصد یہ ہے کہ عابد کو اپنی عبادت پر اپنا عبادت پہ ناز و گھمنڈ نہ کرنا چاہیے۔ جبکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضل کا طالب رہے۔ عبدالقادر یہ نام پیر پیراں محبوب سبحانی قطب ربانی کا ہے۔ عبدالقادر جیلانی، گیلانی : بغداد کے نزدیک ایک گاؤں ہے جہاں آپ پیدا ہوئے تھے۔

حصا : کنکریاں۔ مستوجب : مستحق۔ عقوبتم : سزا۔ انگیز : اٹھانا۔ سحر گہ : صبح کا وقت۔ باد می آید : ہوا آتی ہے.... فرامشت : بھولنا۔ ہیچت : کچھ تجھ کو۔ اندازہ لگائیے پیر پیراں جو ولیوں کے سردار ہیں اللہ کے سامنے ہیں کتنی عاجزی اور انکساری اور بار بار زاری میں کرتے ہیں۔ اور ہمارا حال کیسا ہے اللہ کریم ہمیں عاجزی کرنے اور دربار الٰہی میں حاضری کی توفیق بخشے۔ آمین یا رب العالمین

حکایت[۱]: دزدے بخانۂ پارسائے درآمد چندانکہ طلب کرد چیزے نیافت دل تنگ شد پارسا را خبر شد گلیمے کہ برآں خفتہ بود در راہ دزد انداخت تا محروم نشود۔

قطعہ

شنیدم کہ مردانِ راہِ حق | دلِ دشمناں را نکردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام | کہ با دوستانت خلافست و جنگ

مودّتِ[۲] اہلِ صفا چہ در روی و چہ در قفا نہ چناں کز پست عیب گیرند و در پیشت میرند۔

فرد

در برابر چو گوسپندِ سلیم | در قفا ہمچو گرگِ مردم در

فرد

ہر کہ عیبِ دگراں پیشِ تو آورد و شمرد | بیگماں عیبِ تو پیشِ دگراں خواہد برد

حکایت[۳]: تنے چند از روندگاں متفق سیاحت بودند و شریکِ رنج و راحت خواستم کہ مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم ایں از کرمِ اخلاقِ بزرگاں بدیع ست روی از مصاحبتِ درویشاں بگردانیدن و فائدہ دریغ داشتن کہ من در نفسِ خویش ایں قدر قوت و سرعت ہمی شناسم کہ در خدمت، مرداں یارِ شاطر باشم نہ بارِ خاطر۔

---

۱ حکایت: مقصد یہ ہے کہ فقیر جیل کر دشمنوں کے ساتھ بھی خوش خلقی سے پیش آنا چاہیے غیبت سے بچنا چاہیے۔ دزد: چور۔ خانہ: گھر۔ پارسا: نیک۔ چندانکہ: جس قدر۔ نیافت: نہ پایا۔ دل تنگ: پریشان ہوا۔ گلیمے: کملی۔ خفتہ: سویا۔ انداخت: ڈال دی۔ میسر: حاصل۔ با دوستانت: تو اپنے دوستوں کے ساتھ۔

۲ مودّت: محبت۔ اہلِ صفا: روشن دل۔ چہ در روی: کیا سامنے۔ چہ در قفا: کیا پیچھے۔ گوسپند: بکری۔ سلیم: غریب۔ گرگ: بھیڑیا۔ مردم در: آدمیوں کے پھاڑنے والا۔ دگراں: دوسروں کا۔ پیش: سامنے۔ آورد: لایا۔ شمرد: شمار کیا۔ بیگماں: بیشک۔ خواہد برد: لے جائے گا۔

۳ حکایت کا مقصد یہ ہے فقیروں کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کا ظاہر اچھا ہوتا ہو اور ہر وقت اس کی اصلاحِ باطن کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔

تنے چند: چند لوگ۔ روندگاں: اللہ تعالیٰ کے راستہ چلنے والے۔ متفق: ... سیاحت: سیر و سفر۔ راحت: آرام۔ خواستم: میں چاہا۔ موافقت: ... بدیع: نادر۔ مصاحبت: ساتھ رہنے والا۔ دریغ داشتن: دور رکھنا۔ نفس: اتفاقات میں۔ سرعت: جلدی۔ یارِ شاطر: چالاک دوست۔ بارِ خاطر: دل کا بوجھ یعنی ساتھ چلنے سے کسی کو تکلیف ہو۔

شعر

اِنْ لَمْ اَکُنْ رَاکِبَ الْمَوَاشِیْ | اَسْعٰی لَکُمْ حَامِلَ الْغَوَاشِیْ

یکے ازاں میاں گفت ازیں سخن کہ شنیدی دل تنگ مدار کہ دریں روزہا دزدے بصورتِ درویشاں برآمدہ بود خود را در سلکِ صحبتِ ما منتظم کرد

شعر

چہ داند مردم کہ در جامہ کیست | نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

ازانجا کہ سلامتِ حالِ درویشاں ست گمان فضولش نبردند و بیاری قبولش کردند

مثنوی

صورتِ حالِ عارفاں دلق ست | ایں قدر بس چو روی در خلق ست
در عمل کوش و ہرچہ خواہی پوش | تاج بر سر نہ و علم بر دوش
ترکِ دنیا و شہوت ست و ہوس | پارسائی نہ ترکِ جامہ و بس
در قزاگند مرد باید بود | بر مخنث سلاحِ جنگ چہ سود

روزے تا بشب رفتہ بودیم و شبانگہ در پائے حصارے خفتہ کہ دزدِ بے توفیق ابریقِ رفیق برداشت کہ بطہارت میروم و بغارت برفت۔

فرد

پارسا بیں کہ خرقہ در بر کرد | جامۂ کعبہ را جُلِ خر کرد

---

۱ اِنْ لَمْ اَکُنْ: اگر میں کسی چوپائے پر سوار نہ ہوں تو تمہارے لیے زین پوش اٹھانے کی کوشش کروں گا۔ مواشی: جمع ماشیہ چوپایہ۔ غواشی: جمع غاشیہ زین پوشی۔ علاقہ زرہ۔ منتظم: منسلک۔

۲ چہ داند: کیا جانیں۔ جامہ کیست: کپڑوں میں کون ہے۔ نویسندہ: لکھنے والا۔ نامہ چیست: خط میں کیا ہے۔ فضولش نبردند: فضول نہیں لیے گئے۔ بیاری: صحبت کے لیے لائے تو۔ عارفاں: جمع عارف۔ اولیاء اللہ۔ دلق: گدڑی۔ ۳ عمل کوش: نیکی کی کوشش کر۔ خواہی: چاہتا ہے۔ پوش: پہن۔ علم: جھنڈا۔ بر دوش: کندھوں پر۔ شہوت: خواہشات۔ ہوس: حرص۔ پارسائی: نیکی۔ قزاگند: کاف کی زبر۔ فتحہ: یہ ایک لباس ہے جو جنگ میں پہنایا جاتا ہے۔ اس پر تلوار اثر نہیں کرتی۔ اس لیے یہ نرم ہوتا ہے۔ مخنث: ہیجڑا۔ سلاح: ہتھیار۔ چہ سود: کیا فائدہ۔ شبانگہ: رات کے وقت۔ حصار: قلعہ کے نیچے۔ ابریق: ابریز سے مشتق ہے بہانے والا یعنی لوٹا۔ برداشت: اٹھایا۔ بطہارت: پاکی۔ میروم: جاتا ہوں۔ بغارت: لوٹ۔ بیں: دیکھو۔ خرقہ: گدڑی۔ بر: بغل۔ جُل: زین کے نیچے والا کپڑا۔

چندانکہ از درویشاں غائب شد برجے[1] برفت و درجے بدزدید تا روز روشن شد آں تاریک رو مبلغے راہ رفتہ بود و رفیقان بیگناہ خفتہ بامداداں ہمہ را بہ قلعہ در آوردند و بزدند و در زندان کردند از آں تاریخ ترکِ صحبت گفتیم و طریق عزلت گرفتیم اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ۔

قطعہ

چو از قومے یکے بیدانشی کرد	نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نمی بینی کہ گاوے در علف زار	بیالاید ہمہ گاوان دہ را

گفتم سپاس و منت خدائے عز و جل را کہ از فوائد درویشاں محروم نماندم اگرچہ بصورت از صحبت جدا افتادم بدیں حکایت کہ گفتی مستفید گشتم و امثال مرا ہمہ عمر ایں نصیحت بکار آید۔

مثنوی

بیک ناتراشیدہ در مجلسے	برنجد دلِ ہوشمنداں بسے
اگر برکہ پر کنند از گلاب	سگے در وے افتد کند منجلاب

حکایت: زاہدے مہمانِ پادشاہے بود چوں بطعام نشستند کمتر ازاں خورد کہ ارادت او بود و چوں بنماز برخاستند بیشتر ازاں

لہ برجے: شہر پناہ۔ رفت: لیا۔ درجے: ڈبہ۔ تاریک رو: منہ کالا۔ مبلغے: کافی۔ خفتہ: سویا ہوا۔ بامداداں: صبح کے وقت۔ بزدند: مارا۔ زنداں: جیل خانہ۔ عزلت: تنہائی۔ گرفتیم: اختیار۔ السلامۃ فی الوحدۃ: سلامتی تنہائی میں ہے۔ منزلت: مرتبہ۔ کہ: مہ سے مراد بہتر ہے یعنی بڑا۔ کہ: سے مراد کہتر ہے یعنی چھوٹا۔ نمی بینی: تجھے معلوم نہیں۔ گاوے: ایک جانور۔ علف: گھاس۔ بیالاید: آلودن سے مشتق ہے ملوث۔ گاواں: گائیں۔ سپاس: شکر۔ منت: احسان۔ فوائد: فائدہ کی جمع۔ نماندم: نہیں رہا۔ افتادم: پڑا۔ مستفید گشتم: فائدہ حاصل کرنے والا۔ ناتراشیدہ: جاہل۔ بسے: بہت۔ برکہ: حوض۔ پُر کند: بھر دے۔ گلاب: پھول کی قسم۔ سگے: کتا۔ منجلاب: ناپاک ہے۔ حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو ریاکاری نہ کرنا چاہیے ورنہ دنیا کی رسوائی اور آخرت کا عذاب اٹھانا ہوگا۔ زاہد: عبادت گذار۔ نشستند: بیٹھے۔ کمتر: کم زیادہ۔ خورد: کھایا۔ ارادت: ارادہ۔ برخاستند: اٹھے۔ بیشتر: زیادہ۔ (فقیر عطاء الرسول)

گذارد کہ عادتِ او بود تا ظنِ صلاح[1] در حقِ وے زیادت کنند۔

فرد

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی	کیں رہ کہ تو میروی بترکستان ست

چوں بمقامِ خود آمد سفرہ خواست تا تناول کند پسرے داشت صاحبِ فراست گفت اے پدر بارے در مجلسِ سلطان طعام نخوردی گفت در نظرِ ایشاں چیزے نخوردم کہ بکار آید گفت نماز را ہم قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید۔

قطعہ

اے ہنرہا نہادہ برکفِ دست	عیب ہا برگرفتہ زیرِ بغل
تا چہ خواہی خریدن اے مغرور	روزِ درماندگی بسیمِ دغل

حکایت: یاد دارم کہ در ایامِ طفولیت متعبد بودم و شب خیز و مولعِ زہد و پرہیز تا شبے در خدمتِ پدر رحمۃ اللہ علیہ نشستہ بودم و ہمہ شب دیدہ برہم نہ بستہ و مصحفِ عزیز در کنار گرفتہ و طائفہ گرد ما خفتہ پدر را گفتم ازیں جماعت یکے سر برنمی دارد کہ دوگانہ بگذارد چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند گفت اے جانِ پدر اگر تو نیز بخفتی ازاں بہ کہ در پوستینِ خلق افتی۔

لہ ظن صلاح: نیک گمان۔ ترسم: مجھے خوف ہے۔ نرسی: نہ پہنچے۔ اعرابی: بدوی یعنی عرب کی وہ قوم جو ہمیشہ جنگلوں میں رہتی ہے۔ میروی: جاتا ہے تو۔ ترکستان: یہ ایک ملک کا نام ہے۔ سفرہ خواست: دسترخوان طلب کیا۔ تناول: کھانا۔ داشت: رکھتا تھا۔ فراست: دانائی۔ اے ہنرہا: اے ہنر والا۔ کف: ہتھیلی۔ زیر بغل: نیچے بغل کے۔ ماندگی: عاجزی۔ بسیم دغل: کھوٹی چاندی۔ حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ فقیروں کو اپنی عبادت پر فخر کر کے دوسروں کو برا نہ جانے۔ ایام: زمانہ۔ طفولیت: بچپن۔ متعبد: عبادت گذار۔ شب خیز: رات کو اٹھنے والا یعنی تہجد گذار۔ مولع: حریص۔ پدر: باپ رحمۃ اللہ علیہ یہ شیخ سعدیؒ کے والد محترم ہیں جن کا نام شیخ عبداللہ تھا۔ نشستہ: بیٹھا۔ دیدہ برہم نہ بستہ: آنکھ نہ جھپکائی تھی۔ مصحف: قرآن پاک۔ کنار: بغل۔ خفتہ: سویا ہوا۔ پوستین خلق افتی: عیب میں پڑے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ میں بچپن میں تہجد و عبادت و پرہیزگاری کا حریص تھا ایک رات والد صاحب کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ ساری رات آنکھ نہ جھپکائی سونا تو کیا قرآن پاک کی تلاوت کرتا رہا۔ ایک جماعت پاس ہی سوئی ہوئی تھی میں نے والد صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ ان میں کسی نے سر ہی نہیں اٹھایا۔ ایسے سوئے ہوئے ہیں جیسے مر گئے ہوں والد صاحب نے فرمایا اگر تو بھی

قطعہ

نہ بیند مدّعی جز خویشتن را | کہ دارد پردۂ پندار در پیش
گرت چشم خدا بینی بہ بخشند | نہ بینی ہیچکس عاجز تر از خویش

حکایت : یکے را از بزرگاں بمحفلے اندر ہمی ستودند و در اوصاف جمیلش مبالغت ہمیکردند سر بر آورد و گفت من آنم کہ من دانم۔

شعر

کَفِیتُ اَذًی یَا مَنْ یَعُدُّ مَحَاسِنِیْ | عَلَانِیَتِیْ ہٰذَا وَلَمْ تَدْرِ بَاطِنِیْ

قطعہ

شخصم بچشم عالمیاں خوب منظر ست | وز خبث باطنم سر خجلت فگندہ پیش
طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ ہست خلق | تحسیں کنند و او خجل از زشت پائے خویش

حکایت : یکے از صلحائے کوہ لبنان کہ مقامات او در دیار عرب مذکور بود و کرامت او مشہور بجامع دمشق در آمد بر کنار برکۂ کلاسہ طہارت ہمی ساخت پائیش بلغزید و بحوض در افتاد بمشقت بسیار ازاں جائیگہ خلاص یافت چوں از نماز بپرداختند یکے از جملہ اصحاب گفت مرا مشکلے ہست گفت آں چیست گفت یاد دارم کہ شیخ بروئے دریائے مغرب

لہ مدّعی: دعوت کرنے والا۔ پردۂ پندار: تکبر کا پردہ۔ گرت چشم: اگر تجھے آنکھ۔ ہیچکس: کوئی شخص۔ عاجز تر: عاجز زیادہ۔ خویش: اپنے سے۔ حکایت اس کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو اپنی تعریف سن کر فخر نہ کرنا چاہیے بلکہ اپنے عیبوں کی طرف بھی خیال کر لینا چاہیے۔ ستودند: تعریف کر رہے ہیں۔ جمیلش: اچھے۔ مبالغت: مبالغہ۔ من آنم کہ من دانم۔ کہ میں خود ہی اپنے اعمال کو جانتا ہوں۔ لہ کفیت اذًی: اے وہ شخص کہ میری تعریف کرتا ہے تو میرے صدمہ دینے کے لیے کافی میری حالت تو یہ ہے اور میری اندرونی حالت تجھے معلوم نہیں۔ شخصم: میرا جسم۔ چشم: آنکھ۔ عالمیاں: دنیا۔ خوب منظر: اچھی صورت۔ خبث: پلیدی۔ باطنم: اندر۔ میرا خجلت: شرمندگی۔ فگندہ: ڈالا۔ طاؤس: مور۔ نگارے: مزین: زینت۔ تحسین: تعریف۔ زشت: برا۔ پائے خویش: پاؤں اپنے۔

حکایت: مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو روحانیت میں کبھی کمی محسوس ہو تو پریشان نہ ہونا چاہیے۔ صلحا: جمع صالح نیک۔ کوہ لبنان: پہاڑ کا نام جو ملک شام میں ہے۔ مقامات: جمع مقام مرتبہ۔ دیار عرب: ملک عرب۔ کرامت: بزرگی۔ بجامع: جامع مسجد۔ دمشق: یہ ملک شام کا دار السلطنت ہے۔ برکہ: حوض۔ کلاسہ: چونا۔ طہارت: وضو۔ ساخت: کیا۔ بلغزید: پھسل گیا۔ افتاد: پڑا۔ مشقت: تکلیف۔ بسیار: بہت

برفت و قدمش تر نشد امروز چہ حالت بود کہ دریں قامتے آب از ہلاک چیزے نماند شیخ سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر آورد و گفت نشنیدہ کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم گفت لِیْ مَعَ اللہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ و نگفت عَلَی الدَّوَامِ وقتے چنیں بودے کہ بجبرئیل و میکائیل نپرداختے و دیگر وقت با حفصہؓ و زینبؓ در ساختے مُشَاہَدَۃُ الْاَبْرَارِ بَیْنَ التَّجَلِّیْ وَالْاِسْتِتَارِ می نمایند و می ربایند۔

فرد

دیدار می نمائی و پرہیز میکنی | بازار خویش و آتش ما تیز میکنی

قطعہ

اُشَاہِدُ مَنْ اَہْوٰی بِغَیْرِ وَسِیْلَۃٍ | فَیَلْحَقُنِیْ شَانٌ اُضِلُّ طَرِیْقًا
یُؤَجِّجُ نَارًا ثُمَّ یُطْفِیْ بِرَشَّۃٍ | لِذَاکَ تَرَانِیْ مُحْرَقًا وَغَرِیْقًا

مثنوی

یکے پرسید ازاں گم کردہ فرزند | کہ اے روشن گہر پیر خرد مند
ز مصرش بوئے پیراہن شنیدی | چرا در چاہ کنعانش ندیدی

لہ قامتے آب: قد آدم۔ سر بجیب: سر جھکایا۔ تفکر: فکر۔ فرو برد: نیچے لیا ہوا۔ تامل: سوچ۔ نشنیدہ: نہیں سنا۔ لی مع اللہ: میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا وقت خاص ہے کہ اس وقت مجھے فرشتہ مقرب اور نبی مرسل نہیں پا سکتا ہے۔ لہ علی الدوام: اور ہمیشہ کے۔ جبرئیل و میکائیل: یہ مقرب فرشتوں کے نام ہیں۔ نپرداختے: نہ توجہ فرماتے۔ حفصہ: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حرم ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی تھیں۔ زینب: وہ بھی حرم پاک میں سے ہیں۔ ساختے: رہتے تھے۔ مشاہدہ: نیکوں کی حالت شاید روشنی اور تاریکی کے درمیان۔ می نمایند: دیکھتے۔ لہ اشاہد: میں جس کی خواہش کرتا ہوں اس کو بغیر وسیلے کے دیکھتا ہوں پھر مجھے ایک ایسی حالت لاحق ہوتی ہے کہ راستہ بھول جاتا ہوں۔ یؤجج: آگ بھڑکاتا ہے اور پھر پانی چھڑک کر اسے بجھاتا ہے۔ اس وجہ سے تو مجھے جلا ہوا اور ڈوبا ہوا دیکھتا ہے۔ گم کردہ فرزند: حضرت یعقوب علیہ السلام جن کے شہزادے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے گم کیا تھا اسی کی طرف اشارہ ہے۔ گہر: جوہر۔ خرد مند: عقل مند بزرگ تھا۔ چاہ کنعانش: کنعان کا کنواں۔ بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا۔

بگفت احوالِ ما برقِ جہاں ست | دمے پیدا و دیگر دم نہاں ست
گہے بر طارمِ اعلیٰ نشینم | گہے بر پشتِ پائے خود نہ بینم
اگر درویش بر حالے بماندے | سرِ دست از دو عالم بر فشاندے

حکایت : در جامع بعلبک وقتے کلمہ چند ہمیگفتم بطریقِ وعظ با جماعتے افسردہ دل مردہ راہ از عالمِ صورت بعالمِ معنی نبردہ دیدم کہ نفسم در نمی گیرد و آتشم در ہیزمِ تر اثر نمی کند دریغ آمدم تربیت ستوران و آئینہ داری در محلتِ کوران ولیکن درِ معنی باز بود و سلسلۂ سخن دراز در معنی ایں آیت کہ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ سخن بجائے رسانیدہ بودم کہ می گفتم۔

قطعہ

دوست نزدیک تر از من بمن ست | ویں عجب تر کہ من از وے دورم
چہ کنم باکہ تواں گفت کہ او | در کنارِ من و من مہجورم

من از شراب ایں سخن مست بودم و فضالۂ قدح در دست کہ روندہ بر کنارِ مجلس گذر کرد و دورِ آخر در وے اثر نعرہ بزد کہ دیگراں بموافقتِ وے در خروش آمدند و حاضرانِ مجلس در جوش گفتم سبحان اللہ دورانِ باخبر در حضور و نزدیکان بے بصر دور۔

لہ برق: بجلی۔ دمے: ایک دم پیدا: ظاہر۔ گہے: کبھی۔ طارم: بالاخانہ۔ اعلیٰ نشینم: ہم بیٹھے ہیں۔ برفشاندے: چھوڑ دیا۔ حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر وعظ کا اثر کسی وقت نہ ہو تو وعظ کرنے والے کو پریشان نہ ہونا چاہیے اور سننے والوں کو علماء صلحاء کا کلام پوری عقیدت و محبت کے ساتھ سننا چاہیے۔ فائدہ ہوگا۔ بعلبک: ایک شہر کا نام ہے شام میں ہے وہاں کے لوگ بعل نامی بت کی پرستش کرتے تھے اس وجہ سے یہ نام مشہور ہوا۔ افسردہ دل: دل مردہ۔ راہ از عالم۔ معنی نبردہ: معنی حقیقت سے بے بہرہ۔ نفسم در نمی گیرد: میرا کلام اثر نہیں کرتا۔ ہیزمِ تر: گیلی لکڑی۔ دریغ: افسوس۔ ستوراں: جمع ستور چوپایہ۔ محلتِ کوراں: اندھوں کا محلہ۔ لہ نحن اقرب: ہم بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ رسانیدہ: پہنچائی۔ لہ بمن۔ میرا عجب: عجیب۔ کنار: بغل۔ مہجورم: جدا ہوں۔ لہ فضالہ: بچا ہوا۔ قدح: پیالہ۔ روندہ: جانے والے۔ خروشی: شور۔ بے بصر: اندھے۔ خوش ہوں۔

قطعہ

فہمِ سخن گر نکند مستمع | قوتِ طبع از متکلم مجوی
فسحتِ میدانِ ارادت بیار | تا بزند مردِ سخنگوئے گوی

حکایت : شبے در بیابانِ مکہ از بیخوابی پائے رفتنم نماند سر بنہادم و شتربان را گفتم دست از من بدار۔

قطعہ

پائے مسکیں پیادہ چند رود | کز تحمل ستوہ شد بختی
تا شود جسمِ فربہے لاغر | لاغرے مردہ باشد از سختی

گفت اے برادر حرم در پیش ست و حرامی از پس اگر رفتی بردی و اگر خفتی مردی نشنیدہ کہ گفتہ اند

بیت

خوش ست زیرِ مغیلاں براہِ بادیہ خفت | شبِ رحیل ولے ترکِ جاں بباید گفت

حکایت : پارسائے را دیدم بر کنارِ دریا کہ زخمِ پلنگ داشت و بہیچ دارو بہ نمی شد مدت ہا دراں رنجور بود و شکرِ خدائے عزّ و جلّ علی الدوام گفتے پرسیدندش کہ شکر چہ میگوئی گفت شکر آنکہ بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے۔

لہ فہمِ سخن: سمجھ بات کی۔ مستمع: سننے والا۔ قوت: طاقت۔ طبع: طبیعت۔ متکلم: بات کرنے والا۔ فسحت: کشادگی۔ بیار: لا۔ سخنگوئے: کہنے والا۔ گوی: گیند۔ حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کے دوستوں کو نصیحت سے منہ نہ پھیرنا چاہیے۔ شبے: رات۔ بیاباں: جنگل۔ بیخوابی: نہ سویا۔ رفتم: گئے۔ سر بنہادم: میں سو گیا۔ شتربان: اونٹ والا۔ بدار: اٹھایا۔ لہ پائے مسکین: پاؤں غریب کا۔ پیادہ چند رود: پیدل کب تک چلے۔ تحمل: برداشت۔ ستوہ: عاجز۔ بختی: وہ اونٹ جس کو دو کوہان ہوتے ہیں یہ بخت نصر بادشاہ نے بنایا تھا اس وجہ سے اونٹوں کو بختی کہا جاتا ہے۔ خفتی: سو گیا۔ مردی: مر گیا۔ حرم: خانہ کعبہ۔ زیرِ مغیلاں: نیچے کیکر کے۔ بادیہ: جنگل۔ خفت: سونا۔ شبِ رحیل: کوچ کی رات۔ حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے اور بوقتِ مصائب صبر کرنا چاہیے۔ پلنگ: چیتا۔ داشت: رکھتا تھا۔ ہیچ: کچھ۔ دارو: دوا۔ رنجور: بیماری۔ علی الدوام: ہمیشہ۔ گرفتار: پکڑا۔ معصیت: گناہ۔

از فقیر عطاء الرسول اویسی

قطعہ

اگرم[۱] زار بکشتن دہد آں یارِ عزیز	تا نگویم کہ دراں دم غمِ جانم باشد
گویم از بندۂ مسکیں چہ گنہ صادر شد	کہ دل آزردہ شد از من غمِ آنم باشد

بلے مرداں خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند نہ بینی کہ یوسفِ صدیقؑ دراں حالت چہ گفت قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ۔

حکایت ۱۳[۲]: درویشے را ضرورتے روئے نمود گلیمے از خانۂ یارے بدزدید و نفقہ کرد حاکم فرمود کہ دستش ببرید صاحبِ گلیم شفاعت کرد کہ من او را بحل کردم گفتا بشفاعتِ تو حدِ شرع فرو نگذارم گفت آنچہ فرمودی راست ست ولیکن ہر کہ از مالِ وقف چیزے بدزدد قطعش لازم نیاید کہ الفقیر لا یملک[۳] ہرچہ درویشاں راست وقفِ محتاجاں ست حاکم از وے دست بداشت و ملامت کردن گرفت کہ جہاں بر تو تنگ آمدہ بود کہ دزدی نکردی الّا از خانۂ چنیں یارے گفت اے خداوند نشنیدہ کہ گفتہ اند خانۂ دوستاں بروب و در دشمناں مکوب۔

شعر

چوں فرومانی بسختی تن بعجز اندرمدہ	دشمناں را پوست برکن دوستاں را پوستیں

له اگرم: اگر مجھے۔ زار: ضعیف۔ دم: وقت۔ صادر: سرزد یعنی خطا۔ آزردہ: رنجیدہ۔ آنم: اس کا۔ بلے: ہاں۔ مرداں: لوگ۔ قال رب السجن: حضرت یوسفؑ نے عرض کیا کہ اے اللہ! قید خانہ مجھے زیادہ پسند ہے اس چیز سے جس کی طرف مجھے یہ عورتیں بلاتی ہیں۔ حکایت ۱۳: مقصد یہ ہے کہ دوستوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے چشم پوشی کرنی چاہیے۔ گلیم: کمبل۔ بدزدید: چرا لی۔ نفقہ: خرچہ۔ ببرید: کاٹو۔ شفاعت: سفارش۔ حدِ شرع: سزا جو شریعت کی مقرر ہو۔ فرونگذارم: نہیں چھوڑ سکتا۔ قطع: کاٹنا۔ ۳ الفقیر لا یملک: فقیر اپنے مال کا مالک نہیں۔ برداشت: اٹھا لیا۔ الّا: مگر۔ بروب: صاف کر۔ مکوب: نہ کھٹکھٹا یعنی دشمنوں کے در پر نہ جا۔ بعجز: عاجز۔ اندرمدہ: دیتا نہ ہو۔ پوست برکن: کھال کھینچے؛

حکایت ۱۴[۱]: یکے از پادشاہاں پارسائے را دید گفت ہیچت از ما یاد می آید گفت بلے وقتے کہ خدای را فراموش میکنم۔

فرد

ہر سو دود آنکس ز درِ خویش براند	واں را کہ بخواند بدرِ کس ندواند

حکایت ۱۵[۲]: یکے از صالحاں بخواب دید پادشاہے را در بہشت و پارسائے را در دوزخ پرسید کہ موجبِ درجاتِ ایں چیست و سببِ درکاتِ آں چہ کہ مردم بخلافِ آں می پنداشتند ندا آمد کہ ایں پادشاہ بارادتِ درویشاں در بہشت ست و ایں پارسا بتقربِ پادشاہاں در دوزخ۔

قطعہ

دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع	خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار
حاجت بکلاہِ برکی داشتنت نیست	درویش صفت باش و کلاہِ تتری دار

حکایت ۱۶[۳]: پیادہ سر و پا برہنہ با کاروانِ حجاز از کوفہ بدر آمد و ہمراہ ما شد نظر کردم کہ معلومے نداشت خراماں ہمی رفت و میگفت۔

قطعہ

نہ باشتر بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم	نہ خداوندِ رعیت نہ غلامِ شہریارم

له حکایت ۱۴: مقصد یہ ہے کہ درویش لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہی محو رہتے ہیں۔ ہیچت از ما یاد می آید یعنی کبھی ہمارا خیال بھی آتا ہے۔ فراموش: بھول جانا۔ ہر سو دود: ہر طرف دوڑنا۔ براند: بھگا دیتا ہے۔ در: دروازہ۔ ندواند: نہیں دوڑاتا۔ ۲ حکایت ۱۵: اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کے لیے اللہ والوں سے محبت کرنا نجات اور درجات کا باعث ہے اور درویشوں کے لیے بادشاہوں کی درباری و مصاحبت باعثِ تباہی ہے۔ صالحاں: جمع صالح نیک۔ موجب: سبب۔ درجات: جمع درجہ بلند مرتبہ۔ درکات: جمع درکہ پستی کا مرتبہ۔ بارادت: اعتقاد۔ دلقت: تیرا کمبل۔ مرقع: گدڑی۔ عملہائے: عمل نیکو ہیدہ۔ بری: دور۔ کلاہ: ٹوپی قیمتی۔ تتری: شہر کا نام ہے جو ترکستان میں ہے۔ ۳ حکایت ۱۶: مقصد یہ ہے کہ فقیروں کو اسباب دنیاوی پر اعتماد نہ کرنا چاہیے، اس لیے اللہ تعالیٰ ان کے مقاصد وغیرہ بغیر اسباب ظاہری کے پورے کر دیتا ہے۔ پیادہ: پیدل۔ برہنہ: ننگا۔ کارواں: قافلہ۔ حجاز: عرب شریف کا ایک حصہ ہے۔ کوفہ: یہ شہر کا نام ہے جو عراق میں ہے۔ اشتر: اونٹ۔ زیر بارم: بوجھ کے نیچے۔ خداوند رعیت: رعیت کا مالک۔ شہریار: بادشاہ؛

غمِ موجود و پریشانیٔ معدوم ندارم[1] | نفسے میزنم آسودہ و عمرے میگذارم

اشتر سوارے گفتش اے درویش کجا میروی برگرد کہ بسختی بمیری نشنید و قدم در بیاباں نہاد و برفت چوں بہ نخلۂ محمود برسیدم توانگر را اجل فرا رسید درویش ببالینش فرود آمد و گفت **مصرع**: ما بسختی نہ بمردیم و تو بر بُختی بمردی

بیت

شخصے ہمہ شب برسر بیمار گریست | چوں روز آمد بمُرد و بیمار بزیست

قطعہ

اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند | کہ خر لنگ جاں بمنزل بُرد

بسکہ در خاکِ تندرستاں را | دفن کردیم و زخم خوردہ نمرد

حکایت[2] ۱۷: عابدے را پادشاہے طلب کرد اندیشید کہ دارُوئے بخورم تا ضعیف شوم تا مگر اعتقادے کہ درحقِ من دارد زیادت کند آوردہ اند کہ دارُوئے قاتل بود بخورد و بمُرد۔

قطعہ

آنکہ چوں پستہ دیدمش ہمہ مغز | پوست بر پوست بود ہمچو پیاز

پارسایان روئے در مخلوق | پشت بر قبلہ میکنند نماز

[1] معدوم: نہ ہونا۔ ندارم: نہیں رکھتا۔ نفسے میزنم آسودہ: آرام سے سانس لیتا ہوں۔ نخلۂ محمود: یہ باغ کا نام ہے جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے۔ توانگر: دولت مند۔ اجل فرا رسیدہ: موت آگئی۔ بر بختی بمردی: اونٹ پر مرگیا۔ گریست: رویا۔ بمرد: مرگیا۔ بزیست: زندہ رہا۔

[2] حکایت ۱۷: اس کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو ریاکاری سے بچنا چاہیئے ورنہ دنیا اور آخرت کی بربادی کا خطرہ ہے۔ عابد: عبادت کرنے والا۔ دارُوئے: بخورم: دوا کھاؤں۔ شوم: کمزور ہو جاؤں۔ پوست: چھلکا۔

فرد

چوں بندہ خدائے خویش خواند[1] | باید کہ بجز خدا نداند

حکایت[2] ۱۸: کاروانے را در زمین یونان دزداں بزدند و نعمت بیقیاس بردند بازارگاناں گریہ و زاری بسیار کردند و خدا و پیغمبر را بشفاعت آوردند فائدہ نبود

شعر

چو پیروز شد دزدِ تیرہ رواں[3] | چہ غم دارد از گریۂ کارواں

لقمان حکیم اندراں کارواں بود یکے گفتش از کاروانیاں ایناں را مگر نصیحتے کنی و موعظت گوئی باشد کہ برخے از مالِ ما دست بدارند کہ دریغ باشد چندیں نعمت کہ ضائع شود گفت دریغ باشد کلمۂ حکمت بایشاں گفتن

قطعہ

آہنے را کہ موریانہ بخورد | نتواں بُرد ازو بہ صیقل زنگ

با سیہ دل چہ سود گفتنِ وعظ | نرود میخ آہنی در سنگ

قطعہ

بروزگارِ سلامت شکستگاں دریاب | کہ جبرِ خاطرِ مسکیں بلا بگرداند

چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے | بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند

[1] چوں بندہ خدائے: جب آدمی اللہ تعالیٰ کو پکارے۔

[2] حکایت ۱۸: اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو اس آدمی سے نصیحت کرنا چاہیئے جس سے قبولیت کی امید ہو۔ یونان: ایک ملک کا نام ہے۔ دزداں بزدند: ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ نعمت بیقیاس: بہت دولت۔ بازارگاناں: سوداگر۔ گریہ: چلانا۔ زاری: رونا۔

[3] پیروز: کامیاب۔ تیرہ رواں: اندھیرے میں چلنے والا۔ کارواں: قافلہ۔ کاروانیاں: قافلے والے۔ مگر: شاید۔ موعظت: نصیحت۔ برخے: تھوڑا۔ بدارند: چھوڑ دیں۔ دریغ: افسوس۔ آہنے: لوہا۔ موریانہ: زنگ۔ ازو: اس سے۔ صیقل: یہ زنگ کو صاف کرنے کا آلہ ہے۔ روزگار: زمانہ۔ شکستگاں: دریاب: مدد کر۔ سائل: مانگنے والا۔ بزاری: رو کے۔ ستمگر: ظالم۔ بستاند: لے گا۔

حکایت[۱۹] : چندانکہ مرا شیخ اجل ابوالفرج بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ترکِ سماع فرمودے و بخلوت و عزلت اشارت کردے عنفوانِ شبابم غالب آمدے و ہوا و ہوس طالب ناچار بخلافِ رای مربی قدمے چند برفتمے واز سماع و مخالطت حظے برگرفتمے و چوں نصیحتِ شیخم یاد آمدے گفتمے۔

فرد

قاضی ار با ما نشیند برفشاند دست را | محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

تا شبے بمجمعے برسیدم و دراں میاں مطربے دیدم

بیت

گوئی رگِ جاں میگسلد زخمۂ ناسازش | ناخوشتر از آوازۂ مرگِ پدر آوازش

گاہے انگشتِ حریفاں ازو در گوش و گہے برلب کہ خاموش۔

شعر

نُهَاجُ اِلٰی صَوْتِ الْاَغَانِیْ لِطِیْبَۃٍ | وَاَنْتَ مُغَنٍّ اِنْ سَکَتَّ نَطِیْبُ

بیت

نہ بیند کسے در سماعت خوشی | مگر وقتِ رفتن کہ دم درکشی

مثنوی

چوں بآواز آمد آں بربط سرای | کدخدا را گفتم از بہرِ خدای

حکایت[۱۹] : اس کا مقصد یہ ہے کہ مرید کو جب مرشد نصیحت کرے تو مرید اس سے روگردانی نہ کرے ورنہ تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ شیخ : بزرگ، لیکن یہاں استاد مراد ہیں اس لیے کہ شیخ سعدی کے ابن جوزی استاد تھے اور پیر حضرت شہاب الدین سہروردی رح تھے۔ اجل : بڑا، ترک : چھوڑنا۔ سماع : گانا۔ خلوت : تنہائی۔ عزلت : گوشہ نشینی۔ عنفوان : شروع۔ شبابم : جوانی۔ ہوس : خواہش۔ ناچار : ضروری۔ مربی : تربیت کرنے والے۔ مخالطت : میل جول۔ [۱] قاضی : حکم یعنی جو ہر گانے کی محفل سے منع کرتا تھا۔ ما نشیند : ساتھ بیٹھے۔ برفشاند : رقص کرنا۔ محتسب : عہدہ دار ہوتا تھا جو شرع کے خلاف کرتا۔ اس سے پوچھتا

مطرب : گویا۔ یعنی قوال۔ گوئی رگ : تو ہے جان کا دھاگا۔ میگسلد : توڑتا ہے۔ زخمہ : راگ۔ ناساز : ناموافق۔ ناخوشتر : ناپسندیدہ۔ مرگ : موت۔ گاہے : کبھی۔ انگشت : انگلی۔ حریفاں : شریک۔ نہاج : ہم گانوں کی آواز پہ خوش دلی سے لپکتے ہیں اور تو ایسا گویا ہے کہ اگر خاموش ہو جائے تو ہم خوش ہوں۔ رفتن : جانا۔ دم درکشی : چپ ہو جائے تو۔ بربط سرائی : ساز بجانے والا۔ کدخدا : صاحب خانہ۔

پنبہ آم در گوشش کن تا نشنوم | یا درم بکشای تا بیروں روم

فی الجملہ پاسِ خاطرِ یاراں را موافقت کردم و شبے بچندیں محنت بروز آوردم

قطعہ

مؤذن بانگ بے ہنگام برداشت | نمیداند کہ چند از شب گذشت ست

درازیٔ شب از مژگانِ من پرس | کہ یکدم خواب در چشمم نگشت ست

بامداداں بحکمِ تبرک دستارے از سر و دینارے از کمر بکشادم و پیشِ مغنی بنہادم و در کنار گرفتم و بسے شکر گفتم یاراں ارادتِ من در حقِ وے خلافِ عادت دیدند و برخفتِ عقلم نہفتہ بخندیدند یکے از آنمیاں زبانِ تعرض دراز کرد و ملامت کردن آغاز کہ ایں حرکت مناسبِ رائے خردمنداں نکردی خرقۂ مشائخ بچنیں مطربے دادن کہ ہمہ عمرش درمے درکف نبودہ است و قُراضۂ در دف۔

مثنوی

مطربے دور ازیں خجستہ سرای | کس دوبارش ندید در یکجای

راست چوں بانگش از دہن برخاست | خلق را موی بربدن برخاست

مرغِ ایواں زہولِ او برمید | مغزِ ما خورد و حلقِ خود بدرید

[۱] پنبہ آم در گوش کن : میرے کانوں میں روئی ٹھونس دے۔ نشنوم : نہ سنوں میں۔ بکشائی : کھول دے۔ روم : جاؤں۔ فی الجملہ : خلاصہ کلام۔ پاس خاطر یاراں : دوستوں کی خاطر۔ بچندیں محنت : بڑی مصیبت۔ مؤذن : اذان دینے والا۔ بانگ : اذان۔ بے ہنگام : بے وقت۔ برداشت : اٹھا۔ نمیداند : نہیں جانتا۔ چند از شب : کتنی رات۔ درازی : لمبائی۔ مژگان : پلکوں۔ من پرس : مجھ سے پوچھ۔ یکدم : ایک گھڑی۔ [۲] بامداداں : صبح کا وقت۔ تبرک : برکت۔ از کمر بکشادم : کمر سے کھولا۔ مغنی : گویا۔ بنہادم : رکھا۔ خفت عقل : بے وقوفی۔ نہفتہ : پوشیدہ، چھپا ہوا۔ [۳] خرقہ : گدڑی۔ مشائخ : جمع شیخ۔ درمے : چاندی کا سکہ، جو ۴ ماشہ کا ہوتا ہے۔ کف : ہاتھ۔ قراضہ : چاندی کا ریزہ۔ دف : یہ ساز کا نام ہے۔ خجستہ : مبارک۔

سرای : گھر۔ یکجای : ایک جگہ۔ دہن : منہ۔ برخاست : اٹھا۔ موی : جسم کے بال۔ مرغ ایوان : محل پر بنے ہوئے جانور۔ ہول : دہشت۔ او برمید : بھاگ گئے۔ بدرید : پھاڑا۔

فیر عطاء الرسول

گفتم زبانِ تعرّض مصلحت آنست کہ کوتاہ کنی بحکمِ آں کہ مرا کرامتے ایں شخص ظاہر شد گفت مرا بر کیفیتِ آں واقف گرداں تا ہمچنیں تقرب نمایم و بر مطایبت گردم استغفار کنم گفتم بعلّتِ آں کہ شیخِ اجلّم بارہا بترکِ سماع فرمودہ است و مواعظِ بلیغ گفتہ و در سمعِ قبولِ من نیامدہ تا امشب کہ مرا طالعِ میمون و بختِ ہمایوں بدیں بقعہ رہبری کرد و بدستِ ایں توبہ کردم کہ بقیتِ زندگانی گردِ سماع و مخالطت نگردم۔

قطعہ

آوازِ خوش از کام و دہان و لبِ شیریں	گر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد
ور پردۂ عشّاق و نہاوند و حجاز ست	از حنجرۂ مطربِ مکروہ نزیبد

حکایت[۲۰]: لقمان را گفتند کہ ادب از کہ آموختی گفت از بے ادباں ہر چہ از ایشاں در نظرم ناپسند آمد از فعلِ آں پرہیز کردم۔

قطعہ

نگویند از سرِ بازیچہ حرفے	کزاں پندے نگیرد صاحبِ ہوش
وگر صد بابِ حکمت پیشِ ناداں	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

حکایت[۲۱]: عابدے را حکایت کنند کہ بشب دہ من بخوردے و تا سحر

تعرّض: طعنہ دینا، کوتاہ: چھوٹا۔ کرامت: بزرگی، کیفیت: وجہ۔ تقرب: نزدیکی، مطایبت: خوش طبعی، استغفار: طلبِ بخشش۔ بعلّت: بسبب، مواعظ: جمع موعظ نصیحت، امشب: آج رات۔ طالعِ میموں: نیک نصیب، بختِ ہمایوں: مبارک نصیبہ، بقعہ: جگہ، مخالطت: میل جول، نغمہ: آواز، بفریبد: بہکالیتی ہے، عشّاق، عاشق، نہاوند، حجاز: یہ تین سروں کے نام ہیں، عشّاق کا وقت۔ دو گھڑی دن ہے نہاوند کا پیش ہے اس کا وقت آدھی رات ہے اور حجاز کا وقت دوپہر ہے۔ حنجرہ: گلا مطرب: گویا، نزیبد: زیب نہیں۔ حکایت: اس کا مقصد یہ ہے فقراء کو لازم ہے بے وقوفوں کے برے انجام سے عبرت حاصل کریں۔ لقمان: یہ مشہور حکیم کا نام ہے۔

آموختی: سیکھا۔ فعل: کام۔ بازیچہ: کھیل کود، صاحبِ ہوش: عقل مند۔ صد باب: سو باب، حکمت: دانائی۔ ناداں: بیوقوف۔ حکایت: اس کا مقصد ہے کہ فقراء کو کھانا تھوڑا کھانا چاہیے کیونکہ پیٹ بھر کر کھانا قلب پر غفلت طاری کرتا ہے۔ دہ من بخوردے: دس من کھا جاتا۔ من اطباء کے نزدیک چالیس تولہ کا ہوتا ہے یعنی آدھ سیر کا ہے اس حساب سے دس من پانچ سیر ہوئے۔ تا سحر: صبح تک،

ختمے بکردے صاحبدلے بشنید و گفت اگر نیمہ نان بخوردے و بخفتے بسیار ازیں فاضل تر بودے۔

قطعہ

اندروں از طعام خالی دار	تا دراو نورِ معرفت بینی
تہی از حکمتی بعلّتِ آن	کہ پُری از طعام تا بینی

حکایت[۲۲]: بخشایشِ الٰہی گم شدہ را در مناہی چراغِ توفیق فرا راہ داشت تا بحلقۂ اہلِ توفیق در آمد بیمنِ درویشاں و صدقِ نفسِ ایشاں ذمائمِ اخلاقِ او بحامد مبدّل گشت دست از ہوا و ہوس کوتاہ کرد و زبانِ طاعناں در حقِ وے ہمچناں دراز کہ بر قاعدۂ اوّل ست و زہد و صلاحش بے معوّل۔

فرد

بعذر و توبہ تواں رستن از عذابِ خدای	ولیک مے نتواں از زبانِ مردم رست

طاقتِ جورِ زبانہا نیاورد و شکایت پیشِ پیرِ طریقت برد و گفت از زبانِ مردم در رنجم جوابش داد کہ شکرِ ایں نعمت چگونہ گزاری کہ بہتر از آنی کہ می پندارندت۔

قطعہ

چند گوئی کہ بد اندیش و حسود	عیب گویانِ من مسکینند
گہ بخوں ریختنم بر خیزند	گہ بہ بدخواستنم بنشینند

ختمے بکردے: پورا قرآن پاک ختم کر لیتا، فاضل تر: بہتر زیادہ۔ تہی: خالی۔ علّت: سبب۔ پُری: بھری، ماک: حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو دنیا کے طعن سے پریشان نہ ہونا چاہیے۔ بخشایشِ الٰہی: اللہ تعالیٰ کی بخشش۔ مناہی: وہ باتیں جو حرام ہیں جن سے شریعت نے منع کیا ہے۔ چراغِ توفیق: شمعِ ہدایت، فرا: آگے، داشت: رکھا۔ بحلقہ: جماعت، ذمائم: جمع ذمیمہ برائی، محامد: جمع حمیدہ تعریف، مبدّل: بدلا، طاعناں: جمع طاعن، طعنہ زن۔ بے معوّل: بے اعتماد۔ رستن: چھوٹنا، رست: چھوٹا، جور: ظلم، حسود: جمع حاسد۔ گہ بخوں ریختنم: کبھی میرا خون بہانے کے لیے۔ خیزند: اٹھتے ہیں۔ بنشینند: بیٹھتے ہیں۔

نیک باشی و بدت گوید خلق | بہ کہ بد باشی و نیکت بینند

لیک مرا کہ حُسنِ ظنِ خلائق درحقِ من بکمال است و من در عینِ نقصان روا باشد
اندیشہ کردن و تیمار خوردن

شعر

اِنِّیْ لَمُسْتَتِرٌ مِّنْ عَیْنِ جِیْرَانِیْ | وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِسْرَارِیْ وَاِعْلَانِیْ

قطعہ

دربستہ بروئے خود زمردم | تا عیب نگسترند مارا

دربستہ چہ سود عالم الغیب | دانائے نہاں و آشکارا

حکایت[۲۳]: پیشِ یکے از مشائخ کبار گلہ کردم کہ فلاں درحقِ من بفساد گواہی دادہ است گفت بصلاحش خجل کن۔

رباعی

تو نیکو روش باش تا بدسگال | بنقصِ تو گفتن نیابد مجال

چو آہنگ بربط بود مستقیم | کے از دست مطرب خورد گوشمال

حکایت[۲۴]: یکے را از مشائخ پرسیدند کہ حقیقتِ تصوف چیست گفت ازیں پیش طائفہ بودند در جہاں صورت پراگندہ و بمعنی جمع واکنوں خلقے اند بظاہر جمع و بدل پراگندہ۔

حُسنِ ظن: اچھا خیال۔ خلائق: جمع خلق: لوگ۔ عینِ نقصان: پورا نقصان۔ اندیشہ: فکر۔ تیمار: غم۔ اِنّی لمستتر: میں اپنے ہمسایوں سے چھپا ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے چھپے کھلے اور ظاہری حالت کو جانتا ہے۔ نگسترند: نہ کریں ظاہر۔ حکایت[۲۳]: اس کا مقصد یہ ہے کہ فقیر کو کسی ملامت کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے اور ہر وقت اصلاح باطن میں مشغول ہونا چاہیئے۔ کبار: بڑے۔ صلاح: نیکی۔ خجل کن: شرمندہ کر۔ بدسگال: برا سوچنے والا۔ بنقص: کمی۔ مجال: طاقت۔ آہنگ: آواز۔ بربط: سارنگی۔ مستقیم: درست۔ مطرب: گویا۔ خورد گوشمال: کان ملا یعنی سزا دیا۔ حکایت[۲۴]: اس کا مقصد یہ ہے کہ فقیری صرف دنیا چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ باطن کو مکمل فقیری کے صفات کے ساتھ آراستہ کرنا چاہیئے۔ پرسید: پوچھا۔ تصوف: ۔ طائفہ: گروہ۔ پراگندہ: ظاہری حال میں پریشان۔

قطعہ

چو ہر ساعت از تو بجائے رود دل | بہ تنہائی اندر صفائے نہ بینی

ورت مال و جاہ است و زرع و تجارت | چو دل با خدا ایست خلوت نشینی

حکایت[۲۵]: یاد دارم کہ شبے در کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم و سحر برکنار بیشہ خفتہ شوریدہ کہ دراں سفر ہمراہ ما بود سحرگاہاں نعرہ بزد و راہ بیاباں گرفت و یک نفس آرام نیافت چوں روز شد گفتمش آں چہ حالت بود گفت بلبلاں را دیدم کہ بنالش درآمدہ بودند از درخت و کبکاں از کوہ و غوکاں از آب و بہائم از بیشہ اندیشہ کردم کہ مروت نباشد ہمہ در تسبیح و من درغفلت خفتہ کجا روا باشد۔

قطعہ

دوش مرغے بصبح مینالید | عقل و صبرم ببرد و طاقت و ہوش

یکے از دوستانِ مخلص را | مگر آوازِ من رسید بگوش

گفت باور نداشتم کہ ترا | بانگِ مرغے چنیں کند مدہوش

گفتم ایں شرطِ آدمیت نیست | مرغ تسبیح خواں و من خاموش

حکایت[۲۶]: وقتے در سفر حجاز طائفہ جوانانِ صاحب دل ہمراہ ما

چو ہر ساعت: جب ہر گھڑی وقت اگر تجھے۔ جاہ: مرتبہ۔ زرع: کھیتی۔ دل با خدا: دل اللہ تعالیٰ سے لگانا۔ خلوت نشینی: علیحدگی میں بیٹھنا۔ حکایت[۲۵]: مقصد یہ ہے کہ فقیروں کو ذکرِ خداوندی کے ذریعہ دل میں نرمی پیدا کرنا چاہیئے۔ کاروان: قافلہ۔ سحر: صبح۔ بیشہ: جنگل۔ خفتہ: سویا ہوا۔ شوریدہ: عاشق۔ سحرگاہاں: صبح کے وقت۔ نعرہ بزد: نعرہ مارا۔ بیابان: جنگل۔ یک نفس: ایک لمحہ۔ نالش: گریہ۔ کبک: چکور۔ کوہ: پہاڑ۔ غوکاں جمع غوک: مینڈک۔ بہائم جمع بہیمہ: چوپایہ۔ ڈنگر۔ مروت: آدمیت۔ تسبیح: پاکی بیان کرنا یعنی سبحان اللہ سبحان اللہ کا وظیفہ کرنا۔ کجا: کب۔ دوش: گذشتہ رات۔ مینالید: شور مچا رہا، رو رہا۔ ببرد: کھو دیا۔ باور: یقین۔ بانگے: آواز۔ مرغ: پرندہ۔ خواں: پڑھنے۔ خاموش: چپ تھا۔

بودند ہمدم و ہمقدم و قتہا زمزمہ بکردندے و بیتے محققانہ برگفتندے و عارفے در سبیل منکرِ حالِ درویشاں بود و بیخبر از دردِ ایشاں تا برسیدیم بنخیلِ بنی ہلال کودکِ سیاہ از حیِّ عرب بدر آمد و آوازے برآورد کہ مرغ از ہوا در آورد شتر عابد را دیدم کہ برقص اندر آمد و عابد را بینداخت و راہِ بیاباں گرفت و برفت گفتم اے شیخ در حیوانے اثر کرد و ترا ہمچناں تفاوت نمی کند۔

نظم

دانی چہ گفت مرا آں بلبلِ سحری	تو خود چہ آدمی کز عشق بیخبری
اشتر بشعرِ عرب در حالتست و طرب	گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری

شعر

وَعِنْدَ هُبُوبِ النَّاشِرَاتِ عَلَى الْحِمَى	تَمِيلُ غُصُونُ الْبَانِ لَا الْحَجَرُ الصَّلْدُ

مثنوی

بذکرش ہرچہ بینی در خروش ست	دلے داند دریں معنی کہ گوش ست
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست	کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست

حکایت: یکے از ملوک مدتِ عمر سپری شد و قائم مقامے نداشت

لہ ہمدم: ساتھی۔ دوست۔ زمزمہ: آہستہ آہستہ۔ عارف: اللہ تعالیٰ کو جاننے والا۔ سبیل: راستہ۔ منکر: انکار کرنے والا۔ نخیل بنی ہلال: مکہ مکرمہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے۔ کودک: نابالغ لڑکا۔ سیاہ: کالا۔ حیّ: قبیلہ۔ شتر: اونٹ۔ عابد: عبادت گذار۔ رقص: ناچ۔ بینداخت: گرا دیا۔ بیاباں: جنگل۔ تفاوت: فرق۔ سے بلبل سحری: صبح کو بولنے والی بلبل۔ چہ آدمی: کیا تو بھی آدمی ہے۔ طرب: مستی۔ ذوق: چکھنا۔ شوق۔ طبع: طبیعت۔ عند ہبوب الخ: سبزہ میں تیز ہوا چلنے کے وقت درخت کی شاخیں جھومتی ہیں نہ کہ سخت پتھر۔ سے بذکرش: اس کی یاد یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد۔ خروش: شور۔ ولیکن...... نہ بلبل: نہ فقط بلبل۔ بر گلش: پھول پر۔ تسبیح: پاکی بیان کرنے والے۔ خوانیست: نہیں پڑھتی۔ خار: کانٹے۔ حکایت: مقصد یہ ہے کہ فقراء کو دنیا و دولت کی طرف توجہ نہ دینی چاہیے مال جمع کرنے سے آرام نہیں ملتا اور سیرابی نہیں ہوتی۔ سپری شد: ختم ہوگئی۔

وصیت کرد کہ بامداداں نخستیں کسے کہ از شہر درآید تاجِ شاہی بر سرِ وے نہید و تفویضِ مملکت بوے کنید اتفاقاً اوّل کسے کہ در آمد گدائے بود ہمہ عمرِ او لقمہ اندوختہ و رقعہ بر رقعہ دوختہ ارکانِ دولت و اعیانِ حضرت وصیتِ ملک بجا آوردند و تسلیمِ مفاتیحِ قلاع و خزائن بدو کردند و مدتے ملک راند تا بعضے امرائے دولت گردن از اطاعتِ او بہ پیچانیدند و ملوک از ہر طرف بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند فی الجملہ سپاہ و رعیت بہم برآمدند و برخے طرفِ بلاد از قبضۂ تصرفِ او بدر رفت درویش ازیں واقعہ خستہ خاطر می بود تا یکے از دوستانِ قدیمش کہ در حالتِ درویشی قرینِ او بود از سفر باز آمد و در چناں مرتبہ دیدش گفت منّت خدائے را عزّ و جلّ کہ بختِ بلندت یاوری کرد و اقبال و دولت رہبری تا گلت از خار و خارت از پا بر آمد اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔

شعر

شگوفہ گاہ شگفتہ ست و گاہ خوشیدہ	درخت وقت برہنہ ست وقت پوشیدہ

گفت اے عزیز تعزیتم گوی کہ جائے تہنیت نیست آنگہ کہ تو دیدی غمِ نانے داشتم و امروز غمِ جہانے۔

لہ وصیت: بوقتِ موت نصیحت کرنا۔ بامداداں: صبح کے وقت۔ نخستیں: پہلے۔ نہید: رکھنا۔ تفویض: سونپ دینا۔ سپرد کرنا۔ مملکت: حکومت۔ گدا: فقیر۔ اندوختہ: جمع کیے۔ اعیان: بڑے لوگ۔ حضرت: کچہری۔ دربار۔ مفاتیح: جمع مفتاح۔ چابی۔ قلاع: جمع قلعہ۔ سے خزائن: جمع خزینہ۔ خزانہ۔ بدو: اصل با او۔ اس کو۔ راند: چلایا۔ امرا: جمع امیر دولت مند لوگ۔ پیچانیدند: ملوک: بادشاہ۔ منازعت: جھگڑا۔ مقابلہ۔ برخاستند: کھڑے ہو گئے۔ مقاومت: مقابلہ۔ آراستند: مزین کیا تیار کیا۔ فی الجملہ: خلاصۂ کلام۔ سپاہ: فوج۔ بہم برآمدند: عاجز ہو گئے۔ برخے: تھوڑا۔ بلاد: شہر جمع بلد۔ تصرف: اختیار۔ خستہ: رنجیدہ۔ قرین: ساتھی۔ یاوری: مدد۔ گلت: پھول تیرا۔ خار: کانٹا۔ ان مع العسر یسرا: بے شک سختی کے بعد آسانی و فرحت ہے۔ شگوفہ: کلی۔ گاہ: کبھی۔ شگفتہ: کھلی۔ گاہ خوشیدہ: کبھی خشک۔ برہنہ: ننگا۔ تعزیت: ماتم پرسی۔ تہنیت: مبارک بادی۔

مثنوی

اگر دنیا نباشد دردمندیم | وگر باشد بمہرش پائے بندیم
بلائے زیں جہاں آشوب تر نیست | کہ رنج خاطر ست از ہست و ز نیست

قطعہ

مطلب گر توانگری خواہی | جز قناعت کہ دولت است ہنی
گر غنی زر بدامن افشاند | تا نظر در ثواب او نہ کنی
کز بزرگاں شنیدہ ام بسیار | صبر درویش بہ کہ بذلِ غنی

فرد

اگر بریاں کند بہرام گورے | نہ چوں پائے ملخ باشد ز مورے

حکایت [۲۵]: اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہر روز بخدمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آمدے گفت یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ زُرْنِیْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا یعنی ہر روز میا تا محبت زیادہ شود صاحبدلے را گفتند بدیں خوبی کہ آفتاب ست نشنیدہ ایم کہ کسے اورا دوست گرفتہ است و عشق آوردہ گفت از برائے آنکہ ہر روز می توانش دید مگر در زمستاں کہ محجوب ست و محبوب۔

لہ دردمندیم: دکھ، جہر: محبت؛ پائے بندیم: پاؤں بندھے ہوئے؛ بلائے: مصیبت۔ آشوب تر: زیادہ پریشان کرنے والی۔ مطلب: طلب کر۔ توانگری: مالدار۔ قناعت: تھوڑی چیز پر صبر کرنا۔ ہنی: مزیدار۔ غنی: دولت مند۔ افشاند: بکھیرے۔ تا: ہرگز۔ بذل: خرچ کرنا۔ بریاں: بھوننا۔ بہرام گور: عراق کا بادشاہ تھا۔ اس کو گورخر کے شکار کرنے کا بہت شوق تھا۔ جسسے یہ نام مشہور ہوا۔ ملخ: ٹڈی۔ مورے: چیونٹی۔ حکایت [۲۵] لہ مقصد یہ ہے کہ فقراء کو زیادہ لوگوں سے نہ ملنا چاہیئے۔ علیحدگی بہتر ہے زیادہ میل ملاپ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ابوھریرہؓ سید دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مشہور صحابی کی کنیت ہے جب آپ اسلام نہ لائے تھے آپکا نام عبد شمس تھا جب بفضل اللہ حضورؐ کی خدمت میں آکر مشرف بہ اسلام ہوتے تو آپؐ نے آپ کا نام عبدالرحمٰن تجویز فرمایا۔ آپ کو بلیوں سے بہت پیار تھا ایک دن نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بلی ساتھ تھی حضور پاکؐ نے دیکھ کر ارشاد فرمایا اَنْتَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ آپکے ارشاد پر یہ کنیت مشہور ہو گئی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوھریرہؓ کو فرمایا زُرْنِیْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا: یعنی کبھی کبھی ملا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔ میا: نہ آیا۔ زمستان: سردی کا موسم۔ محجوب: پردہ پوش۔

شعر

بدیدار مردم شدن عیب نیست | ولیکن نہ چندانکہ گویند بس
اگر خویشتن را ملامت کنی | ملامت نباید شنیدن ز کس

حکایت [۲۹]: یکے از بزرگاں بادے مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقت ضبطِ آں نداشت پس بے اختیار از وے صادر شد گفت اے درویشاں مرا در آنچہ کردم اختیارے نبود و بزہ بر من ننوشتند و راحتے بدرونِ من رسید شما نیز بکرم معذور دارید۔

شعر

شکم زندانِ باد است اے خردمند | ندارد ہیچ عاقل باد در بند
چو باد اندر شکم پیچد فرو ہل | کہ باد اندر شکم بار یست بر دل

شعر

حریفِ گران جان ناسازگار | چو خواہد شدن دست پیشش مدار

حکایت [۳۰]: از صحبتِ یارانِ دمشقم ملالتے پدید آمدہ بود سر در بیابانِ قدس نہادم و با حیوانات اُنس گرفتم تا وقتے کہ اسیرِ قیدِ فرنگ شدم و در خندقِ طرابلس با جہودانم بکارِ گل داشتند یکے از رؤسائے

لہ گویندہ: کہے۔ خویشتن: اپنے آپ کو۔ شنیدن: سننا۔ حکایت [۲۹]: مقصد یہ ہے کہ غیروں کے ساتھ عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے دوستوں کے ساتھ تکلیف سے وقت گزارنا بہتر ہے لہ شکم: پیٹ۔ پیچیدن: پیٹ کھانا۔ ضبط: روکنے۔ صادر: ظاہر۔ بزہ: گناہ۔ راحتے بدروں۔۔۔۔۔ ننوشتند: نہیں لکھا۔ باد: ہوا۔ فرو ہل: چھوڑ دے۔ باریست: ایک بار۔ حریف: مخالف۔ گران: سخت بوجھ۔ ناسازگار: ناموافق۔ دست پیشش مدار: اس کو نہ روک۔ حکایت [۳۰] لہ مقصد یہ ہے کہ فقراء کو گھریلو پریشانیوں پر صبر کرنا چاہیے۔ دمشق: شہر کا نام ہے جو ملک شام میں ہے۔ ملالتے: رنج۔ پدید: ظاہر۔ قدس: بیت المقدس کی زمین اور بعض نے پہاڑ بتایا ہے جو بیت المقدس کے قریب ہے۔ حیوانات: جمع حیوان۔ اُنس: محبت۔ اسیر: قیدی۔ فرنگ: خندق: کھائی۔ طرابلس: یہ شہر کا نام ہے یہ بھی ملک شام میں ہے۔ جہودانم: یہودی لوگ۔ کار گل: مٹی کے کام۔ رؤسائے: سردار۔ تعمیر

حلب[1] کہ سابقۂ معرفتے درمیانِ ما بود گذر کرد و بشناخت گفت اینچہ حالتست کہ موجبِ ملالتست گفتم چہ گویم۔

قطعہ

ہمیگریختم از مردماں بکوہ و بدشت	کہ از خدای نبودم بدیگرے پرداخت
قیاس کن چہ حالم بود دریں ساعت	کہ در طویلۂ نامردمم بباید ساخت

فرد

پلئے در زنجیر پیشِ دوستاں	بہ کہ با بیگانگاں در بوستاں

بر حالتِ من رحمت آورد و بدہ دینار از قیدِ فرنگم باز خرید و با خویشتن بحلب بُرد و دخترے داشت بنکاحِ من در آورد بکابین صد دینار چوں مدتے بر آمد بدخوئی و ستیزہ روئی آغاز کرد و زبان درازی کردن گرفت و عیشِ مرا منغص میکرد

شعر

زنِ بد در سرائے مردِ نکو	ہمدریں عالم ست دوزخِ او
زینہار از قرینِ بد زنہار	وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار

بارے زبانِ تعنت دراز کردہ ہمیگفت تو آن نیستی کہ پدرم ترا از قیدِ فرنگ بدہ دینار باز خرید گفتم بلے من آنم کہ بدہ دینار از قیدِ فرنگم

[1] حلب: شہر کا نام ہے جو ملکِ شام میں ہے اس کے شیشے بہت مشہور ہیں۔ سابقہ: پہلی۔ بشناخت: پہچانا۔ ملالت: رنج۔ گریختم: بھاگتا۔ کوہ: پہاڑ۔ بدشت: پہاڑ جنگل۔ پرداخت: مشغول ہونا۔ ساعت: گھڑی۔ طویلہ: اصطبل۔ ساخت: گزر کرنی پڑی۔ دینار: ایک سکہ ہے جو ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے۔ فرنگم: چھڑا دیا۔ کابین: مہر۔ بدخوئی: بداخلاقی کج خلقی۔ ستیزہ: لڑائی۔ درازی: لمبی۔ منغص: مکدر۔ سرائے: گھر۔ ہمدریں: اسی۔ زنہار: پناہ۔ قرین: ساتھی۔ وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار: بچا ہم کو اے اللہ دوزخ کے عذاب سے۔ تعنت: ملامت۔ بلے من آنم: ہاں ہیں وہی ہوں۔

باز خرید و بصد دینار بدستِ تو گرفتار[1] کرد۔

اشعار

شنیدم گوسپندے را بزرگے	رہانید از دہان و دستِ گرگے
شبانگہ کارد بر حلقش بمالید	روانِ گوسفند از وے بنالید
کہ از چنگالِ گرگم در ربودی	چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

حکایت[31]: یکے از پادشاہاں عابدے را پرسید کہ عیال[2] داشت اوقات عزیزت چوں میگذرد گفت ہمہ شب در مناجات و سحر در دعائے حاجات و ہمہ روز در بندِ اخراجات ملک را مضمونِ اشارتِ عابد معلوم گشت فرمود تا وجہِ کفافِ[3] او معین دارند تا بارِ عیال از دل او برخیزد۔

مثنوی

اے گرفتار پائے بندِ عیال	دگر آزادگی مبند خیال
غمِ فرزند و نان و جامہ و قوت	بازت آرد ز سیر در ملکوت
ہمہ روز اتفاق میسازم	کہ بشب با خدای پردازم
شب چو عقدِ نماز بر بندم	چہ خورد بامداد فرزندم

حکایت[32]: یکے از متعبداں در بیشہ زندگانی کردے و برگِ درختاں

[1] گرفتار: پکڑا۔ گوسپند: بکری۔ رہانید: چھڑایا۔ دہان: منہ۔ گرگے: بھیڑیا۔ شبانگہ: رات کے وقت۔ بمالید: ملا۔ رگڑا۔ کارد: آلہ تیز دھار والا۔ رواں: روح۔ بنالید: فریاد۔ چنگال: پنجہ چنگل۔ عاقبت: آخر کار۔ حکایت[31]: مقصد یہ ہے کہ فقراء کو چاہیے کہ خانہ داری سے بچیں اسلیے کہ روحانی کمال میں فرق پڑتا ہے۔ عابد: عبادت گزار۔ عیال: بال بچے، کنبہ۔ تبر وغیرہ۔ داشت: رکھتا تھا۔ اوقات: وقت۔ مناجات: سرگوشی۔ حاجات: جمع حاجت۔ بند: فکر۔ خیال۔ اخراجات: خرچ۔ مضمون اشارت: اشارہ کا مطلب۔ [3] کفاف: کافی یعنی وہ آمدنی جس سے روزانہ کا خرچ ہو سکے۔ معین: مقرر۔ بار: بوجھ۔ برخیزد: اٹھ جائے۔ ملکوت: عالم ارواح۔ میسازم: کرتا ہوں۔ پردازم: مشغول۔ عقد: گرہ، نیت۔ بر بندم: باندھتا ہوں۔ حکایت[32]: مقصد یہ ہے کہ فقراء کو دنیا اور دنیا داروں سے بچنا چاہیے۔ ورنہ آخرت میں پریشانی ہوگی۔ متعبداں: جمع متعبد، عبادت کرنے والا۔ بیشہ: جنگل۔ برگ: پتے۔

خوردے پادشاہے بحکمِ زیارت نزدیک وے رفت گفت اگر مصلحت بینی بشہر از برائے تو مقامے بسازم کہ فراغِ عبادت ازیں بہ دست دہد و دیگران ہم ببرکاتِ انفاسِ شما مستفید گردند و بمصالحِ اعمالِ شما اقتدا کنند زاہد را ایں سخن قبول نیامد روی برتافت یکے وزیراں گفتش پاسِ خاطرِ ملک را روا باشد کہ دو سہ روزے بشہر آئی و کیفیتِ مکان معلوم کنی پس اگر صفائیِ وقتِ عزیزاں را از صحبتِ اغیار کدورتے باشد اختیار باقیست آوردہ اند کہ عابد بشہر درآمد بوستانسرائے خاص ملک بدو پرداختند مقامے دلکشای روان آسای چوں بہشت۔

مثنوی

گلِ سرخش چوں عارضِ خوباں	سنبلش ہمچو زلفِ محبوباں
ہمچناں از نہیبِ بردِ عجوز	شیر ناخوردہ طفلِ دایہ ہنوز

شعر

وَ اَفَانِیْنُ عَلَیْہَا جُلَّنَارٌ	عُلِّقَتْ بِالشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارٌ

ملک در حال کنیزکِ ماہ روے پیشِ او فرستاد کہ وصفش اینست

شعر

ازیں مہ پارۂ عابد فریبے	ملایک صورتے طاؤس زیبے

لہ خوردے: کھانا - بحکمِ زیارت: ملاقات کے لیے - رفت: گیا - بسازم: بنادوں - فراغ: فرصت - انفاس: سانس - مستفید: فائدہ اٹھانے والا - بمصالح: اچھائی - اقتدا: پیروی - تافت: پھرا - کیفیت: لہ وقتِ عزیز: آپ کا وقت - اغیار: یعنی غیر لوگ - کدورتے: رنج وملال - بستانسرائے: وہ محل جو باغ میں ہو - بپرداختند: سپرد کی - دل کشای: آسودہ - روان آسای: روح کو سکون دینے والا - گلِ سرخ: گلاب کا پھول - عارض: رخسار - خوباں: یعنی حسین و محبوب - سنبل: بالچھڑ - ہمچوں: مثل - نہیب: لوٹ مار - برد: ٹھنڈک - عجوز: بڑھیا - شیر ناخوردہ: دودھ نہ پیا - طفل: بچہ - دایہ: دودھ پلانے والی - ہنوز: اب - وَ اَفَانِیْن: اور شاخیں جن پر انار کے پھول کھلے تھے - گویا سبز درخت پر آگ لٹکادی گئی - کنیزک: لونڈی - ماہ رو: چاند جیسے چہرہ والے - فرستاد: بھیجی - مہ پارہ: چاند کا ٹکڑا - فریبے: دھوکہ - ملایک: فرشتے - طاؤس: مور - زیبے: زینت -

فقیہ عطا الرسول

کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد	وجودِ پارسایاں را شکیبے

ہمچناں در عقبش غلامے بدیع الجمال لطیف الاعتدال۔

قطعہ

ہَلَکَ النَّاسُ حَوْلَہٗ عَطَشًا	وَ ہُوَ سَاقٍ یَرٰی وَلَا یَسْقِیْ
دیدہ از دیدنش نگشتے سیر	ہمچناں کز فراتِ مستسقی

عابد از طعامہائے لذیذ خوردن گرفت و کسوتہائے لطیف پوشیدن و از فواکہ و مشموم و حلاوات تمتع یافتن و در جمالِ غلام و کنیزک نگریستن کہ خردمنداں گفتہ اند زلفِ خوباں زنجیر پائے عقل ست و دام مرغِ زیرک

بیت

در سرِ کارِ تو کردم دل و دیں باہمہ دانش	مرغِ زیرک بحقیقت منم امروز تو دامے

فی الجملہ دولتِ وقتِ مجموعش بزوال آمد چنانکہ گفتہ اند

قطعہ

ہر کہ ہست از فقیہ و پیر و مرید	وز زباں آورانِ پاک نفس
چوں بہ دنیائے دوں فرود آمد	بعسل در بماند ہمچو مگس

بار دیگر ملک بدیدنِ او رغبت کرد عابد را دید از ہیاتِ نخستین بگردیدہ

لہ بعد از دیدنش: اس کے دیکھنے کے بعد - شکیبے: صبر - عقبش: آخر کار - بدیع الجمال: نہایت خوب - الاعتدال: مناسب اعضاء والا - ہَلَکَ النَّاسُ: لوگ اس کے ارد گرد پیاس کے مارے مر گئے اور وہ ساقی دیکھتا ہے پلاتا نہیں - نگشتے سیر: نہ ہوئی سیر - فرات: یہ نہر کا نام ہے جو کوفہ میں ہے - مستسقی: جس کو استسقا کی بیماری ہو وہ پانی پیتے پیتے کبھی سیراب نہیں ہوتا - کسوت: لباس - لطیف: پاکیزہ - پوشیدن: پہننا - فواکہ: جمع فاکہ، میوے پھل وغیرہ - مشموم: خوشبو - حلاوات: میٹھا - تمتع: نفع - یافتن: پانا - جمالِ غلام: حسین لڑکا - خوباں: معشوق - دام: جال - مرغِ زیرک: چالاک پرندہ - سرِ کار: خواہش - دانش: سمجھ - منم: میں - امروز: آج کے دن - فی الجملہ: خلاصہ کلام - مجموع: اطمینانِ قلبی - ۳ فقیہ: عالم یعنی فقہ کو جاننے والا - دوں: کمینہ - فرود آمد: نیچے آیا - عسل: شہد - مگس: مکھی - ہیات: حالت - نخستین: پہلی - بگردیدہ: بدل گیا

وسرخ وسفید برآمده وفربہ[1] شده وبر بالش دیبا تکیہ زده وغلام پری پیکر بمروحۂ طاؤسی بر بالائے سر ایستاده بر سلامت حالش شادمانی کرد واز ہر درے سخن گفتند تا ملک بانجام سخن گفت چنانکہ من ایں ہر دو طائفہ را دوست میدارم کس ندارد یکے علما ودیگر زہاد وزیر فیلسوف جہاندیده حاذق کہ با وبود گفت اے خداوند روئے زمین شرط دوستی آنست کہ با ہر دو طائفہ نکوئی کنی علما را زر بده تا دیگر بخوانند وزاہداں را چیزے مده تا زاہد بمانند۔

قطعہ

خاتونِ خوبصورت وپاکیزه روی را | نقش ونگار وخاتمِ فیروزه گو مباش
درویشِ نیک سیرت وفرخنده روی را | نانِ رباط ولقمۂ دریوزه گو مباش

فرد

تا مرا ہست دیگرم باید | اگر نخوانند زاہدم شاید

فرد

نہ زاہد را درم باید نہ دینار | چو بستد زاہدے دیگر بدست آر

قطعہ

آں کسا کہ سیرتِ خوش وسرّیست با خدای | بے نانِ وقف ولقمۂ دریوزه زاہدست

لہ فربہ؛ موٹا۔ بالش؛ تکیہ۔ دیبا؛ ایک نفیس ریشمی کپڑا ہے۔ تکیہ زده؛ ٹیک لگانا۔ پری پیکر؛ پری شکل والا۔ مروحہ؛ پنکھا۔ طاؤسی؛ مور۔ بالائے؛ اوپر۔ ایستاده؛ کھڑا۔ شادمانی؛ خوشی۔ زہاد؛ جمع زاہد پاک دامن۔ فیلسوف؛ دانا۔ جہاں دیده؛ تجربہ کار۔ حاذق؛ ماہر۔ بخوانند؛ پڑھیں۔ خاتون؛ عورت۔ پاکیزه روی؛ پاک چہرہ والی۔ خاتم؛ انگوٹھی۔ فیروزه؛ یہ قیمتی پتھر ہے آسمانی رنگ کا ہوتا ہے۔ گو مباش؛ کہہ کے نہ ہو۔ سیرت؛ عادت۔ فرخنده؛ مبارک۔ رباط؛ مسافرخانہ۔ دریوزه؛ بھیک۔ سر؛ بھید۔ سرّیست با خدا؛ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز ونیاز۔ وقف؛ خیرات۔

انگشتِ[1] خوبروی وبناگوشِ دلفریب | بے گوشوار وخاتمِ فیروزه شاہدست

حکایت[۳۳] مطابقِ ایں سخن ہمچنیں پادشاہے را مہمے پیش آمد گفت اگر انجامِ ایں حالت بمرادِ من برآید چندیں درم دہم زاہداں را چوں حاجتش برآمد وتشویشِ خاطرش برفت وفائے نذرش بوجود شرط لازم آمد یکے را از بندگانِ خاص کیسۂ درم داد تا بزاہداں صرف کند گویند غلامے عاقل وہشیار بود ہمہ روز بگردید وشبانگہ باز آمد ودرمہا را بوسہ داد وپیشِ ملک نہاد وگفت زاہداں را چنداں کہ طلب کردم نیافتم گفت ایں چہ[2] حکایت است آنچہ من دانم دریں ملک چہار صد زاہدست گفت اے خداوند جہاں آنکہ زاہدست نمی ستاند وآنکہ می ستاند زاہد نیست ملک بخندید وندیماں را گفت چندانکہ مرا درحق درویشاں وخدا پرستاں ارادت ست واقرار ایں شوخ دیده را عداوت ست وانکار وحق بجانبِ اوست۔

شعر

زاہد کہ درم گرفت ودینار | زاہد تر ازو یکے بدست آر

حکایت[۳۴]: یکے از علمائے راسخ را پرسیدند چہ گوئی درنانِ وقف گفت

لہ انگشت؛ انگلی۔ خوب روی؛ خوب صورت۔ بناگوش؛ کان کی لَو۔ حکایت[۳۳]؛ مقصد یہ ہے کہ فقراء کو پرہیزگاری اور قناعت بہت ضروری ہے۔ بے؛ بغیر۔ گوشوار؛ مشکل کام۔ برآمد؛ پوری ہوگئی۔ تشویش؛ پریشانی۔ خاطرش؛ دل اس کا۔ برفت؛ گئی۔ نذر؛ منت۔ کیسہ؛ تھیلی۔ صرف؛ خرچ۔ بگردید؛ پھرتا رہا۔ درمہا را بوسہ داد؛ درموں کو بوسہ دیا اس لیے کہ ان پر بادشاہ کا نام تھا۔ پیش؛ آگے۔ نہاد؛ رکھا۔ نیافتم؛ نہیں پایا۔ لہ چہ حکایت؛ کیا قصہ ہے۔ من دانم؛ مجھے معلوم ہے۔ نمی ستاند؛ نہیں لیتا۔ می ستاند؛ وہ جو لیتا ہے۔ بخندید؛ ہنسا۔ ندیماں؛ جمع ندیم۔ شوخ دیده؛ بے حیا کو دیکھ۔ عداوت؛ دشمنی۔ درم؛ یہ چاندی کا سکہ ہوتا ہے۔ دینار؛ سونے کا سکہ ہوتا ہے۔ حکایت[۳۴]؛ مقصد یہ ہے کہ فقراء کو لازم ہے کہ خیرات کا روپیہ پیسہ وغیرہ ضرورت کے مطابق وصول کریں۔ راسخ؛ کامل۔ پرسیدند؛ پوچھا۔ نانِ وقف؛ خیرات کی روٹی۔

اگر نان از بہر جمعیتِ خاطر می ستاند حلال ست و اگر جمع از بہر نان می نشیند حرام۔

بیت

نان از برائے کنجِ عبادت گرفتہ اند | صاحبدلاں نہ کنجِ عبادت برائے نان

حکایت ۵۳ : درویشے بمقامے در آمد کہ صاحب آں بقعہ کریم النفس بود طائفۂ اہلِ فضل در صحبتِ او و ہر یکے بذلہ و لطیفہ می گفتند درویش راہ بیاباں قطع کردہ بود و ماندہ شدہ و چیزے نخوردہ یکے از آں میاں بطریقِ ظرافت گفت ترا ہم چیزے بباید گفت گفتم مرا چوں دیگراں فضل و ادبے نیست و چیزے نخواندہ ام بیک بیت از من قناعت کنید ہمگناں برغبت گفتند بگو گفت

شعر

من گرسنہ در برابر سفرۂ نان | ہمچو عزبم بر درِ حمّامِ زناں

یاراں نہایتِ عجزِ او بدانستند و سُفرہ پیشِ او آوردند صاحبِ دعوت گفت اے یار زمانے توقف کن کہ پرستارانم کوفتہ بریاں ہمی سازند درویش سر بر آورد و بخندید و گفت

شعر

کوفتہ بر سفرۂ من گو مباش | گوفتہ را نانِ تہی کوفتہ است

حکایت ۵۴ : مریدے گفت پیر را چہ کنم کز خلائق برنج اندرم از بس کہ بزیارت

لہ از بہر جمعیت : واسطے سکون خاطر : دل ۔ می نشینند : بیٹھتے ہیں کنج : کونہ ۔ گرفتہ اند : قبول کی ہیں حکایت ۵۳ : اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو بے تکلف ہونا چاہیئے جو کچھ مل جائے کھا لینا چاہیئے بقعہ : سرزمین ، کریم النفس : سخی طائفہ : ٹولہ ۔ اہلِ فضل ، بذلہ : اچھی کلام ، لطیفہ : خوش طبعی لہ قطع : طے ، ماندہ شدہ : ظرافت : خوش طبعی ترا نیز بباید گفت : آپ بھی کچھ فرمائیں ، دیگراں فضل : نخواندہ ام : نہیں پڑھا ، بیک بیت : ایک شعر ، قناعت : صبر ، ہمگناں : سب ، برغبت : گرسنہ : بھوکا ، سفرہ : دسترخوان ، عزبم : رنڈا یعنی جس کی بیوی مرگئی ہو حمام : غسل خانہ بدانستند : اندازہ کیا ، توقف کن : ٹھہر جاؤ ، پرستار : نوکر ۔ کوفتہ : تھکا ۔ گو مباش : کچھ نہ ہو ۔ نانِ تہی : خالی روٹی ، حکایت ۵۴ : مقصد یہ ہے کہ سوال کرنا اچھا نہیں فقراء کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے ، چہ کنم : کیا کروں میں : برنج اندرم : تکلیف میں ہوں ۔ از بس : اس لیئے :

من ہمی آیند و اوقاتِ مرا از تردّدِ ایشاں تشویش می باشد گفت ہر چہ درویشانند مر ایشاں را وامے بدہ و آنچہ توانگرانند از ایشاں چیزے بخواہ کہ یکے گرد تو نگردند

بیت

گر گدا پیشرو لشکرِ اسلام بود | کافر از بیم توقع برود تا درِ چین

حکایت ۵۵ : فقیہے پدر را گفت ہیچ ازیں سخنانِ دلاویزِ رنگینِ متکلّمان در من اثر نمیکند بحکمِ آنکہ نمی بینم مر ایشاں را کردارے موافقِ گفتار

مثنوی

ترکِ دنیا بمردم آموزند | خویشتن سیم و غلہ اندوزند

عالمے را کہ گفت باشد و بس | ہر چہ گوید نگیرد اندر کس

عالم آں کس بود کہ بد نکند | نہ بگوید بخلق و خود نہ کند

آیت : اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ۵

بیت

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند | او خویشتن گم ست کرا رہبری کند

پدر گفت اے پسر بمجرّدِ ایں خیالِ باطل نشاید روی از تربیتِ ناصحاں بگردانیدن و علمارا بضلالت منسوب کردن و در طلبِ عالمِ معصوم از فوائدِ علم

لہ تردّد : آمد و رفت ، تشویش : پریشانی ، وامے : قرض ، توانگر : دولت مند ، گدا : فقیر ، پیشرو : آگے آگے ، بیم : خوف ، توقع : امید ، درِ چین : یہ قلعہ کا نام ہے جو چین میں ہے حکایت ۵۵ : اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو علماء سے فائدہ اٹھانا ہے اور ان سے حجت نہ کرنی چاہیئے ۔ فقیہ : فقہ جاننے والا ۔ پدر : باپ ۔ ہیچ ازیں : کچھ بھی ۔ سخنانِ دلاویز : کلام دل بھانے والی : متکلّماں : واعظ کرنے والے ۔ کردار : عمل گفتار : قول ، لہ ترک : چھوڑنا ، آموزند : سکھاتے ، سیم : چاندی ۔ اندوزند : جمع کرتے ، عالم : یعنی وہ عالم جو اپنے کہنے پر عمل نہ کرے ۔ نگیرد اندر کس : کسی پر اثر نہ پڑے گا بد نکند : برا نہ کرے ، اتأمرون : کیا تم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو ۔ خویشتن گم : یعنی وہ خود بھولا ہوا ہے دوسروں کو کیا راستہ دکھائے گا ۔ نشاید : نامناسب ، ناصحاں : جمع نصیحت ، بگردانیدن : پھرنا ۔ ضلالت : گمراہی ، معصوم : بے گناہ ۔ فوائد : فائدے :

محروم ماندن ہمچو نابینائے کہ شبے در وَحَل افتادہ بود و می گفت آخر اے مسلماناں چراغے فراراہِ من دارید زنے فارحہ بشنید و گفت تو کہ چراغ نمی بینی بچراغ چہ بینی ہمچنیں مجلسِ وعظ چوں کلبۂ بزاز ست آنجا تا نقدے ندہی بضاعتے نستانی و اینجا تا ارادتے نیاوری سعادتے نبری۔

قطعہ

گفت عالم بگوشِ جاں بشنو	ورنماند بگفتنش کردار
باطل ست آنچہ مدعی گوید	خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
مرد باید کہ گیرد اندر گوش	ور نبشت ست پند بر دیوار

قطعہ

صاحبدلے بمدرسہ آمد زخانقاہ	بشکست عہدِ صحبتِ اہلِ طریق را
گفتم میانِ عالم و عابد چہ فرق بود	تا کردی اختیار ازاں ایں فریق را
گفت آں گلیمِ خویش بدر میبرد ز موج	ویں جہد میکند کہ بگیرد غریق را

حکایت[۳۸]: یکے بر سرِ راہے خفتہ بود و زمامِ اختیار از دست رفتہ عابدے بروے گذر کرد و در آں حالتِ مستقبح او نظر کرد جواں از خوابِ مستی سر بر آورد و گفت وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۵

لہ ماندن: رہنا۔ نابینا: اندھا۔ وَحَل: کیچڑ۔ افتادہ: پڑا۔ فراراہِ من: میرے راستہ کے آگے۔ دارید: رکھو۔ فارحہ: خوش طبع۔ نمی بینی: نہیں دیکھا۔ چہ بینی: کیا دیکھا۔ کلبہ: دکان۔ بزاز: کپڑا فروش۔ بضاعتے: سامان۔ نستانی: نہیں لے سکتا۔ ارادت: اعتقاد۔ نیاوری: نہ کریگا۔ سعادت: نیک بختی۔ لہ گفت: کلام۔ نماند: نہ ہو۔ کردار: عمل۔ باطل: غلط۔ مدعی: دعوی کرنیوالا۔ خفتہ: سویا ہوا۔ نبشت: لکھی ہوئی۔ مدرسہ: جہاں شریعت مطہرہ کی تعلیم دیجاتی ہے۔ شکستہ: توڑا۔ اہلِ طریق: صوفیاء کرام۔ میاں: درمیان۔ گلیم: کمبلی۔ بدر میبرد: باہر لے جاتا ہے۔ بگیرد: بچاتے۔ حکایت[۳۸]: لہ اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو چاہیے کہ گناہگاروں کو دیکھ کر ان پر مہربانی کریں اور پردہ پوشی کریں۔ یکے بر سرِ راہ خفتہ: ایک اوپر راستہ کے نیند کر رہا ہے۔ زمام: باگ۔ مستقبح: گندی۔ خوابِ مستی: نشیلی نیند۔ لہ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ الخ: جب تم کسی بیہودہ پر گذرو تو کرم کرتے ہوئے گذرو۔۱۲

شعر

اِذَا رَاَیْتَ اَثِیْمًا کُنْ سَاتِرًا وَّ حَلِیْمًا	یَا مَنْ یُّقَبِّحُ اَمْرِیْ لِمَ لَا تَمُرُّ كَرِیْمًا

قطعہ

متاب اے پارسا روی از گنہگار	بہ بخشایندگی در وے نظر کن
اگر من ناجوانمردم بکردار	تو بر من چوں جوانمرداں گذر کن

حکایت[۳۹]: طائفۂ رنداں بخلاف درویشے بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند و بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی پیشِ پیرِ طریقت برد کہ چنیں حالے رفت گفت اے فرزند خرقۂ درویشاں جامۂ رضاست ہر کہ دریں کسوت تحمل بیمرادی نکند مدعیست نہ درویش و خرقہ بر وے حرام ست۔

فرد

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ	عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز

قطعہ

گر گزندت رسد تحمل کن	کہ بعفو از گناہ پاک شوی
اے برادر چو عاقبت خاک ست	خاک شو پیش از انکہ خاک شوی

لہ اِذَا رَاَیْتَ: جب تو کسی گناہگار کو دیکھے تو پردہ پوش اور بردبار بن جا۔ جس کو میرے امور برے ہیں تو کریم ہو کر کیوں نہیں گذرتا۔ متاب: نہ موڑ۔ بخشایندگی: مہربانی۔ ناجوان: بے ہمت۔ جوانمرد: بہادر۔ حکایت[۳۹]: مقصد یہ ہے کہ فقراء کو نالائقوں کی تکلیف پر صبر کرنا چاہیے اور ان کو معاف کر دینا چاہیے۔ رنداں: فاسق یعنی بے شرع لوگ۔ سخناں ناسزا: نامناسب باتیں۔ بزدند: مارا۔ پیرِ طریقت: روحانی پیشوا۔ خرقہ: گدڑی۔ جامۂ رضا: حکم خدا پر راضی۔ کسوت: لباس۔ تحمل: برداشت۔ بے مرادی: ناکامی۔ مدعی: دعوی کرنیوالا۔ دریائے فراواں: بڑا دریا یعنی جسمیں زیادہ پانی ہو۔ تیرہ: گدلا۔ سنگ: پتھر۔ تنک آبست: تھوڑا پانی۔ ہنوز: اب۔ گزند: نقصان۔ بعفو: معاف۔ عاقبت: آخر کار۔ خاک شوی: مٹی ہو۔

حکایت[۲۱] منظوم

این حکایت شنو که در بغداد | رایت و پردہ را خلاف افتاد
رایت از گرد راہ و رنج رکاب | گفت با پردہ از طریق عتاب
من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم | بندۂ بارگاہِ سلطانیم
من ز خدمت دمے نیاسودم | گاہ و بیگاہ در سفر بودم
تو نہ رنج آزمودۂ نہ حصار | نہ بیابان و باد و گرد و غبار
قدمِ من بسعی پیشترست | پس چرا عزت تو بیشترست
تو بر بندگانِ مہ روئی | با کنیزانِ یاسمن بوئی
من فتادہ بدستِ شاگرداں | بسفر پائے بند و سرگرداں
گفت من سر بر آستاں دارم | نہ چو تو سر بر آسماں دارم
ہر کہ بیہودہ گردن افرازد | خویشتن را بگردن اندازد

حکایت[۲۲]: یکے از صاحبدلاں زور آزمائے را دید بہم بر آمدہ و کف بر دہاں انداختہ گفت ایں را چہ حالتست گفتند فلاں دشنام دادش گفت ایں فرومایہ ہزار من سنگ بر میدارد و طاقت سخنے نمی آرد

قطعہ

لافِ سر پنجگی و دعوئے مردی بگذار | عاجزِ نفسِ فرومایہ چہ مردے چہ زنے

[۲۱] حکایت ۲۱: اس کا مقصد یہ ہے کہ اچھے یعنی جو شاہ سے مراد ہے وہ سالک جو راہ سلوک محنت اور مشکلات کرنے کے باوجود اپنی ریاضت پر غرور کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ اختلاف افتاد، اختلاف پڑ گیا۔ رکاب، بادشاہی سواری۔ عتاب، غصہ۔ خواجہ تاش، آقا تاش شرکت کے لیے۔ خواجہ تاشیم، یعنی ایک آقا کے دو غلام۔ بارگاہ، دربار۔ دمے، ایک دم۔ نیاسودم، آرام نہیں پایا۔ گاہ، وقت۔ بیگاہ، بے وقت۔ آزمودہ، آزمائی۔ حصار، قلعہ۔ بیابان، جنگل۔ باد، ہوا۔ سعی، کوشش۔ مہ روئی، خوب صورت۔ یاسمن، پاکیزہ۔ من فتادہ، میں پڑا۔ شاگرداں، ملازمین۔ بسفر پائے بند، سفر کی بیڑی پاؤں میں۔ سرگرداں، پریشان۔ سر بر آستاں دارم، سر چوکھٹ پر رگڑتا ہوں۔ سر بر آسماں دارم، تکبر نہیں کرتا۔ گردن فراز، گردن بلند۔ انداز، گرانا ہے۔

[۲۲] حکایت ۲۲: اس کا مقصد یہ ہے کہ اصل بہادری یہ ہے کہ انسان اپنے نفس پر قابو رکھے۔ دو حریف کو مارنا بہادری نہیں۔ زور آزما، پہلوان۔ بہم بر آمدہ، غصہ میں بھرا ہوا۔ کف بر دہاں انداختہ، جھاگ منہ پر لگاتے ہوئے۔ دشنام، گالی۔ فرومایہ، کمینہ۔ بر میدارد، اٹھا لیتا ہے۔ لاف، خود ستائی۔ سر پنجگی، پہلوانی۔ چہ مردے چہ زنے، کیا مرد کیا عورت۔

گرت[۱] از دست بر آید دہنے شیریں کن | مردی آں نیست کہ مشتے بزنی بر دہنے

قطعہ

اگر خود بر درد پیشانئے پیل | نہ مرد ست آنکہ در وے مردمی نیست
بنی آدم سرشت از خاک دارند | اگر خاکی نباشد آدمی نیست

حکایت[۲۳]: بزرگے را پرسیدم از سیرتِ اخوانِ صفا گفت کمینہ آنکہ مرادِ خاطرِ یاراں بر مصالحِ خویش مقدم دارد حکما گفتہ اند برادر کہ در بندِ خویش ست نہ برادر ست و نہ خویش ست۔

فرد

ہمرہ اگر شتاب کند در سفر بایست | دل در کسے مبند کہ دل بستۂ تو نیست

فرد

چوں نبود خویش را دیانت و تقوٰی | قطعِ رحم بہتر از مودتِ قربٰی

یاد دارم کہ یکے مدعی دریں بیت بر قولِ من اعتراض کردہ بود و گفتہ کہ حق تعالٰی در کتاب مجید از قطعِ رحم نہی کردہ است و بمودتِ ذوالقربٰی فرمودہ و آنچہ تو گفتی مناقضِ آنست گفتم آیت وَاِنْ جَاہَدٰکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْہُمَا۔

[۱] گرت از دست بر آید، اگر تیرے ہاتھ سے ہو سکے۔ شیریں کن، میٹھا کر۔ مردی، جواں مردی۔ مشتے بزنی بر دہنے، مکّا مارے منہ پر۔ بر درد، پھاڑ ڈالنے والا۔ پیشانئے پیل، ہاتھی کی پیشانی۔ مردمی، انسانیت۔ سرشت، پیدائش۔ خاک دارند، مٹی سے ہوتی ہے۔

[۲۳] حکایت ۲۳: اس کا مقصد یہ ہے کہ نفع رسانی اولین فرض ایثار ہے اور اللہ تعالٰی کے بے فرمانوں سے محبت کسی طرح مناسب نہیں اگرچہ قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں۔ سیرت، عادت۔ اخوان، جمع اخ بھائی۔ صفا، خالص۔ کمینہ، ادنٰی۔ مراد خاطر یاراں، دوستوں کی دلی آرزو۔ مصالح، مصلحت۔ مقدم، اول۔ بند خویش، اپنی قید میں۔ خویش، اپنا ہے۔ ہمرہ، ساتھی۔ شتاب کند، جلدی کرے۔ بایست، ٹھہر جا۔ مبند، نہ لگا۔ دیانت، دینداری۔ تقوٰی، پرہیز گاری۔ قطع رحم، رشتہ داروں سے تعلق ختم کرنا۔ مودت، محبت۔ قربٰی، رشتہ دار۔ کتاب مجید، بزرگ کتاب یعنی قرآن مجید۔ نہی، منع۔ ذوالقربٰی، قریبی رشتہ دار۔ مناقض، خلاف مخالف۔ وان جاہداک، اور اگر والدین کوشش کریں اس چیز پر کہ تو میرے ساتھ شریک کرے۔ اس کو جس کا تجھے علم بھی نہیں تو ان کی بات نہ مان۔

بیت

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد | فدائے یک تنِ بیگانہ کآشنا باشد

حکایت منظوم

پیر مردے لطیف در بغداد | دخترک را بکفش دوزے داد

مردکِ سنگدل چناں بگزید | لبِ دختر کہ خون او بچکید

بامداداں پدر چناں دیدش | پیشِ داماد رفت و پرسیدش

کاے فرومایہ ایں چہ دندانست | چند خائی لبش نہ انبان ست

بمزاحت نگفتم ایں گفتار | ہزل بگذار و جِد ازو بردار

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست | نرود جز بوقتِ مرگ از دست

حکایت : آوردہ اند کہ فقیہے دخترے داشت بغایت زشت و بجائے زناں رسیدہ باوجود جہاز و نعمت کسے در مناکحتِ او رغبت نمیکرد۔

فرد

زشت باشد دبیقی و دیبا | کہ بود بر عروس نازیبا

فی الجملہ بحکم ضرورت با ضریرے عقدِ نکاحش بستند و آوردہ اند کہ حکیمے دراں تاریخ از سراندیپ آمدہ بود کہ دیدۂ نابینا را روشن ہمیکرد فقیہ را گفتند چرا دامادِ خود

لہ بیگانہ - خدا تعالیٰ سے دور - فدائے ؛ قربان ، یک تن ؛ ایک آدمی - آشنا ؛ خدا شناس ، یعنی اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والا۔ حکایت ؛ مقصد یہ ہے کہ فقراء کو بُری عادتوں سے ہمیشہ پرہیز کرنا ضروری ہے - لطیف ؛ پاکیزہ دخترک ؛ چھوٹی لڑکی ، کفش دوز ؛ موچی ، مردک ؛ ذلیل مرد ، سنگدل ؛ سخت دل ، بگزید ؛ ہونٹ ، بچکید ؛ ٹپک پڑا ، بامداداں ؛ صبح کے وقت - فرومایہ ؛ کمینہ ، ایں چہ دندانست ؛ یہ کیا دانت ہیں خائی ؛ چبایا ہے ، انبان ؛ زری کا چمڑا ، مزاح ؛ مذاق ، ہزل بگذار ؛ مذاق چھوڑ ، وجد ؛ سنجیدہ بات ، خوئے بد ؛ عادت بُری نشست ؛ بیٹھ جاتی ہے - نرود ؛ نہیں جاتی ، مرگ ؛ موت ، حکایت ؛ لہ مقصد یہ ہے کہ فقراء کو دنیاوی معاملات میں ہوشیار رہنا چاہیئے ، فقیہ ؛ دانش مند ، بغایت ؛ انتہائی ، زشت رو ؛ بدصورت

زناں رسیدہ ؛ بالغ ہوگئی ، یعنی جوان ہوگئی ، جہاز ؛ جہیز ، مناکحت ، نکاح کرنا - دبیقی ؛ ایک باریک ریشمی کپڑا جو مصر میں بنتا ہے - عروس ؛ دلہن ، نازیبا ؛ بے زینت - جسم پر ہو - بحکم ضرورت ؛ مجبوراً ، ضریرے ؛ نابینا ، عقد ؛ گرہ ، یعنی نکاح کردیا - حکیم ؛ طبیب - سراندیپ ؛ یہ ایک جزیرہ کا نام ہے - جو ہندوستان میں ہے اس کو سیلون بھی کہتے ہیں - دیدہ ؛ آنکھیں ، ہمیکرد ؛ بناتا تھا

را علاج نکنی گفت ترسیم کہ بینا شود و دخترم را طلاق دہد۔

ع : شوئے زنِ زشت روئے نابینا بہ

حکایت : پادشاہے بدیدۂ استحقار در طائفۂ درویشاں نظر کردے یکے ازاں میاں بفراست بجای آورد و گفت اے ملک ما دریں دنیا بعیش از تو خوشتریم و بہ جیش از تو کمتریم و بمرگ برابریم و بقیامت بہتر انشاء اللہ تعالیٰ۔

مثنوی

اگر کشور کشائے کامران ست | وگر درویش حاجتمندِ نان ست

دراں ساعت کہ خواہند ایں و آں مرد | نخواہند از جہاں بیش از کفن برد

چو رخت از مملکت بربست خواہی | گدائی بہتر ست از پادشاہی

طریقت : ظاہرِ درویشی جامۂ ژندہ ست و موئے سِتُردہ و حقیقتِ آں دل زندہ و نفس مردہ۔

قطعہ

نہ آں کہ بر درِ دعویٰ نشیند از خلقی | وگر خلاف کنندش بجنگ برخیزد

اگر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے | نہ عارفست کہ از راہِ سنگ برخیزد

طریقت : طریقِ درویشاں ذکر ست و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدیں صفتہا کہ گفتم موصوف ست بحقیقت

لہ ترسیم ؛ ڈرتے ہیں ہم ، بینا ؛ دیکھنے والا ، شوئے ؛ شوہر ، دخترم ؛ لڑکی میری - دہد ؛ وہ دے - حکایت ۲۵ ؛ مقصد یہ ہے کہ فقراء کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیئے - اپنی عبادت پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے - دیدۂ استحقار ؛ ذلت کی نظر ، فراست ؛ سمجھداری ، ما دریں ؛ ہم اس میں ، خوشتریم ؛ خوش زیادہ ، جیش ؛ لشکر ، کمتریم ؛ تجھ سے کم - بمرگ ؛ موت ، کشور ؛ ولایت کشائے ؛ کھولنے ، کامران ؛ کامیاب حاجت مند ؛ ضرورت مند ساعت ؛ گھڑی - خواہند ؛ چاہتے ہیں - بیش ؛ زیادہ - رخت ؛ سامان - بربست ؛ باندھا ، خواہی ؛ چاہے تو - گدائی ؛ فقیری ، طریقت ؛ راستہ آخروی ، ژندہ ؛ گدڑی ، موئے ستردہ ؛ بال منڈے ہوئے - دل زندہ ؛ اللہ تعالیٰ کی یاد ، خلقی ؛ کمینہ پن ، برخیزد ؛ تیار ہو جاتے -

کرہ زور دیہات کے نیچے غلطد ؛ لڑھکنا ، آسیا سنگے ؛ [illegible] کا پتھر ، [illegible] تعالیٰ کی یاد - طاعت ؛ عبادت - ایثار ؛ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینا - قناعت ؛ تھوڑے پر صبر کرنا ، توحید ؛ [illegible] تعالیٰ کو ایک جاننا - توکل ؛ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا تسلیم ؛ سونپنا ، تحمل ؛ برداشت ، صفتہا ؛ صفتوں ،

درویش ست و اگر در قباست اما ہرزہ گرد بے نماز ہوا پرست ہوس باز کہ روزہا بشب آرد در بندِ شہوت و شبہا روز کند در خوابِ غفلت و بخورد ہر چہ درمیاں آید و بگوید ہر چہ بر زباں آید رند ست و اگر در عباست۔

قطعہ

اے درونت برہنہ از تقویٰ	کز بروں جامۂ ریا داری
پردۂ ہفت رنگ در بگذار	تو کہ در خانہ بوریا داری

مثنوی

دیدم گلِ تازہ چند دستہ	بر گنبدے از گیاہ بستہ
گفتم چہ بود گیاہِ ناچیز	تا در صفِ گل نشیند او نیز
بگریست گیاہ و گفت خاموش	صحبت نکند کرم فراموش
گر نیست جمال و رنگ و بویم	آخر نہ گیاہِ باغِ اویم
من بندۂ حضرتِ کریمم	پروردۂ نعمتِ قدیمم
گر بے ہنرم وگر ہنرمند	لطف ست امیدم از خداوند
با آنکہ بضاعتے ندارم	سرمایۂ طاعتے ندارم
او چارۂ کارِ بندہ داند	چوں ہیچ وسیلتش نماند

لے قبا: قیمتی پشمینہ۔ ہرزہ گرد: مسخرہ۔ ہوا پرست: خواہش پرست۔ روزہا بشب: دن کو رات کردے۔ شبہا روز کند: رات کو دن کردے۔ درمیان آید: اندر آیا۔ عبا: فقراء کا لباس۔ درونت: اندر تیرا۔ برہنہ: ننگا۔ تقویٰ: پرہیزگار۔ جامہ ریا داری: ریاکاری کا لباس۔ پردہ ہفت رنگ: سات رنگ کا پردہ۔ یعنی ظاہری زیب زینت سے کوئی کام نہیں چلتا۔

لے بگریست: رودی۔ صحبت نکند: ساتھ نکرے۔ فراموش: بھولنا۔ یعنی شریف آدمی دوستی نہیں بھلاتا۔ بویم: خوشبو۔ اویم: اُس کا ہوں میں۔ کریم: کریم ہا۔ قدیمم: پرانی کا ہوں میں۔ لطف: مہربانی۔ امیدم: امید۔

رسمست کہ مالکانِ تحریر	آزاد کنند بندۂ پیر
اے بار خدای عالم آرای	بر سعدیٔ پیرِ خود ببخشای
سعدی رہِ کعبۂ رضا گیر	اے مردِ خدا رہِ خدا گیر
بدبخت کسیکہ سر بتابد	زیں در کہ درے دگر نیابد

حکایت: حکیمے را پرسیدند از سخاوت و شجاعت کہ کدام بہتر ست گفت آں کس را کہ سخاوت ست بشجاعت حاجت نیست۔

فرد

نبشت ست بر گورِ بہرام گور	کہ دستِ کرم بہ کہ بازوئے زور

قطعہ

نماند حاتم طائی ولیک تا باید	بماند نامِ بلندش بہ نیکوئی مشہور
زکوٰۃِ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را	چو باغباں بزند بیشتر دہد انگور

باب سوم در فضیلتِ قناعت

حکایت: خواہندۂ مغربی در صفِ بزازانِ حلب میگفت اے خداوندانِ نعمت اگر شمارا انصاف بودے و مارا قناعت رسمِ سوال از جہاں

لے رسمست: رسم طریقہ۔ مالکان تحریر: آزاد کرنے کے مالک۔ بار: بزرگا۔ آرای: زینت دینے والا۔ پیر: بوڑھا۔ ببخشای: مہربانی۔ کعبۂ رضا: اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلنا۔ رہنما۔ کسیکہ: وہ شخص۔ سر بتابد: منہ موڑے۔ حکایت: مقصد یہ ہے کہ باطنی مرتبہ حاصل کرنے کیلئے سخاوت سب سے زیادہ بہترین عبادت ہے۔ فقراء کو سخی ہونا ضروری ہے۔ شجاعت: بہادری۔ کدام: کونسی۔ لے نبشت: لکھا۔ گور: قبر۔ حاتم طائی: عرب کا مشہور سخی۔ ابد: ہمیشہ جس کی انتہا نہ ہو۔ بدر کن: باہر نکال۔ فضلہ رز: انگور کی بیکار شاخیں۔ باغباں: مالی۔ بزند: جہیں مارے۔ باب تیسرا: بزرگی قناعت میں۔ حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ دولت مند کے لیے بخل کرنا اور غریب کے لیے بغیر ضرورت کے سوال کرنا بدترین عادت ہے۔

خواہندہ: بھیکاری۔ مغربی: یعنی افریقہ کا رہنا والا۔ صف: لائن۔ بزازان: جمع بزاز۔ پارچہ فروش۔ حلب: شہر کا نام جو ملکِ شام میں ہے۔ خداوندان: دولت مند۔ شمارا: تم میں۔ انصاف: انصاف ہوتا۔ قناعت: صبر یعنی جو کچھ مل جائے صبر کرنا۔ رسم: طریقہ۔ جہاں: جہان سے۔

قطعہ

اے قناعت توانگرم گرداں　　　که ورائے تو ہیچ نعمت نیست
کنجِ صبر اختیارِ لقمانؑ ست　　　ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

حکایت : دو امیرزادہ در مصر بودند یکے علم آموخت و دیگر مال اندوخت عَاقِبَۃُ الْاَمْر یکے علّامہ گشت و آں دگر عزیزِ مصر شد پس ایں توانگر بچشمِ حقارت در فقیہ نظر کردے و گفتے من بسلطنت رسیدم و ایں ہمچناں در مسکنت بماند گفت اے برادر شکرِ نعمتِ باری عَزَّ اِسْمُہٗ ہمچناں بر من افزوں ترست کہ میراثِ پیغمبراں یافتم یعنی علم و ترا میراثِ فرعون و ہامان رسید یعنی مُلکِ مصر۔

مثنوی

من آں مورم کہ در پایم بمالند　　　نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند
کجا خود شکرِ ایں نعمت گذارم　　　کہ زورِ مردمِ آزارے ندارم

حکایت : درویشے را شنیدم کہ در آتشِ فاقہ می سوخت و خرقہ بخرقہ می دوخت و تسکینِ خاطرِ خود را می گفت

شعر

بنانِ خشک قناعت کنیم و جامۂ دلق　　　کہ رنجِ محنتِ خود بہ کہ بارِ منّتِ خلق

لہ توانگرم : مالدار۔ گرداں : کر دے۔ ورائے : سوائے۔ کنج : گوشہ۔ کونہ۔ لقمان : اگرچہ مشہور لقمان حکیم کا نام ہے لیکن یہاں دانا مُراد ہے۔ حکمت : دانائی۔ حکایت : مقصد حکایت کا یہ ہے کہ قناعت کرنا بڑی نعمت ہے۔ اس میں دین و دنیا میں بھلائی ہے۔ علم آموخت : علم سیکھا۔ مال اندوخت : مال جمع کیا۔ عاقبۃ الامر : آخرکار۔ علامہ گشت : بڑا عالم ہو گیا۔ عزیزِ مصر : مصر کا بادشاہ۔ اس کو عزیز کہتے ہیں۔ حقارت : ذلت۔ بسلطنت : بادشاہی۔ مسکنت : عاجزی۔ عزّ اسمہٗ : عزت والا نام اس کا۔ افزوں ترست : بلند تر ہے۔ میراث : ورثہ۔ ترکہ۔ فرعون : مصر کے بادشاہ کا لقب ہے۔ جس نے خدائی دعویٰ کیا تھا۔ ہامان : فرعون کا وزیر تھا۔ مور : چیونٹی۔ بمالند : رگڑ دیں۔ زنبورم : بھڑ۔ ڈیمو۔ نیشم : ڈنگ۔ بنالند : روئیں۔ حکایت : مقصد یہ ہے کہ فقراء کو فاقہ پر صبر کرنا امراء اور اغنیاء کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔ فاقہ : بھوک۔ سوخت : جلا ہوا۔ خرقہ بخرقہ دوخت : پیوند پر پیوند لگاتا تھا۔ تسکینِ خاطر : دل کی تسلی۔ دلق : پرانا کپڑا۔ کہ : اس لیے۔ بار : بوجھ۔ منّت : احسان۔ خلق : مخلوق۔

کسے گفتش چہ نشینی کہ فلاں دریں شہر طبعے کریم دارد و کرمے عمیم میاں بخدمتِ آزادگاں بستہ و بر درِ دلہا نشستہ اگر بر صورتِ حالِ تو چنانکہ ہست وقوف یابد پاسِ خاطرِ عزیزاں داشتن منّت دارد و غنیمت شمارد گفت خاموش کہ در پستی مردن بہ کہ حاجت پیشِ کسے بُردن۔

قطعہ

ہم رقعہ دوختن بہ و الزامِ کنجِ صبر　　　کز بہرِ جامہ رقعہ بر خواجگاں نبشت
حقا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است　　　رفتن بپائے مردیِ ہمسایہ در بہشت

حکایت : یکے از ملوکِ عجم طبیبے حاذق را بخدمتِ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرستاد سالے چند در دیارِ عرب بود کسے تجربہ پیشِ او نیاورد و معالجتے از وے در نخواست پیشِ پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آمد و گلہ کرد کہ مرا ایں بندہ را برائے معالجتِ اصحاب بخدمت فرستادہ اند دریں مدت کسے التفاتے نکرد تا خدمتے کہ بر بندہ معین است بجا آرد رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ گفت ایں طائفہ را طریقے ہست کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام بدارند حکیم گفت ہمیں ست موجبِ تندرستی زمینِ خدمت ببوسید و رفت۔

لہ گفتش : کہا۔ چہ نشینی : کیوں بیٹھا۔ طبعے کریم : سخی طبیعت۔ عمیم : عام۔ آزادگاں : آزاد یعنی دنیا کے لوگوں سے آزاد۔ بر درِ دلہا نشستہ : لوگوں کی دل جوئی کرنا۔ وقوف : خبر۔ پاس : جانب۔ عزیزاں : ۔ منّت دارد : احسان مانے گا۔ غنیمت شمارد : غنیمت شمار کرے گا۔ پستی : ذلت۔ بردن : ۔ رقعہ دوختن : پیوند لگانا۔ الزام : لازم۔ کنج : گوشہ۔ رقعہ : خط۔ نبشت : لکھا۔ حقّا : یقیناً۔ عقوبت : عذاب۔ رفتن : جانا۔ بپائے مردی : مدد۔ ہمسایہ : پڑوسی۔ حکایت : مقصد یہ ہے کہ کم کھانا بہت ضروری ہے اس سے جسم اور روح کی تندرستی رہتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کا یہی طریقہ تھا۔ عجم : عرب شریف کے ماسوا سب ملکوں کو عجمی کہا جاتا ہے۔ حاذق : ماہر۔ دیارِ عرب : عرب کے شہر۔ تجربے : آزمانے کے لیے۔ معالجہ : علاج۔ نخواست : خواہش نہ کی۔ گلہ : شکایت۔ اصحاب : صحابہ کرامؓ۔ فرستادہ : بھیجا۔ التفات : توجہ۔ بر بندہ معین : بندہ کے ذمہ۔ اشتہا : خواہشِ بھوک۔ نخورند : نہیں کھاتے۔ ہنوز اشتہا : تھوڑی بھوک۔ بدارند : کھینچ لیتے ہیں۔ ہمیں ست : یہی ہے۔ زمینِ خدمت ببوسید : تعظیم بجا لایا۔ یعنی سیدی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمِ مقدس کو چوما۔

مثنوی

سخن آنگه کند حکیم آغاز[1] | یا سرِ انگشت سوئے لقمہ دراز

کز ناگفتنش خلل زاید | یا ز ناخوردنش بجاں آید

لاجرم حکمتش بود گفتار | خوردنش تندرستی آرد بار

حکایت[2] : در سیرتِ اردشیر بابکاں آمدہ است کہ حکیمِ عرب را پرسیدند کہ روزے چہ مایہ طعام باید خوردن گفت صد درم سنگ کفایت کند گفت ایں قدر چہ قوت دہد گفت هٰذَا الْمِقْدَارُ يَحْمِلُكَ وَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ فَاَنْتَ حَامِلُهٗ یعنی ایں قدر ترا برپا میدارد و چہ بریں زیادت کنی حمال آنی۔

شعر

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن ست | تو معتقد کہ زیستن از بہرِ خوردن ست

حکایت[3] : دو درویش خراسانی ملازمِ صحبتِ یکدیگر سفر کردندے یکے ضعیف بود کہ بعد دو شب افطار کردے و دیگر قوی کہ روزے سہ بار خوردے اتفاقاً بر درِ شہرے بہ تہمتِ جاسوسی گرفتار آمدند ہر دو را بخانہ در کردند و بگل بر آوردند بعد از دو ہفتہ کہ معلوم شد کہ بیگناہ اند قوی را دیدند مردہ و ضعیف جاں بسلامت بردہ مردم دریں عجب بماندند حکیمے گفت

لہ آغاز: شروع۔ سرِ انگشت: ہاتھ۔ سوئے: طرف۔ خلل: نقصان۔ زاید: پیدا ہوا۔ بجاں آید: جان پر بن جائے۔ یعنی مرنے کے قریب ہو جائے۔ لاجرم: لامحالہ۔ گفتار: گفتگو۔ بار: پھل۔ حکایت[5]: مقصد یہ ہے یعنی اس کا مقصد حکایت سے جیسا ہے۔ سیرت: عادت۔ اردشیر: بادشاہ تھا۔ بابکاں: یہ اس بادشاہ کا نانا تھا۔ چہ مایہ: کتنا۔ صد درم: انتیس تولہ۔ سنگ: کفایت۔ قوت: طاقت۔ ہٰذا المقدار: یہ مقدار تجھے اٹھائے گی۔ اور جو اس سے زائد ہوگی۔ تو اس کا بوجھ تجھے اٹھانا ہوگا۔ برپا میدارد: زندہ رکھے گی۔ و چہ: جو کچھ۔ حمال: بوجھ اٹھانے والا۔ زیستن: زندہ رہنا۔ معتقد: اعتقاد رکھنے والا۔ حکایت[3]: مقصد یہ ہے کہ کم کھانے اور تنگی برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے اس لیے کہ مصیبت کے وقت یہ عادت کام آئیگی۔ خراسانی: ایران کا ایک شہر کا نام ہے۔ ملازمِ صحبتِ یکدیگر: ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑتے۔ ضعیف: کمزور۔ تہمت: بدگمانی۔ جاسوسی: مخبری۔ بخانہ در کردند: کوٹھڑی میں قید کر دیا۔ بگل بر آوردند: مٹی سے دروازہ بند کر دیا۔ جاں بسلامت بردہ: زندہ رہا۔ بکشادند: کھولا۔

بماندند حکیمے گفت خلافِ[1] ایں عجب بودے کہ ایں بسیار خوار بود است طاقتِ بینوائی نیاورد و ہلاک شد و آں دگر خویشتن دار بود لاجرم بر عادتِ خویش صبر کرد و بسلامت خلاص یافت۔

قطعہ

چو کم خوردن طبیعت شد کسے را | چو سختی پیشش آید سہل گیرد

وگر تن پرورست اندر فراخی | چو تنگی بیند از سختی بمیرد

حکایت[4] : یکے از حکما پسر را نہی ہمی کرد از بسیار خوردن کہ سیری مردم را رنجور کند گفت اے پدر گرسنگی خلق را بکشد نشنیدہ کہ ظریفاں گویند بہ سیری مردن بہ کہ گرسنگی بردن گفت اندازہ نگہدار كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا

شعر

نہ چنداں بخور کز دہانت برآید | نہ چنداں کہ از ضعف جانت برآید

قطعہ

با آنکہ در وجودِ طعام ست عیشِ نفس | رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود

گر گلشکر خوری بہ تکلف زیاں کند | ور نانِ خشک دیر خوری گلشکر بود

حکایت[8] : رنجورے را گفتند دلت چہ میخواہد گفت آنکہ دلم چیزے

لہ خلاف ایں عجب: اگر اس کے خلاف ہوتا تو تعجب ہوتا۔ بسیار خوار: زیادہ کھانے والا۔ بینوائی: بے سامانی، غریبی۔ خویشتن دار: مصیبت پر صبر کرنے والا۔ لاجرم: لامحالہ۔ خلاص یافت: چھٹکارا پایا۔ کم خوردن: تھوڑا کھانا۔ طبیعت: عادت۔ سہل: آسان۔ تن پرور: آرام پسند۔ حکایت[4] کا مقصد یہ ہے کہ کھانا کھانے میں اعتدال چاہیے۔ نہ اتنا کم کھاؤ کہ کمزوری لاحق ہو جاوے۔ نہ اتنا زیادہ کہ بیمار ہو جاوے۔ نہی: منع۔ سیری: پیٹ بھر کر کھانا۔ رنجور: بیماری۔ گرسنگی: بھوک۔ ظریفاں: جمع ظریف، خوش طبع۔ مردن: مرنا۔ اندازہ نگہدار: اندازہ رکھ یعنی خوراک مقرر کر۔ کلوا واشربوا یعنی کھاؤ پیو اور فضول خرچی مت کرو۔ (۳) بچنداں بخور: نہ اتنا کھا۔ دہانت برآید: منہ سے نکل پڑے۔ ضعف: کمزوری۔ جانت برآید: جان تیری نکل جائے۔ عیشِ نفس: نفس کی لذت۔ بیش: زیادہ۔ قدر: اندازہ۔ گلشکر: گلقند۔ حکایت[8]: مقصد یہ ہے کہ زیادہ کھانا نقصان دیتا ہے اور صحت کو خراب کر دیتا ہے۔ رنجور: بیمار۔ دلت چہ میخواہد: دل تیرا کیا چاہتا ہے۔ آنکہ دلم: میرے دل میں۔

شعر

نخواہد

معدہ چو پر گشت شکم درد خاست | سود ندارد ہمہ اسباب راست

حکایت[۹] بقالے را درمے چند بر صوفیاں گرد آمدہ بود در واسط ہر روز مطالبت کردے و سخنہای باخشونت گفتے و اصحاب از تعنت او خستہ خاطر ہمی بودند و از تحمل چارہ نبود صاحبدلے در آں میاں گفت نفس را وعدہ دادن بطعام آسان ترست کہ بقال را بدرم

قطعہ

ترکِ احسانِ خواجہ اولے تر | کاحتمالِ جفائے بوابان

بہ تمنائے گوشت مردن بہ | کہ تقاضائے زشت قصابان

حکایت[۱۰] جوانمردے را در جنگِ تاتار جراحتے رسید کسے گفت فلاں بازرگان نوشدارو دارد اگر بخواہی باشد کہ دریغ ندارد وگویند بازرگان ببخل معروف بود

شعر

گر بجائے نانش اندر سفرہ بودے آفتاب | تا قیامت روز روشن کس ندیدے در جہاں

جواں مرد گفت اگر دارو خواہم از وے دہد یا ندہد و اگر دہد نفع کند یا نکند بارے خواستن ازو زہر کشندہ است۔

لہ نخواہد: نہیں چاہتا۔ پر گشت: بھر گیا۔ شکم: پیٹ۔ خاست: اٹھا۔ سود: فائدہ۔ اسباب راست: مناسب تدبیر۔ حکایت[۹]: مقصد یہ ہے کہ اُدھار لینے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ بعض دفعہ پریشانی اٹھانی ہوتی ہے۔ بقالے: اگرچہ سبزی فروش کو کہتے ہیں مگر یہاں غلہ فروش مراد ہے۔ درم: چاندی کا سکہ ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے۔ صوفیاں گرد آمدہ: یعنی کمبل فروش فقیر۔ واسط: یہ شہر کا نام ہے۔ فارس میں ہے۔ مطالبت: تقاضا: یعنی مانگنا۔ خشونت: سختی۔ تعنت: عیب جوئی۔ خستہ: رنجیدہ۔ تحمل: برداشت۔ چارہ: کوئی علاج۔ خواجہ: مالک۔ اولیٰ تر: زیادہ بہتر۔ جفا: ظلم۔ بوابان: جمع بواب: دربان۔ تمنا: آرزو۔ زشت: سخت۔ قصاباں: جمع قصاب قصائی۔ حکایت[۱۰]: مقصد یہ ہے بخیل سے کوئی چیز نہ مانگنی چاہیئے۔ غذا تو دور کنار۔ بیماری کے وقت دوا بھی نہ مانگنی چاہیئے۔ جوانمرد: بہادر۔ تاتار: ملک کا نام جسے ترکستان کہتے ہیں۔ جراحت: زخم۔ بازرگان: تاجر۔ نوشدارو: یہ دوا کا نام ہے جو زخموں پر استعمال کرتے ہیں۔ بخواہی: مانگے۔ دریغ ندارد: انکار نہ کرے۔ نانش: روٹی اس کی۔ سفرہ: دسترخوان۔ دارو خواہم: دوا طلب کروں۔ از وے دہد یا ندہد: معلوم نہیں دے یا نہ دے۔ بارے: بہرحال۔

شعر

ہر چہ از دوناں بمنت خواستی | در تن افزودی و از جاں کاستی

حکیماں گفتہ اند اگر آبِ حیات فروشند فی المثل بآبروئے دانا نخرد کہ مُردن بعزت بہ از زندگانی بمذلت

شعر

از حنظل خوردی از دستِ خوشخوئے | بہ از شیرینی از دستِ ترشروئے

حکایت[۱۱] یکے از علما خورندہ بسیار داشت و کفاف اندک یکے را از بزرگاں کہ معتقد او بود بگفت روی از توقع او در ہم کشیدہ تعریضِ سوال از اہلِ ادب در نظرش قبیح آمد

قطعہ

ز بخت روی ترش کردہ پیشِ یار عزیز | مرو کہ عیش برو نیز تلخ گردانی

بحاجتے کہ روی تازہ روی و خنداں رو | فرو نبندد کارِ کشادہ پیشانی

آوردہ اند کہ اندکے در وظیفہ او زیادت کرد و بسیاری از ارادت کم دانشمند چوں پس از چند روز مودت معہود بر قرار ندید گفت

شعر

بئس المطاعم حین الذل تکسبہا | القدر منتصب و القدر مخفوض

لہ دوناں: کمینے۔ منت: خوشامد۔ خواستی: مانگے۔ تن افزودی: جسم بڑھایا۔ کاستی: گھٹ گئی۔ فروشند: فی المثل بآبروئے: مثلاً آبرو کے بدلے فروخت کریں۔ نخرد: نہ خریدے۔ مذلت: ذلت۔ حنظل: ایک شبیہ کڑوی دوا کا نام ہے یعنی اندرائن۔ خوشخوئی: خوش مزاج۔ ترشروئی: بدمزاج۔ حکایت[۱۱]: مقصد یہ ہے کہ اہل علم کو تنگی اور پریشانی کے وقت خوش رہنا چاہیئے۔ کم روزی پر صبر کرنا چاہیئے۔ لوگوں سے سوال کرنا اپنی عزت برباد کرنا ہے۔ خورندہ: بسیار: زیادہ کھانے والا یعنی دوست بہت۔ کفاف اندک: آمدنی تھوڑی۔ روی: منہ۔ توقع: امید۔ درہم کشیدہ: منہ پھیر لیا۔ ناراض ہو گیا۔ تعریض: سوال پیش کرنا۔ قبیح: بُرا۔ بخت: مقدر۔ روی ترش: منہ بنا کر۔ تلخ: کڑوا۔ گردانی: خنداں رو: ہنسنے والا منہ۔ کشادہ پیشانی: خوش مزاج۔ وظیفہ: تنخواہ۔ ارادت: اعتقاد۔ مودت: دوستی۔ معہود: گزشتہ۔ بئس المطاعم: کھانے بُرے ہیں۔ جنہیں تو ذلت کی حالت میں حاصل کرتا ہے۔ ہانڈی چڑھ جائے گی لیکن عزت گھٹ جائے گی۔

(فقیر عطا الرسول باوسیتی)

فرد

نانم افزود و آبرویم کاست | بینوائی بہ از مذلت خواست

حکایت درویشے را ضرورتے پیش آمد کسے گفت فلاں نعمتے دارد کامل و کرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو واقف گردد ہمانا کہ در قضائے آں توقف روا ندارد گفت من او را ندانم گفت منت رہبری کنم دستش گرفت تا بمنزلِ آں شخص درآورد یکے را دید لب فروہشتہ و تند نشستہ برگشت و سخن نگفت کسے گفتش چہ کردی گفت عطائے او را بلقائے او بخشیدم

قطعہ

مبر حاجت بنزدیک ترشروی | کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی
اگر حاجت بری نزد کسے بر | کہ از رویش بنقد آسودہ گردی

حکایت خشک سالے در اسکندریہ پدید آمد چنانکہ عنانِ طاقت درویشاں از دست رفتہ بود و درہائے آسماں بر زمیں بستہ و فریاد اہل زمین بآسماں پیوستہ۔

قطعہ

نماند جانور از وحش و طیر و ماہی و مور | کہ بر فلک نشد از بیمرادی افغانش

لہ افزود، بڑھ گئی۔ آبرویم عزت میری۔ کاست، کم ہوگئی بینوائی، مفلسی، غریبی۔ مذلت، ذلت خواست، چاہتا ہے۔ حکایت کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو بخیل اور بدمزاج لوگوں سے کسی وقت بھی اپنی ضرورت کا اظہار نہ کرے، ورنہ باطنی تکلیف اٹھانی پڑیگی۔ کرم نفسی، سخاوت۔ شامل عام۔ واقف، باخبر ہونا۔ یقینی قضا، پورا۔ توقف، ٹھہر۔ منت، میں تجھے۔ لب فروہشتہ، ہونٹ لٹکائے ہوئے۔ تند نشستہ، تیز مزاجوں کی طرح بیٹھا ہوا۔ برگشت، پھرا۔ عطا، بخشش لقاء، ملاقات۔ بخشید، اس کی صورت کو بخش دی۔ سے مبر، نہ جا۔ ترشروی، بدمزاج۔ خوئے بد، بری عادت۔ فرسودہ، تکلیف۔ بری، لے جا۔ بنقد، فوراً۔ آسودہ، خوش۔ حکایت کا مقصد یہ ہے کہ لوگ فقر اور فاقہ برداشت کر سکتے ہیں لیکن کمینوں کا احسان اور بوجھ سر پر نہیں رکھ سکتے، عزتِ نفس کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کر سکتے۔ خشک سالی، قحط سال۔ اسکندریہ شہر کا نام ہے مصر میں ہے اس کو اسکندر نے آباد کیا تھا۔ پدید، ظاہر۔ عنان، باگ لگام۔ رفتہ، چھوٹ گئی۔ درہائے آسماں، بارش نہیں ہوئی تھی۔ بستہ، بند۔ وحش، جنگلی جانور۔ طیر، پرندے۔ ماہی، مچھلی۔ مور، چیونٹی۔ فلک، آسمان۔ بیمرادی، بے مقصد۔ افغانش، فریاد۔

عجب کہ دودِ دلِ خلق جمع می نشود | کہ ابر گردد و سیلاب دیدہ بارانش

درچنیں سالے مخنثے دور از دوستاں کہ سخن در وصفِ او ترکِ ادب است خاصۃً در حضرتِ بزرگاں و بطریقِ اہمال ازاں درگذشتن ہم نشاید کہ طائفہ بر عجزِ گویندہ حمل کنند بریں دو بیت اختصار کنیم کہ اندک دلیلِ بسیارے باشد و مشتے نمونۂ خروارے

شعر

تتری گر کشد مخنث را | تتری را دگر نباید کشت
چند باشد چو جسرِ بغدادش | آب در زیر و آدمی بر پشت

چنیں شخصے کہ یک طرف از نعتِ او شنیدی دریں سال نعمتِ بیکراں داشت تنگدستاں را سیم و زر دادے و مسافراں را سفرہ نہادے گروہے درویشاں از جورِ فاقہ بطاقت رسیدہ بودند آہنگِ دعوتِ او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم و گفتم

قطعہ

نخورد شیر نیم خوردۂ سگ | گر بسختی بمیرد اندر غار
تن بہ بیچارگی و گرسنگی | بنہ و دست پیشِ سفلہ مدار

لہ دود، دھواں۔ می نشود، نہیں ہوتا۔ ابر، بادل۔ دیدہ بارانش، آنسو بارش بن جائیں۔ مخنثے، ہیجڑا۔ دور از دوستاں، اللہ کرے دوستوں سے دور رہے۔ ترک، چھوڑ دینا۔ حضرت، دربار۔ اہمال، چھوڑنا۔ گذشتن، گذرنا۔ طائفہ، ٹولہ۔ حمل کنند، گمان کریں گے۔ اختصار، مختصر۔ اندک، تھوڑا۔ مشتے، نمونہ، مٹھی بھر۔ خروارے، گدھے کا بوجھ۔ تتری، تاتاری، سپاہی۔ نباید کشت، نہ چاہیے مارنا۔ ئہ جسر بغداد، پل بغداد۔ یہ پل بغداد میں ہے۔ آب بزیر، پانی نیچے، آدمی بر پشت، لوگ اوپر اور پانی نیچے۔ پانی نیچے سے گزرتا ہے اور آدمی اوپر سے۔ نعت، تعریف۔ بیکراں، بہت۔ داشت، رکھتا تھا۔ تنگدستاں، مفلس، بھوکے۔ سیم و زر، سونا، چاندی۔ سفرہ نہادے، دسترخوان رکھتا تھا۔ جور، ظلم۔ فاقہ، بھوک۔ آہنگ، ارادہ۔ دعوت، کھانے کی طرف بلانا۔ مشورت، صلاح و مشورہ۔ نیم خوردہ سگ، کتے کا جھوٹا۔ گرسنگی، بھوک۔ بنہ، رکھ۔ سفلہ، کمینہ۔ مدار، نہ رکھ۔

گر فریدوں شود بہ نعمت و مُلک | بے ہنر را بہیچ کس مشمار
پرنیان و نسیج بر نا اہل | لاجورد و طلاست بر دیوار

حکایت[۱۳] حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر در جہاں دیدہ یا شنیدہ گفت بلے روزے چہل شتر قربان کردہ بودم امرائے عرب را پس بگوشہ صحرائے بحاجتے بیروں رفتہ بودم خارکشے را دیدم پشتہ خار فراہم آوردہ گفتمش بمہمان حاتم چرا نروی کہ خلقے بر سماط او گرد آمدہ اند گفت

فرد

ہر کہ نان از عمل خویش خورد | منت حاتم طائی نبرد

انصاف دادم کہ من او را بہمت و جوانمردی بیش از خود دیدم

حکایت[۱۵] موسیٰ علیہ السلام درویشے را دید از برہنگی بریگ اندر شدہ گفت اے موسیٰ دعا کن تا خدائے عزوجل مرا کفافے دہد کہ از بیطاقتی بجاں آمدم موسیٰ دعا کرد و برفت پس از چند روزے کہ باز آمد از مناجات مر او را دید گرفتار و خلقے انبوہ بر وے گرد آمدہ گفت ایں چہ حالت ست گفتند خمر خوردہ و عربدہ کردہ و کسے را کشتہ اکنوں بقصاص فرمودہ اند۔

فریدوں: بادشاہ کا لقب ہے ملک ایران کا بادشاہ تھا۔ پرنیان: ریشمی کپڑے کا نام ہے۔ نسیج: یہ بھی قیمتی ریشمی کپڑا ہے۔ لاجورد: ایک قیمتی پتھر ہے۔ طلاست: سونا۔ حکایت[۱۳] مقصد یہ ہے کہ حسن ہمت اور مروت دیکھنی ہے دست نزد کی کمائی کھانا۔ چہل شتر: چالیس اونٹ۔ امرائے عرب: سردار عرب۔ صحرا: جنگل۔ خارکش: لکڑہارا۔ پشتہ: گٹھا۔ فراہم: جمع کیے ہوئے۔ سماط: دسترخوان۔ عمل خویش: یعنی محنت مزدوری۔ منت: احسان۔ نبرد: اٹھانا۔ بیش: زیادہ۔ حکایت[۱۵] مقصد خلاصہ یہ ہے کہ غریب کو اپنی غربت کو اللہ تعالیٰ کی حکمت پر محمول کرکے راضی برضا رہنا چاہیے۔ برہنگی: ننگا۔ بریگ اندر: ریت میں۔ عز: بزرگ۔ جل: بلند، برتر۔ کفاف: روزی۔ مناجات: سرگوشی۔ مرا ورا دید: اسی کو دیکھا۔ خمر خوردہ: شراب پینا۔ عربدہ: جنگ۔ کشتہ اکنوں: قتل کرداں۔ قصاص: خون کا بدلہ۔ یعنی شرعی سزا۔

قطعہ

گربہ مسکیں اگر پر داشتے | تخم گنجشک از جہاں برداشتے
ہیچ کس را گر خود نگذاشتے | ایں دو شاخ گاؤ گر خر داشتے

فرد

عاجزے را شدہ دست قوی | بخیزد و دست عاجزاں برتابد
وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ

شعر

کَدَاکَ[۱۰] اَخَا جَنَاکَ یَا مَغْرُوْرُ فِي الْخَطَرِ | حَتّٰى هَلَکْتَ فَلَیْتَ النَّمْلَ لَمْ تَطِرِ

نظم

سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش | سیلی خواہد بضرورت سرش
آں نشنیدی کہ فلاطوں چہ گفت | مور ہماں بہ کہ نباشد پرش
پدر را عسل بسیار ست ولیکن پسر گرمی دار ست

فرد

آں کس کہ توانگرت نمی گرداند | او مصلحت تو از تو بہتر داند

حکایت[۱۶] اعرابئے را دیدم در حلقہ جوہریان بصرہ کہ حکایت میکرد

گربہ: بلی۔ مسکین: غریب۔ پر داشتے: پر ہوتے۔ تخم: بیج۔ گنجشک: چڑیا۔ دو شاخ گاؤ: بیل کے دو سینگ۔ داشتے: اگر رکھتا ہوتا۔ برخیزد: اٹھتا ہے۔ بتابد: مروڑتا ہے۔ ولو بسط اللہ: اور اگر اللہ تعالیٰ رزق کو اپنے بندوں پر فراخ کردیتا تو البتہ زمین میں نافرمانی کرتے۔ کَدَاکَ اخاک: کس چیز نے اے مغرور تجھے خطرہ میں ڈالا یہاں تک کہ تو ہلاک ہوگیا چیونٹی کے پر نہ ہوتے۔ سفلہ: کمینہ۔ جاہ: مرتبہ۔ سیم و زر: چاندی سونا۔ سیلی: طمانچہ۔ افلاطون: ایک حکیم فلاسفر کا نام ہے۔ مور: چیونٹی۔ ہماں: وہی۔ عسل: شہد۔ ناکھو: گرمی: گرم مزاج۔ توانگر: دولت مند۔ گرداند: کرتا ہے۔ داند: جانتا ہے۔ حکایت[۱۶] خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو طمع لالچ میں در بدر نہ پھرنا چاہیے اور توشہ سامان ساتھ ہوتا پریشان

کہ وقتے در بیابان راہ گم کردہ بودم و از زاد معنی چیزے با من نماندہ دل بر ہلاک نہادہ کہ ناگاہ کیسۂ یافتم پر از مروارید ہرگز آن ذوق و شادی فراموش نکنم کہ پنداشتم کہ گندم بریان ست باز آں تلخی و نومیدی کہ معلوم کردم کہ مروارید ست

قطعہ

در بیابان خشک و ریگِ رواں | تشنہ را در دہاں چہ درچہ صدف
مرد بے توشہ کاوفتاد ز پاے | بر کمر بند او چہ زر چہ خزف

حکایت[۱۷] یکے از عرب در بیابانے از غایت تشنگی میگفت

نظم

یَا لَیْتَ قَبْلَ مَنِیَّتِیْ | یَوْمًا اَفُوْزُ بِمُنْیَتِیْ
نَہْرٌ تَلَاطَمَ رُکْبَتِیْ | وَاَظَلُّ اَمْلَاءُ قِرْبَتِیْ

حکایت[۱۸] ہمچناں درویشے در قاعِ بسیط گم شدہ و قوت و قوتش نماندہ درمے چند داشت بسیار بگردید رہ بجائے نبرد پس بہ سختی ہلاک شد طائفہ برسیدند درمہا دیدند پیش روئے نہادہ و بر خاک نبشتہ۔

بیاباں: جنگل۔ راہ گم کردہ، راستہ بھول گیا، زاد: توشہ۔ معین: مقرر۔ دل بر ہلاک نہادم مرنے کا یقین ہوگیا۔ ناگاہ، اچانک، کیسہ: تھیلی۔ مروارید موتی سیپے۔ ذوق، لذت۔ شادی: خوشی، فراموش، بھولنا، پنداشتم: خیال کیا بریاں: بھنے ہوئے، تلخی کڑوی، ریگ رواں، ریت کا اڑنا، تشنہ: پیاسا، دُرّ: موتی، صدف: سیپ، توشہ: وہ کھانے پینے کا سامان جو سفر میں لے جاتے ہیں توشہ کہلاتا ہے حکایت ۱۷ مقصد اس کا حکایت ۱۶ جیسا ہے۔ یالیت: اے کاش اگر میں مرنے سے پہلے اپنی مراد کو پہنچوں، نہر تلاطم: اس نہر میں جو میرے زانو تک پہنچتی ہو اور اس میں سے میں اپنی مشک بھر لوں۔ حکایت ۱۸: اس کا مقصد بھی حکایت ۱۶ جیسا ہے۔ قاع:

میدان، بسیط: کشادہ کھلا، قوتہ، توشہ، قوت، توشہ راہ، بجائے نبرد: کسی جگہ نہ پہنچ سکا۔ راستہ نہ پایا۔ برسید: پہنچا۔ بنشتہ: لکھا۔

قطعہ

گر ہمہ زرِ جعفری دارد | مرد بے توشہ بر نگیرد گام
در بیاباں فقیرِ سوختہ را | شلغمِ پختہ بہ کہ نقرۂ خام

حکایت[۱۹] ہرگز از دورِ زماں ننالیدہ ام و روی از گردشِ ایام درہم نکشیدہ مگر وقتیکہ پایم برہنہ بود و استطاعتِ پای پوشے نداشتم بجامع کوفہ در آمدم دلتنگ یکے را دیدم کہ پای نداشت سپاسِ نعمتِ حق بجای آوردم و بر بے کفشی صبر کردم

قطعہ

مرغِ بریاں بچشمِ مردمِ سیر | کمتر از برگِ ترہ بر خوان ست
وانکہ را دستگاہ و قدرت نیست | شلغمِ پختہ مرغِ بریان ست

حکایت[۲۰] یکے از ملوک با تنے چند خاصاں در شکار گاہے بزمستاں از عمارت دور افتادند تا شب در آمد خانۂ دہقانے را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمتِ سرما نباشد یکے از وزرا گفت لائق قدرِ بلند پادشاہاں نباشد بخانۂ دہقانے رکیک التجا کردن ہم اینجا خیمہ بزنیم و آتش افروزیم دہقاں را خبر شد ماحضرے کہ داشت

زرِ جعفری: خالص سونا جعفر ایک کیمیاگر کا نام ہے۔ گام: قدم سوختہ: جلا ہوا۔ شلغم: ایک سبزی کا نام ہے، پختہ: پکے ہوئے۔ نقرہ خام: خالص چاندی، حکایت ۱۹: مقصد خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو اپنے سے کم درجہ لوگوں پر نظر کرنا چاہیے ایسا کرنے سے شکر کی توفیق ہوتی ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے۔ دورِ زماں: زمانہ کی گردش، ننالیدہ ام: رویا نہیں ہیں۔ گردشِ ایام۔ زمانہ کے حوادثات، درہم نکشیدہ، پایم برہنہ: پاؤں ننگے، استطاعت، طاقت، پای پوشے، جوتا پہننا، سپاس، شکریہ بے کفشی، ننگے پاؤں۔ مرغ بریاں، بھنا ہوا مرغ، مردم سیر، پیٹ بھرا ہوا۔ برگ ترہ، ساگ، برخوان: دسترخوان پر، دستگاہ، قدرت

حکایت ۲۰، خلاصہ یہ کہ دنیادار کو بھی تنگی برداشت کرنا چاہیے۔ زمستان: سردی، دہقان: دیہاتی، گاؤں کا رہنے والا۔ التجا: خوشامد۔ بزنیم: لگادیتے، آتش افروزیم: آگ جلادیتے، ماحضر: جو کچھ تیار ہو۔

ترتیب کرد و پیش آورد و زمین ببوسید و گفت قدرِ بلندِ سلطان بدیں قدر نازل نشدے ولیکن نخواستند کہ قدرِ دہقان بلند شود سلطان را سخن گفتنِ او مطبوع آمد شبانگہ بمنزلِ او نقل کردند بارِ لباس خلعت و نعمت فرمود شنیدمش کہ قدمے چند در رکابِ سلطان بود و میگفت قطعہ

زِ قدرِ شوکتِ سلطاں نگشت چیزے کم	از التفات بمہمان سرائے دہقانے
کلاہِ گوشۂ دہقاں بآفتاب رسید	کہ سایہ بر سرش انداخت چوں تو سلطانے

حکایت (۲۱) گدائے سؤل را حکایت کنند کہ نعمتے وافر اندوختہ بود یکے از پادشاہاں گفتش ہمی نمایند کہ مالِ بیکراں داری و مارا مہمیست اگر برخے ازاں دستگیری کنی چوں ارتفاع برسد وفا کردہ شود و شکر گفتہ آید گفت اے خداوند روئے زمین لائق قدرِ بزرگوار پادشاہ نباشد دست بمالِ چوں من گدائے آلودہ کردن کہ جو جو بگدائی فراہم آوردہ ام گفت غم نیست کہ بکافر میدہیم کہ الخبیثٰت للخبیثین [۱]

شعر

گر آبِ چاہِ نصرانی نہ پاک ست	جہود مردہ می شوئی چہ باک ست

ترتیب: تیار کیا ہوا۔ ببوسید: بوسہ دیا۔ قدر: مرتبہ۔ نخواستند: پسند نہ کیا۔ مطبوع: پسندیدہ۔ شبانگہ: رات کے وقت۔ منزل: جگہ۔ خلعت: بادشاہی لباس۔ رکاب: سواری۔ شوکت: دبدبہ۔ مہمان سرائے: مہمان گھر کا۔ کلاہ گوشہ: ٹوپی کا کنارہ۔ آفتاب رسید: بلند مرتبہ ہوگیا۔ انداخت: ڈالا۔ حکایت ۲۱ خلاصہ یہ ہے کہ کسی کا سامان زبردستی چھین لیا جائے تو صبر کرنا چاہیے۔ گدا: فقیر۔ سؤل: بھیک مانگنے والا۔ وافر اندوختہ: بہت جمع کرنا۔ بیکراں: بے شمار۔ مہم: دشوار کام۔ برخے: تھوڑا۔ دستگیری: مدد۔ ارتفاع: آمدنی۔ وفا: پوری۔ قدر: مرتبہ۔ آلودہ: ہاتھ بھرنا۔ فراہم: جمع کیا۔ غم نیست: پرواہ نہیں۔ الخبیثات: ناپاک چیزیں ناپاکوں کے لئے ہوتی ہیں۔ گر آب: اگر پانی۔ چاہ: کنواں۔ نصرانی: عیسائی۔ جہود: یہودی۔ چہ باک: کیا ڈر خوف:

شعر

قالوا عجین الکلس لیس بطاہر	قلنا نسد بہ شقوق المبرز [۱]

شنیدم کہ سر از فرمانِ ملک باز زد و حجت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن ملک بفرمود تا مضمونِ خطاب را از وے بزجر و توبیخ مخلص کردند

مثنوی

بلطافت [۲] چو برنیاید کار	امر بہ بے حرمتی کشد ناچار
ہر کہ بر خویشتن نبخشاید	گر نہ بخشد بروکسے شاید

حکایت (۲۲) بازرگانے را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت و چہل بندہ و خدمتگار شبے در جزیرۂ کیش مرا بحجرۂ خویش برد ہمہ شب نیارمید از سخنہائے پریشاں گفتن کہ فلاں انبارم بترکستان است و فلاں بضاعت بہندوستان و ایں قبالۂ فلاں زمین است و فلاں چیز را فلاں کس ضمین ست و گاہ گفتے کہ خاطرِ اسکندریہ دارم کہ ہوائے خوش ست باز گفتے نہ کہ دریائے مغرب مشوش ست سعدیا سفرے دیگر در پیش ست اگر آں کردہ شود بقیتِ عمرِ خویش بگوشہ بنشینم و قناعت کنم گفتم آں کدام سفر ست گفت گوگرد

[۱] قالوا: لوگوں نے کہا کہ چونے کا خمیر پاک نہیں ہوتا۔ ہم نے کہا اس سے بیت الخلاء کے دروازے بند کر دیں گے۔ باز زد: پھیر مارا۔ حجت: دلیل گرفت: شروع۔ شوخ چشمی کردن: بے حیائی کی۔ ملک فرمود: بادشاہ نے کہا۔ خطاب: کلام۔ زجر و توبیخ: زبردستی ڈرانا دھمکانا۔ مخلص: رہائی۔ [۲] لطافت: نرمی۔ امر بہ بے حرمتی: بے عزتی۔ ناچار: مجبورا۔ نبخشاید: مہربانی۔ شاید: ٹھیک ہے۔ حکایت ۲۲: خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو قناعت کرنا چاہیے اگر قناعت چھوڑ دے اور حرص میں مبتلا ہو جائے تو بڑی مصیبت میں پھنس جائے گا۔ بازرگان: تاجر، سوداگر۔ صد و پنجاہ شتر بار داشت: ڈیڑھ سو اونٹ سامان رکھتا تھا۔ کیش: دریا ایک جزیرہ کا نام ہے۔ سخنہائے پریشان: بیکی بیکی باتیں۔ انبار: ذخیرہ۔ بضاعت: سامان۔ قبالہ: دستاویز۔ ضمین: ذمہ دار۔ خاطر: خیال۔ مشوش: پریشانی، طغیانی۔ بگوشہ بنشینم: کونے میں بیٹھ جاؤں۔ کدام: کون سا۔ گوگرد: گندھک:

الفقیر عطاء الرسول

پارسی خواہم بردن بچین کہ شنیدم کہ قیمتے عظیم دارد و کاسۂ
چینی بروم آرم و دیبائے رومی ہند و پولادِ ہندی بحلب و آبگینۂ
حلبی بیمن و بردِ یمانی بپارس و ازاں پس ترکِ سفر کنم و بدکانے
بنشینم انصاف ازیں ماخولیا چنداں فرو گفت کہ بیش طاقت
گفتنش نماند گفت اے سعدی تو ہم سخنے بگوی ازانہا کہ دیدہ و
شنیدہ گفتم

قطعہ

آں شنیدستی کہ در صحرائے غور | بار سالارے بیفتاد از ستور
گفت چشمِ تنگ دنیا دار را | یا قناعت پر کند یا خاکِ گور

حکایت (۲۳) مالدارے را شنیدم کہ بہ بخل اندر چناں معروف بود کہ
حاتمِ طائی در کرم ظاہر حالش بنعمت دنیا آراستہ و خستِ نفس جبلی
ہمچناں در وے متمکن تا بجائے رسید کہ نانے از دست بجانے ندادے
و گربۂ ابوہریرہؓ را بلقمہ ننواختے و سگِ اصحابِ کہف را استخوانے
نینداختے فی الجملہ خانۂ اورا کس ندیدے در کشادہ و سفرۂ اورا سر

بیت

درویش بجز بوئے طعامش نشنیدے | مرغ از پئے نانِ خوردنِ او ریزہ نچیدے

لہ پارسی : فارسی - خواہم : چاہتا ہوں - بردن : لے جانا - عظیم : بڑی - کاسۂ : پیالہ - روم : ملک کا نام ہے - دیباۓ : ریشم - پولاد : فولاد - حلب : شہر کا نام ہے - آبگینہ : شیشہ - بردِ یمن : یمن کی چادریں - بنشینم : بیٹھ جاؤں - ماخولیا : پاگل پن - فرو : زیادہ - دیدہ : دیکھی - شنیدہ : سنی - لہ صحرا : جنگل - غور : شہر کا نام ہے افغانستان میں - بیفتاد : گر پڑا - ستور : گھوڑے - خاکِ گور : قبر کی مٹی - حکایت (۲۳) : خلاصہ یہ ہے انسان بخیلی نہ کرے کہ نہ خود کھائے نہ دوسروں کو کھلائے اور قریبی رشتہ دار اس کی موت کا انتظار کرتے ہیں اس کے مرنے کے بعد وہ عیش کرتے ہیں لہذا انسان خود بھی کھائے اور دوستوں کو بھی کھلائے۔ بخل : کنجوسی - معروف : مشہور - کرم : سخاوت - خست : کنجوسی - جبلی : پیدائشی - متمکن : قائم - بجانے : جان کا بدلہ - لہ لقمہ : نوالہ - گربہ : بلی - استخوانے : ہڈی - در کشادہ : دروازہ کھلا ہوا - سفرہ اور آسمر : دسترخوان بچھا ہوا -

شنیدم کہ بدریائے مغرب اندر راہ مصر پیش گرفتہ بود و خیالِ فرعونی
در سر حتّٰی اِذَا اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ بادے مخالف بکشتی بر آمد چنانکہ گویند

فرد

با طبعِ ملولت چہ کند دل کہ نسازد | شرطہ ہمہ وقتے نبود لائقِ کشتی

دست بدعا بر آورد و فریاد بیفائدہ خواندن گرفت فَاِذَا رَکِبُوْا فِی
الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ہ

شعر

دستِ تضرع چہ سود بندۂ محتاج را | وقتِ دعا بر خدا وقتِ کرم در بغل

قطعہ

از زر و سیم راحتے برساں | خویشتن ہم تمتعے برگیر
وانگہ ایں خانہ کز تو خواہد ماند | خشتے از سیم و خشتے از زر گیر

آوردہ اند کہ در مصر اقارب درویش داشت بعد از ہلاکِ وے
ببقیتِ مالِ وے توانگر شدند جامہائے کہن بمرگِ او بدریدند و خز
دمیاطی بعوض آں بریدند ہمدراں ہفتہ یکے را دیدم از ایشاں بربادِ
پائے سوار رواں و غلامِ پری پیکر در پئے او دواں

لہ خیالِ فرعونی : تکبرانہ خیال یعنی وہی غرور اور بخل اور کمینگی باتیں۔ حتّٰی اِذَا : یہاں تک کہ جب غرق ہونے نے پا لیا - بادِ مخالف : ہوا مخالف - طبع : طبیعت - ملولت : رنجیدہ - نسازد : موافقت کرے - شرطہ : خوش گوار ہوا جو طوفان کے بعد سمندر میں چلتی ہے - دست بدعا بر آورد : دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے - فَاِذَا رَکِبُوْا الخ : جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو دین کو خالص اسی کے لیے مانتے ہوئے دعا کرتے ہیں (۲) تضرع : عاجزی - چہ سود : کیا فائدہ - وقتِ کرم : کرم کے وقت بغل میں ہاتھ دبا لیتے ہیں - تمتع : نفع - برگیر : اٹھا - خواہد ماند : چھوٹ جائے گا - خشت : اینٹ - اقارب : رشتہ دار - جامہ : کپڑا - کہن : پرانا - بمرگِ او بدریدند : مرنے پر پھاڑ ڈالے - خز : ریشمی کپڑا - دمیاطی : نفیس کپڑا ہے جو مصر کے شہر دمیاط میں بنتا ہے اسی وجہ سے یہ نام مشہور ہے - بریدند : قطع کرے - پری پیکر : خوب صورت غلام - در پئے : پیچھے - دواں : دوڑتا -

قطعہ

وہ[1] کہ گر مردہ باز گردیدے ۔۔۔ بسرائے قبیلہ و پیوند
ردِّ میراث سخت تر بودے ۔۔۔ وارثاں را زمرگِ خویشاوند

بسابقہ معرفتے کہ درمیانِ ما بود آستینش گرفتم و گفتم

بیت

بخور اے نیک سیرت سرہ مرد ۔۔۔ کاں فرومایہ گرد کرد و نخورد

حکایت[۲۴] صیادِ ضعیف را ماہی قوی بدام افتاد طاقت حفظ آں نداشت ماہی برو غالب آمد و دام از دستش در ربود

قطعہ

شد غلامے کہ آب جُو آرد ۔۔۔ آبِ جُو آمد و غلام ببرد
دام ہر بار ماہی آوردے ۔۔۔ ماہی ایں بار رفت و دام ببرد

بیت

صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد ۔۔۔ ایک روز بہ بینی کہ پلنگش بخورد

دیگر صیاداں دریغ خوردند و ملامتش کردند کہ چنیں صیدے در دامت افتاد و نتوانستی نگاہداشتن گفت اے برادراں چہ تواں کرد

لہ وہ: افسوس ۔ سرآئے گھر قبیلہ: خاندان ۔ پیوند: رشتہ دار ردّ: انکار کرنا ۔ میراث: ورثہ ۔ یعنی وہ مال جو ورثہ میں ملا ہو مرگ: موت ۔ خویشاوند: اپنے ۔ سابقہ: پہلی ۔ آستینش گرفتم: تقد پکڑا ۔ سیرت: عادت ۔ سرہ: ستھرا ۔ فرومایہ: کمینہ ۔ گرد کرد: جمع کیا ۔ نخورد: نہ کھایا ۔ حکایت[۲۴]: خلاصہ یہ کہ ہر نفع و نقصان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاننا چاہیے ۔ نقصان ہو جائے تو صبر کرنا چاہیے ۔ صیاد: شکاری ۔ ضعیف: کمزور ۔ ماہی: مچھلی ۔ بدام افتاد: جال میں پھنس گئی ۔ ربود: چھڑا گئی ۔ شد: گیا ۔ آبِ جُو: نہر ۔ آرد: پانی لائے ۔ ببرد: لے گیا ۔ پلنگ: چیتا ۔ دریغ: افسوس ۔ ملامت: برا بھلا ۔ دیگر صیاداں: دوسرے شکاری ۔ نتوانستی: تو اسے روک ۔ نگاہداشتن: حفاظت کرنا ۔

فقیر علاء الرسول

مرا روزی نبود و او را ہمچنیں روزی[1] ماندہ حکمت صیاد بے روزی در دجلہ نگیرد و ماہی بے اجل بر خشکی نمیرد

حکایت[۲۵] دست و پا بریدہ ہزار پائے را بکشت صاحبدلے برو بگذشت و گفت سبحان اللہ با ہزار پائے کہ داشت چوں اجلش فراز آمد از بے دست و پائے گریختن نتوانست ۔

مثنوی

چو آید زپے دشمنِ جاں ستاں ۔۔۔ ببندد اجل پائے مردِ دواں
دراں دم کہ دشمن پیاپے رسید ۔۔۔ کمانِ کیانی نباید کشید

حکایت[۲۶] ابلہے را دیدم سمین و خلعتے ثمین در بر و مرکب تازی در زیر و قصبے مصری بر سر کسے گفت سعدی چگونہ ہمی بینی ایں دیبائے معلّم بریں حیوانِ لا یعلم گفتم

شعر

قد شابہ بالوری حمارٌ ۔۔۔ عجلاً جسداً لہ خوارٌ

گفتہ اند یک طلعتِ زیبا بہ از ہزار خلعتِ دیبا

قطعہ

شریف اگر متضعف شود خیال مبند ۔۔۔ کہ پایگاہِ بلندش ضعیف خواہد شد

لہ ہمچنیں: اسی طرح ۔ روزی ماندہ: حکمت: دانائی کی باتیں ۔ دجلہ: بغداد شریف کی بڑی نہر کا نام ہے ۔ بے اجل: بغیر موت ۔ نمیرد: نہیں مرتی ۔ حکایت[۲۵]: خلاصہ یہ کہ آنے والی پریشانیوں کو دور کرنا انسان کے بس میں نہیں ہے اسلئے صبر بہتر ہے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے ۔ دست و پا بریدہ: ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ۔ کشت: مارا ۔

اجلش: اس کو موت آگئی ہے ۔ فراز آمد: آنکھ بڑھی ۔ گریختن: بھاگنا ۔ جاں ستاں: جان لینے والا ۔ ببندد: باندھ دیتے ہیں ۔ دواں: دوڑنے والا ۔ پیاپے: پے در پے ۔ کمانِ کیانی: وہ کمان جو بادشاہ اہل ۔ شایان شان کے لائق ہو ۔ حکایت[۲۶]: خلاصہ یہ ہے کہ جاہل کے مال و دولت کو دیکھ کر اس کی بلند شان نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اپنی کسی ایسی نعمت کا خیال کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں جو اسکے پاس نہ ہو ۔ ابلہ: بیوقوف ۔ سمین: موٹا ۔ ثمین: قیمتی ۔ مرکبِ تازی: عربی گھوڑا ۔ قصب: ریشمی کپڑے کا نام ہے ۔ چگونہ: یہ کیسا ۔ معلّم: جلد ۔ لا یعلم: بے علم ۔ قد شابہ: ایک گدھا انسانوں کے مشابہ ہو گیا ایک گئو سالہ کا جسم بولتا ہے ۔ طلعت: صورت ۔ زیبا: اچھا ۔ دیبا: ریشمی کپڑا ۔ متضعف: کمزور ۔ مبند: نہ کر ۔ پایگاں: مرتبہ ۔ خواہد شد: ہو جائیگا ۔

سلامت کش کہ خردمنداں گفتہ اند دولت نہ بکوشیدن ست

وچارۂ آں کم جوشیدن ست **شعر**

کس نتواند گرفت دامنِ دولت بزور | کوشش بیفائدہ ست وسمہ بر ابروے کور

فرد

اگر بہر سرِ موئیت ہنر دو صد باشد | ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد

بیت

چہ کند زورمند واژوں بخت | بازوئے بخت بہ کہ بازوئے سخت

پسر گفت اے پدر فوائدِ سفر بسیارست از نزہتِ خاطر وجرِ منافع

ودیدنِ عجائب وشنیدنِ غرائب وتفرجِ بلدان ومحاورتِ خلان

وتحصیلِ جاہ وادب ومزیدِ مال ومکتب ومعرفتِ یاراں وتجربتِ

روزگاں چنانکہ سالکانِ طریقت گفتہ اند

نظم

تابدکانِ خانہ در گردی | ہرگز اے خام آدمی نشوی
برو اندر جہاں تفرج کن | پیش ازاں روز کز جہاں بروی

پدر گفت اے پسر منافع سفر چنیں کہ تو گفتی بیشمارست لیکن مسلم

ے سلامت کش، سلامتی کیلئے، خردمنداں، عقلمندوں، بکوشیدن، کوشش کرنا۔ چارۂ، علاج۔ جوشیدن، صبر کرنا، کس نتواند، کوئی نہیں، وسمہ، خضاب، یعنی نیل کے پتوں کا رنگ، کور، اندھا، بہر سرِ موئیت، بال سر کے، بخت بد، برمقدر، واژوں بخت، الٹے نصیب والا (۲) نزہتِ خاطر، پاکیزہ طبیعت، جر، کھینچنا۔۔۔ عجائب، عجیب باتیں، تفرج بلدان، شہروں کی سیر، محاورہ، گفتگو، غرائب، عجیب باتیں، خلان، دوستوں کی۔ مکتسب، حاصل کیا، تجربت، تجربہ۔ روزگاں، زمانہ کا، ۳ے سالکاں، جمع سالک، اللہ تعالیٰ کے راستہ پر چلنے والے اولیاء۔ طریقت، باطن کی صفائی کا راستہ

رقیم غلام الرسول

ورآستانۂ سیمیں بہ میخ زر بندند | گماں مبر کہ یہودی شریف خواہد شد

قطعہ

بآدمی نتواں گفت ماند ایں حیوان | مگر دراعہ ودستار ونقش بیرونش
بگرد در ہمہ اسباب ملک وہستی او | کہ ہیچ چیز نہ بینی حلال جز خونش

حکایت(۲۷) دزدے گدائے راگفت شرم نمیداری از برائے جوے

سیم دست پیش ہر لئیم دراز کردن گفت۔

بیت

دست دراز پئے یک حبہ سیم | بہ کہ ببرند بدانگے و دونیم

حکایت(۲۸) مشت زنے راحکایت کنند کہ از دہرِ مخالف بفغاں

آمدہ بود واز حلق فراخ ودست تنگ بجاں رسیدہ شکایت

پیش پدر برد واجازت خواست کہ عزم سفر دارم مگر بقوت بازو

امن کامے فراچنگ آرم کہ بزرگاں گفتہ اند

بیت

فضل وہنر ضائع ست تا ننمایند | عود برآتش نہند ومشک بسایند

پدر گفت اے پسر خیال محال از سر بدر کن وپائے قناعت در دامن

ے ور، اگر، آستانہ سیمیں، چاندی کی چوکھٹ، زر، سونے، جڑ، بستہ، ذکر، شریف، بلند مرتبہ، حاکم شہر کا۔ نتواں گفت، نہیں کہہ سکتے، دراعہ، لمبا کرتہ، نقش بیرونش، نقش ونگار، بجز، مگر، جز، سوا، حکایت ۲۷، مقصد یہ ہے کہ جس دولت میں ایمان اور عزت کا خطرہ ہو تو اسکی دور رہنا بہتر ہے۔ دزد، چور، جو سے سیم، جو بھر چاندی: لئیم، کمینہ (۲) حبہ، ایک رتی، دانگ، چھ رتی، دونیم، دو ٹکڑے، حکایت ۲۸، خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو جسمانی طاقت کے بھروسے پر سفر نہ کرنا چاہئے بلکہ سفر کرنے کے لیے صاحب علم یا اچھی آواز والا یا پیشہ ور یا صاحب ہنر، مشت زن، پہلوان، دہر، زمانہ۔ فغاں، فریاد، حلق فراخ، چوڑا حلق یعنی بہت کھانے والا۔ عزم، ارادہ۔ فراچنگ، حاصل کرنا۔ عود، ایک خوشبودار لکڑی کا نام ہے اسکے جلانے سے خوشبو مہکتی ہے۔

رقیم غلام الرسول

پنج طائفہ راست نخستیں بازرگانے را کہ با وجود نعمت و مکنت غلاماں و کنیزاں دارد و شاگرداں چابک ہر روز بشہرے و ہر شب بمقامے و ہر دم بتفرج گاہے و ہر لحظہ از نعیم دنیا متمتع

قطعہ

منعم بکوہ و دشت و بیاباں غریب نیست | ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت
واں را کہ بر مراد جہاں نیست دسترس | در زاد بوم خویش غریب و ناشناخت

دوم عالمے کہ بہ منطق شیریں و قوت فصاحت و مایۂ بلاغت ہر جا کہ رود بخدمت او اقدام نمایند و اکرام کنند۔

قطعہ

وجود مردم دانا مثال زر طلاست | کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند
بزرگ زادۂ ناداں بشہر وا ماند | کہ در دیار غریبش بہیچ نستانند

سوم خوبروئے کہ درون صاحبدلاں بمخالطت او میل کند کہ بزرگاں گفتہ اند کہ جمال بہ از بسیاریٔ مال و گویند روئے زیبا مرہم دلہائے خستہ ست و کلید درہائے بستہ لاجرم صحبت وہمہ جا غنیمت شناسند و خدمتش را منت دانند۔

طائفہ؛ ٹولہ؛ جماعت۔ راست؛ یقین۔ نخستیں؛ پہلے۔ بازرگانے؛ تاجر۔ مکنت؛ طاقت۔ کنیزاں؛ لونڈیاں۔ شاگرداں چابک؛ چالاک خدمتگار۔ تفرج گاہے؛ تفریح گاہ۔ نعیم؛ نعمت۔ متمتع؛ نفع۔ منعم؛ مالدار۔ کوہ؛ پہاڑ۔ دشت؛ جنگل۔ غریب؛ اجنبی۔ خیمہ زد؛ خیمہ لگایا۔ ساخت؛ بنایا۔ دسترس؛ قدرت۔ زاد و بوم؛ پیدائش کی جگہ۔ ناشناخت؛ گمنام ہے۔ منطق؛ گفتگو۔ فصاحت؛ خوش بیانی۔ مایہ؛ سرمایہ۔ اقدام؛ پیش قدمی۔ اکرام؛ تعظیم۔ زر؛ سونا۔ طلا؛ سونا۔ ناداں؛ بیوقوف۔ واماند؛ عاجز ہو۔ دیار؛ ولایت۔ نستانند؛ نہیں پوچھتے۔ خوبروئے؛ خوبصورت۔ مخالطت؛ میل جول۔ بسیار؛ بہت۔ روئے زیبا؛ حسین چہرہ۔ خستہ؛ زخمی۔ کلید؛ چابی۔ لاجرم؛ لامحالہ۔ شناسند؛ سمجھتے۔ منت؛ احسان۔

قطعہ

شاہد آنجا کہ رود عزت و حرمت بینند | ور برانند بقہرش پدر و مادر خویش
پر طاؤس در اوراق مصاحف دیدم | گفتم ایں منزلت از قدر تو می بینم بیش
گفت خاموش کہ ہر کس کہ جمالے دارد | ہر کجا پائے نہد دست ندارندش پیش

قطعہ

چوں در پسر موافقت و دلبری بود | اندیشہ نیست گر پدر از وے بری بود
او جوہریست گو صدف اندر میاں مباش | در یتیم را ہمہ کس مشتری بود

چہارم خوش آوازے کہ بحنجرۂ داؤدی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد پس بوسیلت آں فضیلت دل مشتاقاں صید کند و ارباب معنی بمنادمت او رغبت نمایند و بانواع خدمت کنند

شعر

سَمْعِیْ اِلٰی حُسْنِ الْاَغَانِیْ | مَنْ ذَا الَّذِیْ جَسَّ الْمَثَانِیْ

قطعہ

چہ خوش باشد آہنگ نرم حزیں | بگوش حریفان مست صبوح
بہ از روئے زیباست آواز خوش | کہ ایں حظ نفس ست و آں قوت روح

شاہد؛ حسن والا؛ معشوق۔ رود؛ جائے۔ حرمت؛ عزت۔ بینند؛ دیکھے۔ برانند؛ بھگا دیں۔ قہر؛ غصہ۔ طاؤس؛ مور۔ مصحف؛ قرآن پاک۔ قدر؛ مرتبہ۔ بیش؛ زیادہ۔ دلبری؛ معشوقی۔ اندیشہ؛ فکر۔ بری؛ بیزار۔ جوہر؛ موتی۔ صدف؛ سیپ۔ مباش؛ نہ ہو۔ مشتری؛ خریدار۔ حنجرۂ داؤدی؛ خوش آوازی داؤد پیغمبر ایک ہے جن پر زبور نازل ہوئی۔ مشہور ہے کہ جب آپ زبور پڑھتے تو انسان تو انسان چرند پرند آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے اور وجد میں آجاتے۔ آب جریان؛ پانی جاری۔ طیران؛ اڑنا۔ مشتاقاں؛ خواہشمند۔ صید کند؛ شکار کرتا ہے۔ ارباب معنی؛ صاحب ذوق۔ منادمت؛ ہم نشین۔ انواع؛ طرح طرح۔ سمعی؛ کی طرف کون ہے وہ شخص کہ دو تارے کو ہاتھ سے بجائے۔ آہنگ؛ آواز۔ حزیں؛ نرم۔ حریفاں؛ محفل شراب۔ صبوح؛ وہ شراب جو صبح کے وقت پی جاتی ہے۔ حظ؛ حصہ۔ قوت؛ غذا۔

پنجم پیشہ ورے کہ بسعی بازو کفافے حاصل کند تا آبروا ز بہر لقمہ ریختہ نگردد چنانکہ بزرگان گفتہ اند۔

قطعہ

گر بغریبی رود از شہر خویش | سختی و محنت نکشد پنبہ دوز
ور بخرابی فتد از ملک خویش | گرسنہ خفتد ملک نیمروز

چنین صفتہا کہ بیان کردم اے پسر در سفر موجب جمعیت خاطرست وداعیۂ طیب عیش وآنکہ ازیں جملہ بے بہرہ ست بخیالِ باطل در جہاں برود و دیگر کسش نام ونشان نشنود

قطعہ

ہر آنکہ گردشِ گیتی بکینِ او برخاست | بغیر مصلحتش رہبری کند ایام
کبوترے کہ دگر آشیاں نخواہد دید | قضا ہمی بردش تا بسوئے دانہ ودام

پسر گفت اے پدر قولِ حکمارا چگونہ مخالفت کنم کہ گفتہ اند رزق اگرچہ مقسوم ست باسبابِ حصول آں تعلق شرط ست وبلا اگرچہ مقدور ست از ابوابِ دخولِ آں حذر کردن واجب قطعہ

رزق ہر چند بے گماں برسد | شرطِ عقل ست جستن از درہا

پنجم: پانچواں، پیشہ ورے: ہنر وغیرہ یہاں پیشہ ور سے مراد جو ادنیٰ کام کرتا ہو جیسے حجام، موچی۔ درزی، سعی: کوشش۔ کفاف: خرچ، ریختہ: تباہ، غریبی: مسافر، پنبہ دوز: روئی دھننے والا۔ گرسنہ: بھوکا، خفتد: سوئے گا۔ ملک نیمروز:

موجب: سبب، جمعیت خاطر: دل کا اطمینان، داعیہ: سبب۔ طیب عیش: زندگی اچھی، بے بہرہ: محروم، گیتی: دنیا، کین: دشمنی، برخاست: اٹھا، آشیاں: گھونسلا، قضا: تقدیر، بردش:

مقسوم: قسمت، اسباب حصول آں: حاصل ہونے کے طریقے۔ ابواب دخول: داخل ہونے کا دروازہ۔ حذر: ڈر۔ برسد: پہنچتا ہے۔ جستن: تلاش کرنا، درہا: بہت دروازے،

ورچہ کس بے اجل نخواہد مُرد | تو مرو در دہانِ اژدرہا

دریں صورت کہ منم با پیلِ دماں بزنم وبا شیر زیاں پنجہ در افگنم پس مصلحت آنست اے پدر کہ سفر کنم کہ ازیں بیش طاقت بینوائی ندارم

قطعہ

چوں مرد در فتاد ز جائے ومقامِ خویش | دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جائے اوست
شب ہر توانگرے بسرائے ہمی رود | درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

ایں بگفت وپدر را وداع کرد وہمت خواست وروان شد وباخویشتن ہمیگفت۔

شعر

ہنرور چو بختش نباشد بکام | بجائے رود کش ندانند نام

ہمچنیں تا برسید بر کنارِ آبے کہ سنگ از صلابت او بر سنگ ہمی آمد وخروشش بفرسنگ می رفت بیت

سہمگیں آبے کہ مرغابی درو ایمن نبودے | کمتریں موج آسیا سنگ از کنارش در ربودے

گروہے مردماں را دید ہریک بقراضہ در معبر نشستہ ورخت سفر بستہ جواں را دستِ عطا بستہ بود زبانِ ثنا بر کشود چندانکہ زاری کرد یاری نکردند ملاحِ بیمروت ازو بخندہ برگردید وگفت

ورچہ: اگر کوئی شخص، بے اجل: بے موت، نخواہد مرد: نہیں مرے گا، دہاں: منہ، اژدرہا: سانپ، دریں صورت: اس صورت میں، پیل: ہاتھی، دماں: مست۔ بزنم: ماروں، افگنم: ڈالوں۔ بے نوائی: غریبی، مفلسی، دیگر چہ غم خورد: پھر کیا غم ہے، آفاق: ساری دنیا، ہمی رود: جاتا ہے۔ درویش ہر کجا: فقیر کو جہاں رات ہو گئی وہی اس کا گھر ہے۔ وداع: رخصت، ہمت: دعا۔ خواست: درخواست، رواں: چل پڑا۔ ہنرور: ہنرمند۔ صلابت: سختی، خروشش: شور، فرسنگ: تین میل، رفت: جارہا تھا۔ سہمگیں: خوفناک، مرغابی: پانی میں رہنے والا پرندہ، ایمن: بے خوف، کمتریں: ادنیٰ، آسیا سنگ: چکی کا پاٹ، یعنی پتھر۔ ربودے: لے جاتی تھی، گروہے: جماعت، قراضہ: سونا چاندی کے ٹکڑے، معبر: کشتی، نشستہ: بیٹھا۔ رخت: سامان۔ عطا: بخشش، بستہ: باندھا، ثنا: تعریف، برکشود: شروع کی۔ زاری: عاجزی، یاری: مدد۔ بے مروت: بے وفا، بخندہ: ہنسا۔ برگردید: پلٹ گیا۔

شعر

بے زر نتوانی که کنی بر کس زور | ور زر داری بزور محتاج نۂ

شعر

زر نداری نتواں رفت بزور از دریا | زور دہ مرد چہ باشد زر یک مرد بیار

جواں را دل از طعنۂ ملاح بہم برآمد خواست کہ از و انتقامے کشد کشتی رفتہ بود آواز داد کہ اگر بدیں جامہ کہ پوشیدہ ام قناعت کنی دریغ نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید

بیت

بدوزد شرہ دیدۂ ہوشمند | در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

چندانکہ دست جواں بریش و گریبانش رسید بخود در کشید و بیمحابا فروکوفت یارش از کشتی بدر آمد کہ پشتی کند ہمچنیں درشتی دید پشت بگردانید مصلحت آں دیدند کہ با او بمصالحت گرانید و بہ اجرت کشتی مسامحت نمایند

مثنوی

چو پرخاش بینی تحمل بیار | کہ سہلے بہ بندد در کارزار
بشیریں زبانی و لطف و خوشی | توانی کہ پیلے بموئے کشی

لہ بے زر: بغیر زر کے۔ نتوانی: یہ ممکن نہیں۔ نۂ: نہیں۔ بیار: لا۔ طعنۂ: برا بھلا۔ انتقام: بدلہ۔ جامہ: کپڑا۔ پوشیدہ ام: پہنے ہوئے ہوں۔ قناعت: صبر۔ دریغ: افسوس۔ گردانید: لوٹائی۔ کشتی: ناؤ۔ شرہ: لالچ۔ ماہی: مچھلی۔ بند: جال۔ چندانکہ: جیسا کہ۔ ریش: داڑھی۔ بخود در کشید: اپنی طرف کھینچ لیا۔ بیمحابا: بے تحاشہ۔ فروکوفت: بے دھڑک ٹھونکا۔ بدر آمد: باہر آیا۔ پشتی: مدد۔ درشتی: سختی۔ پشت بگردانید: پیٹھ پھیر لی یعنی وہ بھی لوٹ گیا اور بھاگ گیا۔ مصالحت: صلح۔ اجرت: مزدوری۔ مسامحت: درگذر۔ نمایند: کریں۔ پرخاش: لڑائی۔ تحمل: برداشت۔ بیار: لا۔ سہل: نرمی۔ کارزار: جنگ۔ پیلے بموئے کشی: ہاتھی کو بال میں باندھ کر کھینچ لاسکتے۔

لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز | نبرد قز نرم را تیغ تیز

بعذر ماضی بقدمش در افتادند و بوسہ چند بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بہ کشتی در آوردند و رواں شدند تا برسیدند بستونے کہ از عمارت یونان در آب ایستادہ بود ملاح گفت کشتی را خللے ہست یکے از شما کہ زور آور تر است باید کہ بریں ستون برود و خطام کشتی بگیرد تا عمارت کنیم جواں بغرورِ دلاوری کہ در سر داشت از خصم آزردہ دل نیندیشید و قولِ حکما را کار نفرمود کہ گفتہ اند ہر کرا رنجے بدل رسانیدی اگر در عقب آں صد راحت برسانی از پاداشِ آں یک رنجش ایمن مباش کہ پیکاں از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند

نظم

چہ خوش گفت یکتاش با خیلتاش | چو دشمن خراشیدی ایمن مباش

قطعہ

مشو ایمن کہ تنگ دل گردی | چوں ز دستت دلے بہ تنگ آید
سنگ بر بارۂ حصار مزن | کہ بود کز حصار سنگ آید

چندانکہ مقود کشتی بساعد بپیچید و بالائے ستون رفت ملاح زمام

لہ لطافت: نرمی۔ ستیزہ: لڑائی۔ نبرد: کاٹتی۔ قز: ریشم۔ تیغ: تلوار۔ بعذر ماضی: گذشتہ ہوئی باتیں۔ قدمش: قدموں اس کے۔ افتادند: گر پڑا۔ بنفاق: ظاہری طور پر۔ رواں شدند: چلتے چلتے۔ برسیدند: پہنچا۔ ستونے: منارہ۔ ایستادہ: کھڑا تھا۔ خلل: خرابی۔ شما: تم میں سے۔ زور آور تر: زیادہ۔ خطام: رسّی۔ عمارت کنیم: مرمت کریں۔ دلاوری: دلیری۔ خصم آزردہ: ستایا ہوا دشمن۔ نیندیشید: فکر نہیں کیا۔ قول: بات۔ رسانیدی: پہنچایا۔ عقب: بعد میں۔ راحت: آرام۔ پاداش: عوض۔ پیکاں: تیر۔ جراحت: زخم۔ بدر آید: باہر آیا۔ بماند: رہے۔ یکتاش: سپاہی۔ خیلتاش: جمعدار۔ خراشیدی: تکلیف دینا۔ ایمن: بے خوف۔ مباش: نہ ہو۔ مشو: نہ ہو۔ بارۂ حصار: قلعہ کی دیوار۔ مزن: نہ مار۔ زہ: چینک۔ مقود: ساعد: کلائی۔ بپیچید: لپیٹ لیا۔ بالائے: اوپر چڑھ گیا۔ زمام: باگ، مہار، لگام۔ منافقت کے طور پر۔

از کفش در گسلانید و کشتی براند بیچاره متحیر بماند روزے دو بلا و محنت کشید و سختی دید سوم روز خوابش گریبان گرفت و در آب انداخت بعد از شبا روزے دگر بر کنار افتاد از حیاتش رمقے مانده بود برگ درختاں خوردن گرفت و بیخ گیاہاں برآوردن تا اندکے قوت یافت سر در بیاباں نہاد و برفت تا تشنہ و بیطاقت شد و بر سر چاہے رسید قومے را دید شربتے آب بہ پشیزے ہمی آشامیدند جواں را پشیزے نبود طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست تعدی دراز کرد و تنے چند را فرو کوفت مرداں غلبہ کردند و بیمحابا بزدندش مجروح شد۔

قطعہ

پشہ چو پر شد بزند پیل را | با ہمہ مردی و صلابت کہ اوست
مورچگاں را چو بود اتفاق | شیر ژیاں را بدر آرند پوست

بحکم ضرورت در پئے کارواں افتاد و برفت شبانگہ برسیدند بمقامے کہ از دزداں پرخطر بود کاروانیاں را دید لرزہ بر اندام افتاد و دل بر ہلاک نہادہ گفت اندیشہ مدارید کہ دریں میاں یکے منم کہ بہ تنہا پنجاہ مرد را جواب گویم و دیگر جوانان ہم یاری کنند ایں

ل گسلانید: چھڑالی۔ براند: چلائی۔ متحیر: حیران۔ بلا و: بلائیں۔ انداخت: گرا دیا۔ بعد از شبا روز: ایک رات ایک دن کے بعد۔ رمق: تھوڑی زندگی۔ برگ: پتے۔ بیخ: جڑ۔ گیاہاں: گھاس۔ سر در بیاباں نہاد: جنگل کی طرف متوجہ ہوا۔ تشنہ: پیاسا۔ چاہے: کنواں۔ (۲) شربتے آب: پانی کا شربت۔ پشیزے: دانے کا آٹھواں حصہ ہے بعض نے ایک سکہ کے معنی کہے ہیں جس کو عالمگیری کہتے ہیں۔ آشامید: پیتا۔ بیچارگی: عاجزی۔ نمود: ظاہر۔ نیاوردند: نہیں کیا۔ تعدی: ظلم۔ فرو کوفت: نیچے ٹھونکا۔ بیمحابا: بے تحاشہ۔ بزدند: مارا۔ مجروح: زخمی (۳) پشہ: مچھر۔ پر شد: زیادہ ہوا۔ صلابت: سختی۔ مورچگاں: چیونٹیاں۔ ژیاں: مست۔ بدر آرند پوست: کھال پھاڑ ڈالتی ہے۔ در پئے: پیچھے۔ کارواں: قافلہ۔ دزداں: چور۔ لرزہ: تھرتھراہٹ۔ اندام: جسم۔ اندیشہ مدار: گھبراؤ نہیں۔ منم: میں اکیلا ہوں۔ جواب گویم: جواب دوں گا۔ یاری: مدد۔

بگفت و مردم کارواں بلافِ او قوی دل شدند و بصحبتش شادمانی کردند و بزاد و آبش دستگیری واجب دانستند جواں را آتش معدہ بالا گرفتہ بود و عنانِ طاقت از دست رفتہ لقمہ چند از سرِ اشتہا تناول کرد و دمے چند آب در پئے آں آشامید تا دیو درونش بیارمید و بخفت پیر مردے جہاں دیدہ دراں کارواں بود گفت اے جماعت من ازیں بدرقۂ شما اندیشناکم بیش از آنکہ از دزداں چنانکہ حکایت کنند عربیے را درمے چند گرد آمدہ بود و بشب از تشویشِ لوریان درخانہ نمی خفت یکے را از دوستاں بر خود خواند تا وحشتِ تنہائی بدیدارِ وے منصرف کند شبے در صحبتِ او بود چندانکہ بر درمہاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر کرد بامدادا دیدند عربی گریاں و عریاں کسے گفت حال چیست مگر آں درمہائے ترا دزد برد گفت لا واللہ بدرقہ برد

قطعہ

ہرگز ایمن ز یار ننشستم | تا بدانستم آنچہ عادتِ اوست
زخمِ دندانِ دشمنے تیز است | کہ نماید بچشم مردم دوست

ل لاف: شیخی۔ شادمانی: خوشی۔ زاد: توشہ۔ دستگیری: مدد۔ دانستند: سمجھ۔ آتشِ معدہ: بھوک یعنی پیٹ میں آگ لگ رہی تھی۔ عنان: باگ۔ اشتہا: خواہش۔ تناول: کھانا کھانے۔ دیو درونش: نفس۔ بیارمید: آرام۔ بخفت: سو گیا۔ کارواں: قافلہ۔ پیر مرد: بوڑھا جوان۔ بدرقہ: رہبر۔ تشویش: پریشانی۔ لوریاں: جمع لوری: بے حیا۔ یہ ایک گروہ جو لوگوں کو لوٹ لیتا ہے۔ وحشت: جنگل۔ منصرف: پھیرنے والا۔ درمہاش: درہم۔ وقوف: خبر۔ بامدادا: صبح کے وقت۔ گریاں: رونے والا۔ عریاں: ننگا۔ واللہ: اللہ کی قسم۔ ایمن: بے خوف۔ ننشستم: نہ بیٹھا۔ نماید: ظاہر۔ چشم: آنکھ

چه دانید که اگر ایں ہم از جملہ دزداں باشد بعیاری[1] درمیان ما تعبیہ شدہ تا بوقتِ فرصت یاراں را خبر کند مصلحت آں بینم کہ مریں خفتہ را بگذاریم و رخت برداریم جواناں را پندِ پیر استوار آمد و مہابتے عظیم از مشت زن در دل گرفتند و رخت برداشتند و جواں را خفتہ بگذاشتند آنگہ خبر یافت کہ آفتابش بر کتف سر بر آورد و کارواں رفتہ دید بیچارہ بسے بگردید رہ بجائے نبرد و تشنہ بینوا روی برخاک و دل بر ہلاک نہادہ میگفت

شعر

مَنْ ذَا یُحَدِّثُنِیْ وَزُمَّ الْعِیْسُ | مَا لِلْغَرِیْبِ سِوَی الْغَرِیْبِ اَنِیْسُ[2]

فرد

درشتی کند بر غریباں کسے | کہ نابودہ باشد بغربت بسے

مسکیں دریں سخن بود کہ پادشہ پسرے بصید از لشکریاں دور افتادہ بود و بالائے سرش ایستادہ ہمی شنید و در ہیأتش ہمی نگرید صورتش پاکیزہ دید و حالش پریشاں پرسید از کجائی و بدیں جائگہ چوں افتادی برخے از انچہ بر سر او رفتہ بود اعادت کرد ملک زادہ

[1] عیاری: چالاکی۔ تعبیہ: پوشیدہ مرتب، اس کو ہم۔ رخت: اسباب بجاآئیم: لادو کر۔ پند: نصیحت۔ پیر: بوڑھا۔ استوار: مضبوط۔ مہابت: خوف۔ عظیم: بڑا۔ مشت زن: پہلوان۔ برداشتند: اٹھایا۔ کتف: مونڈھا۔ بیچارہ: غریب۔ بسے: بہت۔ بگردید: پھرا۔ نبرد: نہ پایا۔ تشنہ: پیاسا۔ بینوا: بے نوا، بے سامان۔ نہادہ: رکھا۔ [2] من ذا الخ: کون ہے جو مجھ سے باتیں کرے حالانکہ قافلہ روانہ ہو گیا مسافر کے لیے مسافر سے کوئی دوست نہیں ہوتا۔ درشتی: سختی۔ غربت: مسافرت۔ صید: شکار۔ ایستادہ: کھڑا۔ ہیأت: صورت۔ کجائی: کہاں کا۔ برخے: تھوڑی۔ اعادت: لوٹایا۔

را بر حالِ تباہ او رحمت آمد و خلعت[1] و نعمت داد و معتمدے را با وے بفرستاد تا بشہر خویش باز آمد پدر بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامتِ حالش شکر گفت شبانگہ از انچہ بر سر او رفتہ بود از حالتِ کشتی و جورِ ملاح و ظلمِ روستایان بر سرِ چاہ و غدرِ کاروانیاں در راہ با پدر ہمیگفت پدر گفت اے پسر نہ گفتمت ہنگامِ رفتن کہ تہیدستاں را دستِ دلیری بستہ ست و پنجۂ شیری شکستہ

شعر

چہ خوش گفت آں تہیدست سلحشور | جوے زر بہتر از پنجاہ من زور

پسر گفت اے پدر ہر آئینہ تا رنج نبری گنج برنداری و تا جان در خطر نہی بر دشمن ظفر نیابی و تا دانہ پریشاں نکنی خرمن نگیری نہ بینی باندک مایہ رنجے کہ بردم چہ تحصیل راحت کردم و بہ نیشے کہ خوردم چہ مایہ عسل آوردم

فرد

گرچہ بیروں ز رزق نتواں خورد | در طلب کاہلی نباید کرد

فرد

غواص گر اندیشہ کند کامِ نہنگ | ہرگز نکند دُرِّ گرانمایہ بچنگ

[1] خلعت: پوشاک۔ معتمد: جس پر اعتماد ہو۔ فرستاد: بھیجا۔ شادمانی: خوشی۔ جور: ظلم۔ روستایان: دیہاتی۔ چاہ: کنواں۔ غدر: بے وفائی۔ ہنگام: وقت۔ تہی دستاں: خالی ہاتھ۔ بستہ: باندھا ہوا۔ شکستہ: ٹوٹا۔ سلحشور: سپاہی۔ پنجاہ من: پچاس من۔ ہر آئینہ: بہر حال۔ رنج: سختی۔ نبری: نہ اٹھائے۔ برنداری: نہ ملے گا۔ (۲) نہی: نہ ڈالے گا۔ ظفر: فتح۔ نیابی: نہ پائے گا۔ خرمن: کھلیان۔ تحصیل: حاصل۔ راحت: آرام۔ نیش: ڈنک۔ مایہ: سرمایہ۔ عسل: مکھی۔ کاہلی: سستی۔ غواص: غوطہ لگانے والا۔ اندیشہ: فکر۔ کام: تالو، حلق۔ نہنگ: مگرمچھ۔ دُرِّ گرانمایہ: قیمتی موتی۔ بچنگ: پنجہ، یعنی حاصل کرنا۔

حکمت[1] آسیا سنگِ زیرین متحرک نیست لاجرم تحمّل بارِ گراں ہمیکند

قطعہ

چہ خورد شیر شرزہ در بنِ غار	باز افتادہ را چہ قوت بود
گر تو در خانہ صید خواہی کرد	دست و پایت چو عنکبوت بود

پدر پسر را گفت ترا دریں نوبت فلک یاوری کرد و اقبال رہبری کہ صاحبِ دولتے بتو رسید و بر تو بخشید و کسرِ حالت را بتفقدی جبر کرد چنیں اتفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتواں کرد۔

بیت

صیّاد نہ ہر بار شغالے ببرد	باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

چنانکہ یکے از ملوکِ پارس را نگینے گرانمایہ در انگشتری بود بارے بحکمِ تفرج[2] با تنے چند خاصاں بمصلائے شیراز بیروں رفت فرمود تا انگشتری ابر گنبدِ عضد نصب کردند تا ہر کہ تیر از حلقۂ انگشتری بگذراند خاتم اورا باشد اتفاقاً چار صد حکم انداز کہ در خدمتِ او بودند بنداختند جملہ خطا کردند مگر کودکے کہ بر بامِ رباطے ببازیچہ تیر از ہر طرف می انداخت بادِ صبا تیرِ آو از حلقۂ انگشتری بگذرانید

لہ حکمت: دانائی، آسیا سنگ: چکی کا نیچے والا پاٹ۔ متحرک: حرکت کرنے والا، لاجرم: لا محالہ، تحمل: برداشت۔ بارِ گراں: بھاری بوجھ، شرزہ: غضب ناک، بن: جڑ، قوت: غذا، عنکبوت: مکڑی، نوبت: مرتبہ۔ یاری: امداد۔ اقبال: بخت، کسر: ٹوٹی ہوئی، تفقدی: دل جوئی مہربانی، جبر: جوڑ۔ ٹوٹے ہوئے کو درست کرنا، نادر: کم یاب، صیاد: شکاری، شغال: گیدڑ، پلنگ: چیتا:۔ بدرد: پھاڑ ڈالنے والا، نگینہ: نگ، نمایہ: جڑا ہوا۔ انگشتری: انگوٹھی، (۲) تفرج: تفریح گنبد، عضد: یہ بادشاہ کا مختصر سا نام ہے پورا نام عضد الدین ہے، گنبد اسی کا بنوایا ہوا ہے نصب: قائم، حلقہ: گول چھلا خاتم: انگوٹھی، بیندا ختند: لگائے، بام: بالاخانہ، رباط: مسافر خانہ۔

(فقیر عطاء الرسول)

خلعت و نعمت یافت و خاتم بوے ارزانی[1] داشتند آوردہ اند کہ پسر تیر و کمان را بسوخت گفتند چرا چنیں کردی گفت تا رونقِ نخستیں بر جائے ماند

قطعہ

گہ بود کز حکیمِ روشن رائی	بر نیاید درست تدبیرے
گاہ باشد کہ کودکے ناداں	بغلط بر ہدف زند تیرے

حکایت (۲۹) درویشے را شنیدم کہ بغارے نشستہ بود و در بروی از جہاں بستہ و ملوک و اغنیا را در چشمِ ہمتِ او شوکت و ہیبت نماند

قطعہ

ہر کہ بر خود درِ سوال کشاد	تا بمیرد نیازمند بود
آز بگذار و پادشاہی کن	گردنِ بے طمع بلند بود

یکے از ملوک آں طرف اشارت کرد کہ توقع بکرمِ اخلاقِ مرداں چنیں ست کہ یکے با ما بنان و نمک موافقت کنند شیخ رضا داد بحکم آنکہ اجابتِ دعوت سنّت ست دیگر روز ملک بعذرِ قدومش رفت عابد از جای برجست و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد و ثنا گفت چوں غائب شد یکے از جماعت پرسید شیخ را کہ

لہ ارزانی: سستی۔ داشتند: رکھا تھا، نخستیں: پہلی، گہ: کبھی روشن رائی: ہوشیار، کودکے: ناداں، ناسمجھ بچہ، بغلط: غلطی، ہدف: نشانہ، زند: مارے۔ حکایت ۲۹: خلاصہ یہ کہ فقیر کو امیروں اور بادشاہوں کی صحبت سے بچنا چاہئے، ورنہ آہستہ آہستہ دامن صبر و قناعت ہاتھ سے چھوٹ جائیگا۔ ملوک: بادشاہ اغنیا: جمع غنی، مال دار، شوکت: دبدبہ۔ ہیبت: خوف:۔ سوال کشاد: مانگنا شروع کیا۔ بمیرد: مرے گا، نیازمند: تابعدار (۲) بے طمع: حرص نہیں کرتا، توقع بکرم: امید مہربانی کی، با ما بنان و نمک موافقت: ہمارے ساتھ کھانا کھالیں، شیخ: درویش اجابت: قبولیت۔ قدومش: تشریف آوری، برجست: اٹھا، بغل: کنار، تلطف: مہربانی، ثنا۔ تعریف، غائب: چلا گیا۔

چندیں ملاطفت[1] امروز کہ با پادشہ کردی خلافِ عادت بود دیگر ندیدم گفت نشنیدی آنکہ یکے از صاحبدلان گفتہ ست

فرد

ہر کرا بر سماط بنشستی | واجب آمد بخدمتش برخاست

مثنوی

گوش تواند کہ ہمہ عمر وے | نشنود آوازِ دف و چنگ و نے
دیدہ شکیبد ز تماشائے باغ | بے گل و نسریں بسر آرد دماغ
گر نبود بالشِ آگندہ پر | خواب تواں کرد حجر زیرِ سر
ورنہ بود دلبرِ ہمخوابہ پیش | دست تواں کرد بآغوشِ خویش
ویں شکمِ بے ہنرِ پیچ پیچ | صبر ندارد کہ بسازد بہیچ

بابِ چہارم در فوائدِ خاموشی

حکایت[1] یکے از دوستاں گفتم امتناعِ سخن گفتنم بعلتِ آں اختیار آمدہ است کہ غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدۂ دشمناں جز بر بدی نمی آید گفت اے برادر دشمن آں

لہ ملاطفت : نرمی ، سماط : دستر خوان ، بنشستی : بیٹھا ، بخدمتش برخاست : اس کی عزت کے لیے کھڑا ہوا ، گوش تواند : کان کے لیے یہ بات ، دف : ڈھول ، چنگ : چنگل ، شکیبد : صبر ، تماشائے : سیر ، بے گل : بغیر گلاب نسریں : چنبیلی ، بسر آرد : بسر کر سکتا ہے (۲) بالشِ آگندہ پر : پروں کا بھرا ہوا تکیہ ، تواں : سکتے ہیں ۔ حجر : پتھر ، ورنہ بود : اور اگر ہے دلبر : معشوق ، ہمخوابہ : ساتھ سونے والا ، باغوش : بغل ، پیچ پیچ ۔ لپیٹ در لپیٹ (۳) باب چوتھا : خاموشی کے فوائد کے بیان میں :
حکایت[1] : خلاصہ یہ کہ انسان کو خاموش رہنا سب سے زیادہ بہتر ہے اچھی سے اچھی بات پر دشمنوں کو بات کرنے کا موقع مل جاتا ہے ۔ امتناع : روکنا ، علت : سبب ، غالب : اکثر ، اوقات : وقت :۔
نیک : اچھا ، بد ۔ برا ۔ افتد : پڑتا ۔

بہ کہ نیکی نہ بیند

شعر

وَاَخُو الْعَدَاوَۃِ لَا یَمُرُّ بِصَالِحٍ | اِلَّا وَیَلْمِزُہٗ بِکَذَّابٍ اَشِرٍ[1]

شعر

ہنر بچشمِ عداوت بزرگتر عیب است | گل است سعدی و در چشمِ دشمناں خار است

بیت

نورِ گیتی فروزِ چشمۂ ہور | زشت باشد بچشمِ موشکِ کور

حکایت[2] بازرگانے را ہزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت نباید کہ با کسے ایں سخن درمیاں نہی گفت اے پدر فرمان تراست نگویم و لیکن باید کہ مرا بر فائدہ ایں مطلع گردانی کہ مصلحت در نہاں داشتن چیست گفت تا مصیبت دو نشود یکے نقصانِ مایہ و دیگر شماتتِ ہمسایہ

شعر

مگواندہِ خویش با دشمناں | کہ لاحول گویند شادی کناں

حکایت[3] جوانے خردمند از فنونِ فضائل حظے وافر داشت و طبعے نافر چنانکہ در محافلِ دانشمنداں نشستے زبانِ سخن ببستے بارے پدرش گفت اے پسر تو نیز آنچہ دانی بگوی گفت ترسم از آنچہ ندانم

حظ : حصہ ، وافر داشت : کافی رکھتا تھا ۔ نافر : نفرت کرنے والا ۔ محافل : مجلس ۔ ترسم : خوف زدہ ہوں ۔

لہ واخو العداوۃ الخ : اور دشمنی کرنے والا کسی نیک پر نہیں گزرتا مگر اشارہ اور جھوٹا اور فسادی بناتا ہے ، چشمِ عداوت : دشمن کی آنکھ ، خار : کانٹا ۔ گیتی : دنیا (۲) فروز : روشن : ہور : سورج زشت : برا ۔ موشک : چھچھوندر ۔ حکایت[2] : خلاصہ یہ ہے کہ نقصان وغیرہ ہو تو اس کی خبر دوسروں کو نہ سنانی چاہیے ۔ خسارت : نقصان ، نہی : منع فرمان : حکم ۔ مطلع : خبردار کرنا نہاں : پوشیدہ ، نشود : دوگنی ۔ مایہ : سرمایہ ۔ شماتت : گالی دینا ، دکھ کے نقصان کو دیکھ کر خوش ہونا ۔ ہمسایہ : پڑوسی ، اندہ : غم (۳) لاحول گویند : خوشی کے وقت لاحول پڑھیں گے حکایت[3] : خلاصہ یہ ہے کہ علماء اور حکماء کے سامنے خاموش رہنا بہتر ہے ۔ ورنہ بعض دفعہ ذلت اٹھانی ہوتی ہے ۔ فنون : قسمیں

پرسیدند[1] و شرمساری برم۔

قطعہ

آں شنیدی کہ صوفیے میکوفت
زیرِ نعلین خویش میخے چند

آستینش گرفت سرہنگے
کہ بیا نعل بر ستورم بند

فرد

نگفتہ ندارد کسے با تو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

حکایت[4] علمائے معتبر را مناظرہ افتاد با یکے از ملاحدہ لعنہم اللہ علی حدۃ و بحجت او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسے گفتا ترا با چندیں فضل و ادب کہ داری با بیدینے حجت نماند گفت علمِ من قرآن ست و حدیث و گفتارِ مشائخ و او بدینہا معتقد نیست و نمی شنود و مرا شنیدنِ کفر او بچہ کار آید۔

بیت

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
آنست جوابش کہ جوابش ندہی

حکایت[5] جالینوس ابلہے را دید دست در گریبانِ دانشمندے زدہ و بیحرمتی ہمیکرد گفت اگر ایں دانا بودے کارِ او بنداں بدانجا

لہ پرسید: پوچھا۔ برم: الٰہی نے۔ میکوفت: ٹھونک رہا۔ زیرِ نعلین: جوتوں کے نیچے۔ گرفت: پکڑی۔ سرہنگ: سپاہی۔ بیا: لا۔ ستور: گھوڑا۔ حکایت: خلاصہ یہ کہ بے دین سے کوئی بات نہ کرنی چاہیے۔ گفتگو کرنی پڑے تو اس کے سامنے قرآن پاک حدیث پاک سے دلائل پیش نہ کرے بلکہ عقلی دلائل پیش کرے۔ مناظرہ: حق بات سمجھانے کی خاطر گفتگو کرنا۔ ملاحدہ: جمع ملحد۔ بے دین۔ لعنہم اللہ: لعنت کرے اللہ تعالیٰ ان کی بے دینی پہ۔ حجت: دلیل۔ بر نیامد: جیت نہ سکا۔ سپر بینداخت: ڈھال ڈال دیا۔ یعنی عاجز ہوگیا۔ برگشت: لوٹا۔ گفتارِ مشائخ: بزرگوں کی بات۔ بدینہا: ان چیزوں پہ۔ نمی شنود: نہ سنا۔ خبر: حدیث۔ زو نرہی: چھٹکارا حاصل نہ ہوا۔ آنست جوابش: وہ جواب ہے۔ حکایت[5]: مقصد یہ ہے کہ بدخلق انسان سے نرمی برتنے سے لڑائی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے یہ عین دانائی ہے۔ جالینوس: مشہور حکیم و طبیب کا نام ہے جو یونان میں تھا۔ ابلہ: بیوقوف۔ زدہ: مارا۔ بیحرمتی: بے عزتی۔

نرسیدے[1]۔

مثنوی

دو عاقل را نباشد کین و پیکار
نہ دانائے ستیزد با سبکسار

اگر نادان بوحشت سخت گوید
خردمندش بنرمی دل بجوید

دو صاحبدل نگہدارند موئے
ہمیدوں سرکشے و آزرم جوئے

وگر در ہر دو جانب جاہلانند
اگر زنجیر باشد بگسلانند

یکے را زشتخوئے داد دشنام
تحمل کرد و گفت اے نیک فرجام

بتر زانم کہ خواہی گفت آنی
کہ دانم عیبِ من چوں من ندانی

حکایت[2] سحبان وائل را در فصاحت بے نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالے بر سرِ جمعے سخن گفتے کہ لفظے مکرر نکردے و اگر ہماں اتفاق افتادے بعبارتِ دیگر بگفتے و از جملہ ادب ندمائے حضرت ملوک یکے اینست

مثنوی

سخن گرچہ دلبند و شیریں بود
سزاوارِ تصدیق و تحسین بود

چو یکبار گفتی مگو باز پس
کہ حلوا چو یکبار خوردند بس

حکایت یکے را از حکما شنیدم کہ می گفت ہرگز کسے بجہل خود اقرار نکردہ است مگر آں کس کہ چوں دیگرے در سخن باشد ہمچناں تمام

لہ نرسیدے: نہ پہنچا۔ کین: کینہ۔ پیکار: جھگڑا۔ ستیزد: لڑائی۔ سبکسار: بیوقوف۔ وحشت: بے تمیزی۔ بجوید: کرتا ہے۔ موئے: بال۔ ہمیدوں: اسی طرح۔ آزرم: ستانے والا۔ جانب: طرف۔ بگسلانند: توڑ ڈالیں۔ زشتخوئے: بری عادت۔ دشنام: گالی۔ فرجام: انجام۔ زانم: ہیں اس۔ آنی: وہ۔ دانم: جانتا ہوں۔ حکایت: خلاصہ یہ کہ جب تک کوئی بات کرتا ہو اس کی بات کے درمیان اپنی بات نہ شروع کرنی چاہیے۔ (۲) سحبان وائل: یہ نام عرب کے فصیح و بلیغ آدمی کا ہے۔ فصاحت: خوش بیانی۔ بے نظیر: بے مثل۔ نہادہ: رکھتا تھا۔ بحکم: سبب۔ سالے: سال۔ بر سرِ جمعے: مجمع کے سامنے۔ ندمائے: جمع ندیم ساتھی۔ حضرت: دربار۔ ملوک: بادشاہ۔ دلبند: دلچسپ۔ شیریں: میٹھی۔ سزاوار: مستحق۔ تحسین: تعریف۔ خوردند: کھانیا۔ بس: کافی۔ حکایت: اس حکایت میں بھی بات کرنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔

ناگفتہ سخن آغاز کند

مثنوی

سخن را سرست اے خردمند و بن ‏‏‏‏ | میاور سخن در میان سخن
خداوند تدبیر و فرہنگ و ہوش ‏‏‏‏ | نگوید سخن تا نہ بیند خموش

حکایت (۸) تنے چند از بندگانِ محمود گفتند حسن میمندی را کہ سلطان امروز ترا چہ گفت در فلاں مصلحت گفت بر شما ہم پوشیدہ نماند گفتند آنچہ با تو گوید بامثالِ ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد آنکہ داند کہ نگویم پس چرا ہمی پرسید۔

بیت

نہ ہر سخن کہ برآید بگوید اہلِ شناخت ‏‏‏‏ | بسرِ شاہ سرِ خویشتن نشاید باخت

حکایت (۹) در عقدِ بیع سرائے متردد بودم جہودے گفت بخر کہ من از کد خدایانِ محلتم وصفِ ایں خانہ چنانکہ ہست از من پرس ہیچ عیبے ندارد گفتم بجز آنکہ تو ہمسایۂ من باشی۔

قطعہ

خانۂ را کہ چوں تو ہمسایہ ست ‏‏‏‏ | دہ درم سیم کم عیار ارزد
لیکن امیدوار باید بود ‏‏‏‏ | کہ پس از مرگِ تو ہزار ارزد

ﻋﻪ آغاز : شروع ۔ ز اسر : ابتدا بن : جڑ ۔ میاور : نہ چھیڑ ۔ فرہنگ : دانائی ۔ حکایت ﻋﻪ : خلاصہ یہ کہ بادشاہوں کے راز کی حفاظت ضروری ہے اور کسی کے پوچھنے پر بھی خاموشی مناسب ہے ۔ حسن سلطان محمود کے وزیر کا نام تھا ۔ میمندی : ایک قصبہ کا نام ہے ۔ شما : تم ۔ اہل شناخت : سمجھ دار ۔ بسر : راز ۔ باختن : کنوانا ۔ حکایت ﻋﻪ : خلاصہ یہ ہے کہ اگر وہ یہودی خواہ مخواہ دخل نہ دیتا تو اُس کو یہ باتیں نہ سننی پڑتیں ۔ عقد بیع سرائے : مکان خریدنے کے معاملہ میں ۔ متردد : فکر میں ۔ جہود : یہودی ۔ بخر : خریدیے ۔ کد خدایاں : صاحب خانہ ۔ محلت : محلہ ۔ پرس : پوچھ ۔ ہیچ : کوئی ۔ کم عیار : کھوٹے ۔ ارزد : روپے ۔

نقیر عطاء الرسول

حکایت (۱۰) یکے از شعرا پیش امیرِ دزداں رفت و ثنا گفت فرمود تا جامہ اش برکنند و از دہ بدر کنند مسکین برہنہ بسرما میرفت سگاں در قفائے وے افتادند خواست تا سنگے بردارد و سگاں را دفع کند زمین یخ بستہ بود و عاجز شد و گفت اینچہ حرامزادہ مردمانند سگاں را کشادہ اند و سنگ را بستہ امیرِ دزداں از غرفہ بدید و بشنید و بخندید و گفت اے حکیم از من چیزے بخواہ گفت جامۂ خود مے خواہم اگر انعام فرمائی ۔ مصرع ۔ رَضِیْنَا مِنْ نَوَالِکَ بِالرَّحِیْلِ ۔

بیت

امیدوار بود آدمی بخیرِ کساں ‏‏‏‏ | مرا بخیرِ تو امید نیست شر مرساں

سالارِ دزداں را بروے رحمت آمد جامۂ او باز داد و قبائے پوستینے براں مزید کرد و درمے چند

حکایت (۱۱) منجمے بخانہ در آمد مردِ بیگانہ دید بازنِ او با ہم نشستہ دشنام داد و سخت گفت درہم افتادند فتنہ و آشوب برخاست صاحبدلے بریں واقف گشت گفت

شعر

تو براوجِ فلک چہ دانی چیست ‏‏‏‏ | چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

حکایت ﻋﻪ : خلاصہ یہ ہے کہ اگر یہ شاعر چوروں کے سردار کی تعریف نہ کرتا اور خاموش رہتا تو ذلت نہ ہوتی ۔ شعرا : جمع شاعر ۔ امیر دزداں : چوروں کا سردار ۔ رفت : گیا ۔ ثنا : تعریف ۔ برکنند : اتاریں ۔ از دہ بدر کنند : گاؤں سے باہر نکال دیں ۔ برہنہ : ننگا ۔ سگاں : کتے ۔ قفا : پیچھے ۔ خواست : چاہا ۔ سنگے : پتھر ۔ دفع کند : ہٹائے ۔ یخ : برف ۔ بستہ : جمی ہوئی ۔ حرامزادہ : جس کے باپ کا علم نہ ہو ۔ یعنی شریر ۔ کشادہ : کھولا ۔ غرفہ : بالاخانہ یعنی کھڑکی ۔ بشنید : سنا ۔ بخندید : ہنسا ۔ جامہ خود : اپنے کپڑے چاہتا ہوں ۔ انعام فرمائی : عطا فرمائے ۔ رضینا : ہم آپ کی بخشش میں بس کوچ ہی کو پسند کرتے ہیں ۔ کساں : لوگ ۔ سالار : سردار ۔ قبائے پوستینے : چمڑے کا چغہ ۔ حکایت ﻋﻪ : خلاصہ یہ ہے کہ علم نجوم ظنی ہے اس لیے نجومیوں کی باتوں پر یقین نہ کرنا چاہیے ۔ درہم افتادند : لڑ پڑے ۔ آشوب : شور و غل ۔ اوج : بلندی ۔ چہ دانی : کیا جانتا ہے ۔ کیست : کون ہے ۔

حکایت (۱۲) خطیبے کریہ الصّوت خود را خوش آواز پنداشتے فریاد بیفائدہ بر داشتے گفتی نعیبِ غرابِ البین در پردۂ الحانِ اوست یا آیۂ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ در شانِ اوست

شعر

اِذَا نَهَقَ الْخَطِیْبُ اَبُو الْفَوَارِسْ	لَهٗ صَوْتٌ یَهُدُّ اِصْطَخْرَ فَارِسْ

مردمِ قریہ بعلتِ جاہے کہ داشت بلیتش را میکشیدند و اذیتش را مصلحت نمی دیدند تا یکے از خطبائے آں اقلیم کہ با او عداوتے نہانی داشت بارے بپرسیدنِ او آمدہ بود گفت ترا خوابے دیدہ ام خیر باد گفت چہ دیدی گفت چناں دیدم کہ ترا آواز خوش است و مردماں از انفاسِ تو در راحت خطیب اندریں لختے بیندیشید و گفت جزاک اللہ ایں چہ مبارک خوابیست کہ دیدی کہ مرا بر عیبِ خود واقف گردانیدی معلوم شد کہ آوازِ ناخوش دارم و خلق از بلند خواندنِ من در رنج عہد کردم کہ ازیں پس خطبہ نگویم مگر باہستگی

قطعہ

از صحبتِ دوستے برنجم	کاخلاقِ بدم حسن نماید

لہ حکایت (۱۲): خلاصہ یہ ہے کہ جو دوست تمہارے عیب ظاہر کرے اس سے وہ دشمن بہتر ہے جو تمہارے پوشیدہ کرے۔ خطیب: خطبہ دینے والا۔ کریہ الصّوت: بری آواز۔ پنداشتے: گمان کرتا۔ فریاد: شور۔ نعیب: کوے کی آواز۔ غراب: ایک قسم کا کوا ہے۔ پردۂ الحان: لحن کے پردے۔ ان انکر الاصوات: بے شک بری آواز گدھے کی ہے۔ (۲) اذا نہق: جب گدھے کی طرح چیخا ہے۔ خطیب ابو الفوارس یہ کنیت ہے اس کی ایسی آواز ہے کہ فارس کے اصطخر کو گرا دیتی ہے۔ اصطخر: قلعہ ہے ایران میں ہے۔ قریہ: گاؤں۔ علت: سبب۔ جاہ: عزت۔ بلیتش را میکشیدند: اس کی مصیبت برداشت کرتے (۳) اذیتش: تکلیف۔ اقلیم: ولایت۔ عداوت نہانی: خفیہ دشمنی۔ بپرسید: پوچھنے

ترا خوابے دیدہ ام: تیرے متعلق ایک خواب دیکھا (۲) خیر باد: اللہ تعالیٰ خیر کرے۔ انفاس: دم۔ ... ... جزاک اللہ: اللہ تعالیٰ تجھے جزا دے۔ خواندن: پڑھنے۔ بجنبد عہد: خوشی کا زمانہ۔ از صحبت: مجھے اس دوست سے تکلیف پہنچتی ہے۔

عیبم ہنر و کمال بیند	خارم گل و یاسمن نماید
کو دشمنِ شوخ چشمِ بیباک	تا عیبِ مرا بمن نماید

فرد

ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش	ہنر داند از جاہلی عیبِ خویش

حکایت (۱۳) یکے در مسجد بطوع بانگ نماز گفتے بادائے کہ مستمعان را ازو نفرت بودے و صاحبِ مسجد امیرے بود عادل نیک سیرت نیخواستش کہ دل آزردہ گردد گفت اے جواں مر این مسجد را موذنانِ قدیمی اند کہ ہر یکے از ایشاں را پنج دینار مرتّب داشتہ ام ترا دہ دینار میدہم تا جائے دیگر روی بریں قول اتّفاق کردند پس از مدّتے در گذرے پیشِ امیر باز آمد و گفت ایخداوند بر من حیف کردی کہ بدہ دینار از آں بقعہ ام بیروں کردی کہ آنجا رفتہ ام بست دینار میدہند کہ جائے دیگر روم قبول نمی کنم امیر بخندید و گفت زنہار نستانی کہ بپنجاہ دینار راضی گردند

شعر

بہ تیشہ کس نخراشد ز روئے خارا گل	چنانکہ بانگِ درشتِ تو میخراشد دل

حکایت (۱۴) ناخوش آوازے ببانگِ بلند قرآن خواندے صاحبدلے

لہ خار: کانٹا۔ گل: گلاب۔ یاسمن: چنبیلی۔ شوخ: بے حیا، بے باک۔ نگویند: نہیں کہتے۔ جاہلی: جہالت۔ حکایت (۱۳): خلاصہ یہ کہ اگر کسی کے عیب کو ظاہر کرنا ہو تو کسی طریقہ سے ظاہر کریں۔ بطوع: خوشی سے۔ بانگ: آواز۔ مستمعان: سننے والے۔ صاحبِ مسجد: متولی۔ نیک سیرت: نیک عادت۔ نیخواستش: نہیں چاہتا۔ آزردہ: رنجیدہ۔ موذنان: اذان دینے والا۔ قدیمی: پرانا (۱) مرتّب: مقرر۔ داشتہ: کئے ہوئے۔ اتّفاق کردند: طے ہو گئی۔ گذر: راستہ۔ خداوند: مالک۔ حیف: ظلم۔ بقعہ: جگہ۔ زنہار: ہرگز۔ نستانی: نہ لینا۔ تیشہ: تیر۔ خارا: پتھر۔ گل: مٹی۔ درشت: سخت۔ میخراشد: چھیل دیا۔ حکایت (۱۴): خلاصہ یہ کہ بری آواز والے کو قرآن پاک زور سے نہ پڑھنا چاہیے۔ ناخوش: بری آواز۔ بانگ: آواز۔

روزے بروبگذشت وگفت ترا مشاہرہ[1] چند است گفت ہیچ گفت پس ایں زحمت بخود چرا میدہی گفت از بہر خدا میخوانم گفت از بہر خدا دیگر مخواں

بیت

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی | ببری رونقِ مسلمانی

باب پنجم در عشق وجوانی

حکایت[1] حسن میمندی راگفتند سلطان محمود چندیں بندۂ صاحب جمال دارد کہ ہریکے بدیع[2] جہانے اند چگونہ افتادہ است کہ با ہیچ کدام از ایشاں میلے ومحبتے ندارد چنانکہ با ایاز باآنکہ زیادت حُسنے ندارد گفت ہرچہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید

قطعہ

کسے بدیدۂ انکار گر نگاہ کند | نشان صورت یوسف دہد بنا خوبی
وگر بچشم ارادت نگہ کند در دیو | فرشتہ اش بنماید بچشم محبوبی

مثنوی

ہر کہ سلطاں مرید او باشد | گر ہمہ بد کند نکو باشد

(۱) مشاہرہ، تنخواہ۔ ہیچ، کچھ بھی نہیں۔ زحمت، تکلیف۔ چرا میدہی، کیوں امید دیتا ہے۔ بہر خدا، خدا کے لئے۔ میخوانم، پڑھتا ہوں۔ مخواں، نہ پڑھ۔ نمط، طریقہ۔ ببری ورونق کو اڑا دے گا۔ باب پانچواں بیان عشق وجوانی میں۔ حکایت[1]، خلاصہ یہ ہے عشق کے لیے خوب صورتی ضروری نہیں۔ حسن میمندی، وزیر کا نام ہے سلطان محمود، یہ ایک بادشاہ کا نام ہے۔ چندیں بندہ، اس قدر غلام۔ (۲) بدیع، عجیب ودرد، فرود آید، دل میں اتر جاتا ہے۔ انکار، بے اعتقاد۔ ناخوبی، برائی۔ دیو، شیطان۔ مرید، معتقد۔

وانکہ را پادشہ بلیند ازو | کسش از خیل خانہ ننوازد

حکایت[2] گویند خواجہ را بندہ نادر الحسن بود وبا وے بسبیلِ مودت ودیانت نظرے داشت با یکے از دوستاں گفت دریغ ایں بندۂ من با حسن وشمائلے کہ دارد اگر زباں دراز وبے ادب نبودے چہ خوش بودے گفت اے برادر چوں اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار کہ چوں عاشقی ومعشوقی درمیاں آمد مالکی ومملوکی برخاست

قطعہ

خواجہ با بندۂ پری رخسار | چوں در آید ببازی وخندہ
چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند | ویں کشد بار ناز چوں بندہ

بیت

غلام آبکش باید وخشت زن | بود بندۂ نازنیں مشت زن

حکایت[3] پارسائے را دیدم بمحبت شخصے گرفتار نہ طاقت صبر نہ یارائے گفتار چندانکہ ملامت دیدے وغرامت کشیدے ترک تصابی نکردے گفتے

قطعہ

کوتہ نکنم زدامنت دست | ور خود بزنی بتیغ تیزم

(۱) کسش، کوئی شخص۔ خیل خانہ، خاندان۔ ننوازد، مہربانی نہ کرے۔ حکایت[2]، خلاصہ یہ کہ عشق اور محبت ہوجانے کے بعد ہیبت اور دبدبہ ختم ہوجاتا ہے۔ بندہ، غلام۔ نادر الحسن، عجیب حسن والا۔ بسبیل، راستہ۔ مودت، دوستی۔ دیانت، پرہیزگاری۔ دریغ، افسوس۔ شمائل، عادات۔ توقع، امید۔ مدار، نہ رکھ۔ مالکی، ملکیت۔ مملوکی، غلامی۔ (۲) رخسار، خوب صورت۔ در آید، کھیل کود۔ خندہ، ہنسا۔ کو، کہ وہ۔ چو، غلام۔ ویں، اور یہ۔ آبکش، پانی کھینچنے والا۔ خشت زن، اینٹ بنانیوالا۔ مشت زن، گھونسے مارنے والا۔ حکایت[3]، خلاصہ یہ کہ عشق جب غالب ہوجاتا ہے تو عقل جاتی رہتی ہے جو عشق میں مبتلا ہو اس کو نصیحت وغیرہ کرنا بے کار ہے۔

یارائے گفتار، بات کرنے کی طاقت۔ غرامت، ہلاکت۔ تصابی، عشق۔ کوتہ، چھوڑنا۔ زدامنت، دامن تیرا۔ خود بزنی، چاہیے تو مجھے تیر۔ تلوار سے مار ڈالے۔

فقیر عطاء الرسول

بعداز تو ملاذ و ملجائے نیست | ہم در تو گریزم ار گریزم

بارے ملاقاتش کردم و گفتم عقلِ نفیست راچہ شد کہ نفسِ خسیست غالب آمد زمانے بفکرت فرورفت و گفت۔

قطعہ

ہر کجا سلطانِ عشق آمد نماند	قوتِ بازوئے تقویٰ را محل
پاک دامن چوں زید بیچارہ	اوفتادہ تا گریباں در وحل

حکایت(۱) یکے را دل از دست رفتہ بود و ترکِ جاں گفتہ مطمحِ نظرش جائے خطرناک و مظنّۂ ہلاک نہ لقمہ متصور شدے کہ بکام آید یا مرغے کہ بدام افتد

بیت

چو در چشمِ شاہد نیاید زرت	زر و خاک یکساں نماید برت

بارے نصیحتش گفتند از یں خیالِ محال تجنب کن خلقے ہم بدیں ہوس کہ تو داری اسیرند و پائے دل در زنجیر بنالید و گفت۔

قطعہ

دوستاں گو نصیحتم مکنید	کہ مرا دیدہ بر ارادتِ اوست

(۱) ملاذ۔ بچاؤ، جائے پناہ گریزم اگر گریزم۔ بھاگوں گا تو تیری طرف بھاگوں گا۔ عقل نفیس، پاکیزہ عقل، خسیس، کمینہ، فرورفت، سلطان بادشاہ۔ تقویٰ، پرہیزگاری زید زندہ رہے۔ بیچارہ، غریب وحل کیچڑ۔ حکایت، خلاصہ یہ کہ عشق مجازی میں جب عشق مکمل ہو جاتا ہے تو فنائی المحبوب ہو جاتا ہے از دست رفتہ، ہاتھ سے جا تا رہا۔ ترکِ جان، جان جانے کا خطرہ۔ مطمح نظر، منظورِ نظر۔ مظنّہ، وہ جگہ جہاں ہلاکت کا خطرہ ہو۔ لقمہ، نوالہ … متصور، خیال دام، جال۔ چشمِ شاہد، محبوب کی نگاہ، یکساں، برابر۔ برت، تیرے نزدیک۔ تجنب، پرہیز۔ ہوس، حرص۔ بنالید، رو دیا مرا دیدہ، میری نگاہ۔

جنگ جویاں بزورِ پنجہ و کتف(۱)	دشمناں را کشند و خوباں دوست

شرطِ مودّت نباشد باندیشۂ جان دل از مہرِ جاناں برگرفتن

ابیات

تو کہ در بندِ خویشتن باشی	عشق بازی دروغ زن باشی
گر نشاید بدوست رہ بردن	شرطِ عشق ست در طلب مردن

فرد

گر دست رسد کہ آستینش گیرم	ورنہ بروم بر آستانش میرم

متعلقانش را کہ نظر در کارِ او بود و شفقت بروزگارِ او پندش دادند و بندش نہادند

شعر

دردا کہ طبیب صبر میفرماید	ویں نفسِ حریص را شکر میباید

ابیات

آں شنیدی کہ شاہدے بنہفت	با دل از دست دادہ میگفت
تا ترا قدرِ خویشتن باشد	پیشِ چشمت چہ قدرِ من باشد

آوردہ اند کہ مر آں پادشاہزادہ را کہ مطمحِ نظرِ او بود خبر کردند کہ جوانے بر سرِ ایں میدان مداومت می نماید خوش طبع شیریں زبان سخنہائے

(۱) کتف بازو۔ خوباں، خوبصورت۔ مودّت، محبت، اندیشۂ جان، جان کا خطرہ، مہر، محبت، برگرفتن، اٹھانا، بندِ خویشتن، اپنی فکر دروغ زن، جھوٹ بولنے والا۔ بر آستانش، اس کی چوکھٹ پر پہنچنا، دست رس، طاقت۔ متعلقانش، رشتہ دار۔ شفقت، مہربانی، نظر، کاموں کو دیکھ رہے تھے۔ بندش نہادند، قید کر دیا۔ مرض، امراض۔ صبر، پرہیز۔ بنہفت، پوشیدہ، تا ترا، جب تک تجھے قدر، مرتبہ۔ مطمح نظر، منظورِ نظر، مداومت، ہمیشگی۔

لطیفہ میگوید نکتہائے بدیع از وے میشنوند چنیں معلوم می شود کہ شورے
در سر دارد و سوزے در جگر و شیدا صفت می نماید پسر دانست کہ
دل آویختہ اوست و ایں گرد بلا انگیختہ او مرکب بجانب او راند چوں
دید کہ شاہزادہ بنزدیک او عزم آمدن دارد بگریست و گفت

بیت

آنکس کہ مرا بکشت باز آمد پیش ‖ ماناکہ دلش بسوخت بر کشتہ خویش

چندانکہ ملاطفت کرد و بپرسید کہ چونی و از کجائی و چہ نام داری و چہ صنعت
دانی جوان در قعر بحر مودت چناں غریق ماندہ کہ مجال نفس نداشت

بیت

اگر خود ہفت سبع از بر بخوانی ‖ چو آشفتی الف با تا ندانی

گفتا سخنے با من چرا نگوئی کہ ہم از حلقۂ درویشانم بلکہ حلقہ بگوش ایشانم
آنگہ بقوت استیناس محبوب از میان تلاطم امواج محبت سر بر آورد و گفت

شعر

عجب ست با وجودت کہ وجود من بماند ‖ تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند

ایں بگفت و نعرہ بزد و جان بحق تسلیم کرد

لہ لطیف: پاکیزہ، نکتہائے بدیع: عجیب نکتے، میشنوند: سنتے ہیں، شور: جنون، شیدا: عاشق۔ دل آویختہ: اس کا عاشق، وایں گرد بلا انگیختہ: عشق پیدا ہی پیدا کیا ہے، مرکب: سواری۔ جانب: طرف، عزم: ارادہ۔ بگریست: رو پڑا، ماناکہ: جاناں سے مشتق ہے بمعنی حقیقتاً، کشتۂ خویش: اپنے مقتول پر۔ ملاطفت: مہربانی، چونی: کیسا ہے، کجائی: کہاں سے، صنعت دانی: کیا کام جانتے ہو، قعر: گہرائی، بحر: دریا، مودت: دوستی، غریق: ڈوبا ہوا۔ مجال: طاقت، ہفت سبع: سات منزلیں، از بر: یاد۔ حفظ۔ چو آشفتی: جب تو عاشق ہو جائے۔ حلقہ بگوش: استیناس: مانوس۔ تلاطم امواج: موجوں کی طغیانی، عجب: تعجب، جان بحق تسلیم: جان اللہ کو سونپ دی یعنی مر گیا۔

بیت

عجب از کشتہ نباشد بدر خیمۂ دوست ‖ عجب از زندہ کہ چوں جان بدر آورد سلیم

حکایت یکے را از متعلمان کمال بہجتے بود و طیب لہجتے معلم از انجا
کہ حس بشریت ست با حسن بشرۂ او معاملتے داشت زجر و توبیخے کہ
بر کودکان دیگر کردے در حق وے روا نداشتے وقتے کہ بخلوتش دریافتے
گفتے

قطعہ

نہ آنچناں بتو مشغولم اے بہشتے روی ‖ کہ یاد خویشتنم در ضمیر می آید
ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ بر بندم ‖ اگر ز مقابلہ بینم کہ تیر می آید

بارے پسرش گفت چندانکہ در آداب درس من نظر میفرمائی در آداب
نفسم ہمچنیں تامل می فرمائی تا اگر در اخلاق من ناپسندے بینی کہ مرا آں
پسندیدہ ہمی نماید بر آنم اطلاع فرمائی تا بتبدیل آں سعی کنم گفت اے
پسر ایں سخن از دیگرے پرس کہ آں نظر کہ مرا باتست جز ہنر نمی بینم۔

قطعہ

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ‖ عیب نماید ہنرش در نظر
ور ہنرے داری و ہفتاد عیب ‖ دوست نبیند بجز آں یک ہنر

لہ عجب از کشتہ: تعجب یہ کہ قتل ہوا۔ حکایت: خلاصہ یہ کہ عاشق کو اپنے محبوب کی تمام باتیں اچھی لگتی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کو ہر فعل پسند کرنا چاہیے۔ متعلماں: جمع متعلم طالب علم، بہجت: خوبصورت، طیب: اچھی آواز۔ معلم: استاذ حس: احساس، بشریت: آدمیت، بشرہ: چہرہ، داشت: رکھتا تھا، زجر و توبیخ: جھڑکنا، کودکان: بچوں کا۔ خلوت: تنہائی ضمیر: دل، بر بندم: بند کروں، (۲) ادب درس: پڑھنے کا طریقہ: نظر: غور۔ ادب نفس: درستی اخلاق۔ تامل: فکر بر آنم: مکال لی جائے سعی: کوشش، بد اندیش: بدخواہ ور۔ اگر۔ ہنرے: ایک ہنر دارد: رکھتا ہے تو۔ ہفتاد: ستر، بجز: سوا۔

حکایت(۶) شبے یاد دارم کہ یارِ عزیزم از در در آمد چناں بے خود از جای برجستم کہ چراغم بہ آستین کشتہ شد

سَرَی طَیْفُ مَنْ یَجْلُو بِطَلْعَتِہِ الدُّجیٰ
فَقُلْتُ لَہٗ اَہْلاً وَّ سَہْلاً وَّ مَرْحَبَا

بنشست و عتاب آغاز کرد کہ در حال کہ مرا بدید چراغ بکشتی بچہ معنی گفتم بدو معنی یکے آنکہ گمان بردم کہ آفتاب برآمد دیگر آنکہ ایں بیتم بخاطر گذشت

قطعہ

چوں گرانے بہ پیشِ شمع آید
خیزش اندر میانِ جمع بکش
ور شکرخندہ ایست شیریں لب
آستینش بگیر و شمع بکش

حکایت(۷) یکے دوستے را کہ زمانہا ندیدہ بود گفت کجائی کہ مشتاق بودم گفت مشتاقی بہ کہ ملولی

مثنوی

دیر آمدی اے نگارِ سرمست
زودت ندہیم دامن از دست
معشوقہ کہ دیر دیر بینند
آخر بہ ازانکہ سیر بینند

لطیفہ شاہدے کہ با رفیقاں آید بجفا کردن آمدہ است بحکم آنکہ از غیرت و مضادّت خالی نباشد

بیت

اِذَا جِئْتَنِیْ فِیْ رُفْقَۃٍ لِتَزُوْرَنِیْ
وَاِنْ جِئْتَ فِیْ صُلْحٍ فَاَنْتَ مُحَارِبٌ

حکایت، خلاصہ یہ کہ عاشق کو محبوب کی ملاقات کے وقت طبیعت پر کنٹرول کرنا چاہیے اگر بے اختیاری میں کوئی بات سرزد ہو جائے تو اس کی توجیہ کر دینی چاہیے۔ ورنہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ از در در آمد: دروازے کے اندر آیا کشتہ شد: بجھ گیا۔ سَرَی: الخ رات کو اس آدمی کا خیال آیا جو اپنی صورت سے تاریکی کو روشن کرتا ہے میں نے اُسے خوش آمدید اور مرحبا کہا۔ عتاب: ناراضگی، بکشتی: بجھا دیا۔ بچہ معنی: کیا سبب آفتاب برآمد: سورج نکل آیا خاطر گذشت: خیال آیا۔ گران: بار۔ جمع: بکش: محفل میں مار۔ شمع بکش: چراغ بجھا حکایت، خلاصہ یہ کہ عاشق کو معشوق کا پیچھا نہ پکڑنا چاہیے کیونکہ اس سے نفرت ہوتی ہے زمانہا ندیدہ: کتنی مدت ملاقات نہ ہوئی۔ کجائی: کہاں: مشتاق: آرزومند۔ ملولی: رنجیدہ۔ نگار: محبوب سرمست: متوالا۔ زود: جلدی۔ ندہیم: نہ چھوڑو نگے: معشوقہ: محبوب، لطیفہ: اچھی بات شاہد: محبوب: جفا کردن آمدہ: ظلم کرنے کیلئے آیا۔ مضادّت: مخالفت، اِذَا الخ: جب تو دوسروں کے ملنے کے لیے آیا اگر صلح کے لیے بھی آیا ہے تو دشمن ہے۔

قطعہ

بیک(۱) نفس کہ در آمیخت یار با اغیار
بسے نماند کہ غیرت وجودِ من بکشد
بخندہ گفت کہ من شمعِ جمعم اے سعدی
مرا ازاں چہ کہ پروانہ خویشتن بکشد

حکایت(۸) یاد دارم کہ در ایام پیشیں من و دوستے چوں دو مغزِ بادام در پوستے صحبت داشتیم ناگاہ اتفاق غیبت افتاد پس از مدتے کہ باز آمد عتاب آغاز کرد کہ دریں مدت قاصدے نفرستادی گفتم دریغ آمدم کہ دیدۂ قاصد بجمالِ تو روشن گردد و من محروم۔

قطعہ

یارِ دیرینہ مرا گو بزباں توبہ مدہ
کہ مرا توبہ بشمشیر نخواہد بودن
رشکم آید کہ کسے سیر نگہ در تو کند
باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن

حکایت(۹) دانشمندے را دیدم کہ بکسے مبتلا شدہ و رازش از پردہ برملا افتادہ جورِ فراواں بردے و تحمل بیکراں کردے بارے بہ لطافتش گفتم دانم کہ ترا در محبتِ ایں منظور علّتے و بنائے محبت بر زلّتے نیست بس باوجود چنیں معنی لائق قدرِ علما نباشد خود را متّہم گردانیدن و جورِ بے ادباں بردن گفت اے یار دست عتابم

لہ یک نفس: ایک لمحہ۔ آمیخت: ملایا: اغیار: غیر۔ بسے نماند: بہت وقت: باقی نہیں ہے کشد: ختم کرے۔ من شمع جمع: محفل کی شمع ہوں۔ پروانہ: جلنے والا: حکایت، خلاصہ یہ کہ عشق کیلیے رشک لازمی ہے عاشق معشوق کے دیدار سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ ایام پیشیں: گذشتہ دن: دو مغز بادام درپوستے: چھلکے میں بادام کی دو گریاں۔ ناگاہ: اچانک، دریں مدت: اسی زمانہ میں۔ قاصد: ایلچی۔ یعنی پیغام رساں فرستادی: بھیجا۔ دریغ: افسوس (۲) یار دیرینہ: پرانا دوست مدہ: نہ کر۔ رشکم: مجھے رشک آتا ہے۔ سیر نگہ: جی بھر، باز گویم: پھر کہتا ہوں سیر نخواہد بودن: دیکھنے سے سیری نہیں ہوتی: حکایت، خلاصہ یہ کہ عاشق کو نصیحت نہ کرنی چاہیے کیونکہ نصیحت سے عشق زیادہ ہوتی ہے کمی نہیں۔ دانشمند: عقلمند، برملا: تمام ظاہر: جورِ فراواں: ظلم زیادہ۔ تحمل: برداشت: بیکراں: بے حد۔ لطافت: مہربانی۔ منظور: معشوق۔ علت: سبب: زلت: غلطی متہم: تہمت دست عتابم: مجھے نہ ملامت نہ کر

از دامن بدار کہ بارہا دریں مصلحت کہ تو بینی اندیشہ کردم صبرم برجفائے او سہل تر ہمی نماید از نادیدنِ او و حکیمان گویند دل بر مجاہدت نہادن آسان ترست کہ چشم از مشاہدت فرو گرفتن۔

مثنوی

ہر کہ دل پیشِ دلبرے دارد
ریش در دستِ دیگرے دارد

آہوے پالہنگ در گردن
نتواند بخویشتن رفتن

آنکہ بے او بسر نشاید برد
گر جفائے کند بباید برد

روزے از دوست گفتمش زنہار
چند ازاں روز گفتم استغفار

نکند دوست زینہار از دوست
دل نہادم بداں چہ خاطر اوست

گر بہ لطفم بنزد خود خواند
ور بقہرم براند او داند

حکایت[۱] در عنفوانِ جوانی چنانکہ افتد و دانی باشاہدے سرے و سرے داشتم بحکم آنکہ حلقے داشت طیب الادا و خلقے کالبدر فی الدجیٰ

بیت

آنکہ نباتِ عارضش آبِ حیات میخورد
در شکرش نگہ کند ہر کہ نبات میخورد

اتفاقاً خلافِ طبع ازوے حرکتے بدیدم کہ ناپسندیدم دامن ازو

بدار۔ رکھ۔ اندیشہ کردم: میں نے سوچا۔ سہل: آسان۔ مجاہدت: مشقت۔ چشم از مشاہدت فرو گرفتن: نگاہ کو دیکھنے سے محفوظ رکھنا۔ ریش: داڑھی۔ آہو: ہرن۔ پالہنگ: باگ ڈور۔ آنکہ بے او: وہ آدمی جس کے بغیر۔ برد: لے جانا ہے۔ جفا: ظلم۔ استغفار: معافی طلب کرنا۔ گر بہ لطفم: اگر وہ مہربانی کرے۔ قہر: غصہ۔ براند: بھگا دے۔ ۱۔ حکایت: خلاصہ مطلب یہ کہ حسینوں کو اپنے حسن پر فخر نہ کرنا چاہیے کیونکہ حسن و جمال زینت ختم ہو جانے والی چیز ہے۔ اور عشاق کو اس میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کو نہ بھولنا چاہیے۔ عنفوان: جوانی شروع۔ افتد و دانی: جملہ معترضہ ہے یعنی ہر شخص کو ایسا کرنا پڑتا ہے۔ سرے: خیال۔ سرے: راز۔ حلق: گلا۔ طیب الادا: خوش آواز۔ کالبدر فی الدجیٰ: جیسے اندھیری رات میں چودھویں کا چاند۔ نبات: سبزہ۔ عارض: رخسارہ۔ نبات میخورد: مصری کھاتا ہے۔ دامن ازو برکشیدم: میں اس سے علیحدہ ہو گیا۔

فقیر عطاء الرسول

برکشیدم و مہرہ برچیدم و گفتم

بیت

برو ہر چہ می بایدت پیش گیر
سرِ ما نداری سرِ خویش گیر

شنیدم کہ ہمی رفت و میگفت

بیت

شب پرہ گر وصلِ آفتاب نخواہد
رونقِ بازارِ آفتاب نکاہد

ایں بگفت و سفر کرد و پریشانئے او در من اثر

شعر

فَقَدْتُ زَمَانَ الْوَصْلِ وَالْمَرْءُ جَاہِلٌ
بِقَدْرِ لَذِیْذِ الْعَیْشِ قَبْلَ الْمَصَائِبِ

شعر

باز آی و مرا بکش کہ پیشت مردن
خوشتر کہ پس از تو زندگانی کردن

اما بشکر و منت باری پس از مدتے باز آمد آں حلقِ داؤدی متغیر شدہ و جمالِ یوسفی بزیاں آمدہ و بر سیبِ زنخدانش ہمچو بہ گردے نشستہ و رونقِ بازارِ حسنش شکستہ متوقع کہ در کنارش گیرم کنارہ گرفتم و گفتم

قطعہ

آں روز کہ خطِ شاہدت بود
صاحب نظر از نظر براندی

امروز بیامدی بہ صلحش
کش فتحہ و ضمہ برنشاندی

(۱) مہرہ برچیدم: قطع تعلق کر دیا۔ سر: خیال۔ شب پرہ: چمگادڑ۔ وصل: ملنا۔ نکاہد: نہ گھٹ سکے۔ (۲) فقدت الخ: میں وصل کے زمانہ کو گم کر دیا اور آدمی عیش لذتیں مصیبت سے پہلے نہیں جانتا۔ خوشتر: خوش تر۔ اما: لیکن۔ منت: احسان۔ حلقِ داؤدی: حضرت داؤد علیہ السلام جیسا گلا۔ متغیر: بدلی ہوئی۔ جمالِ یوسفی: حضرت یوسف کا حسن۔ زیاں: نقصان۔ سیبِ زنخداں: سیب کی طرح ٹھوڑی۔ بہ: بہی سے مشتق ہے میوہ کا نام ہے۔ شکستہ: کھٹی ہوئی۔ متوقع: امیدوار۔ در کنارش گیرم: بغل میں لیے ہوئے۔ خطِ شاہد: خط سے مراد وہ سبزہ جو محبوب کے رخسار پر ظاہر ہوتا ہے۔ نظر والا۔ نظر براندی: سامنے سے ہٹا دیا۔ امروز: وہ دن آج کا۔ بیامدی: آیا ہے۔ کش: جب تو نے فتحہ، زبر۔ ضمہ: پیش۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اعراب جو حروف پر لگاتے ہیں رخسار کے بالوں کو زبر پیش سے تشبیہ دی ہے۔

فقیر عطاء الرسول

نظم

تازہ بہارا تو کنوں زرد شد | دیگ منہ کاتشِ ما سرد شد
چند خرامی و تکبر کنی | دولتِ پارینہ تصور کنی
پیش کسے رو کہ خریدارِ تست | تازہ براں کن کہ طلبگارِ تست

قطعہ

سبزہ در باغ گفتہ اند خوش ست | داند آں کس کہ ایں سخن گوید
یعنی از روئے نیکوان خطِ سبز | دلِ عشاق بیشتر جوید
بوستانِ تو گندنا زارے ست | بسکہ بر میکنی و می روید

قطعہ

گر صبر کنی ور نکنی موئے بناگوش | ایں دولتِ ایامِ نکوئی بسر آید
گر دست بجاں داشتمے ہمچو تو بر ریش | نگزاشتمے تا بہ قیامت کہ بر آید

قطعہ

سوال کردم و گفتم جمالِ روئے ترا | چہ شد کہ مورچہ بر گردِ ماہ جوشیدست
جواب داد ندانم چہ بود رویم را | مگر بماتمِ حسنم سیاہ پوشیدست

حکایت(۱۱) یکے را پرسیدم از مستعربان ما تقول فی المردان گفت

(۱) زرد: خزاں۔ دیگ منہ: ہانڈی نہ رکھ یعنی شوق ختم ہو گیا۔ کاتش: آگ۔ ما سرد: ٹھنڈی ہو گئی۔ چند: کب تک۔ خرامی: ناز کے ساتھ ڈھلک کے چلنا۔ پارینہ: پرانی۔ تصور: خیال۔ سبزہ: خط۔ باغ: چہرہ۔ داند: جانتا ہے۔ نیکواں: معشوق۔ بوستاں: باغ۔ گندنا: ایک گھاس ہے جس قدر کاٹو بڑھتا ہے اور سرسبز ہوتا ہے۔ روید: اگتا ہے (۲)۔ نکنی: نہ اکھاڑے۔ موئے بناگوش: وہ بال جو کنپٹی پر آگئے ہوں۔ بسر آید: تمام ہونا۔ گر دست بجاں: اگر میں تیری طرح داڑھی پر ہاتھ رکھے ہیں ایسے جان پر رکھتا تو قیامت تک نہ چھوڑتا کہ جسم سے نکلے۔ مورچہ: چیونٹیاں۔ ماہ: چاند۔ جوشیدہ: ابل پڑی۔ رویم: چہرہ۔ بماتم حسنم: سوگ میں سیاہ لباس پہننا۔ حکایت ۱۱: مطلب یہ کہ بے وفا معشوقوں سے عشق تکلیف دہ ہوتا ہے۔ مستعربان: یعنی وہ اصلی عربی نہ ہو۔ یعنی اصل وطن عرب نہ ہو۔ ما تقول: تیرا امرد لڑکوں کے بارے میں کیا خیال ہے۔

لا خیر فیہم ما دام احدہم لطیفاً یتخاشن فاذا خشن یتلاطف یعنی چندانکہ لطیف و نازک اندام ست درشتی کند و سختی و چوں سخت و درشت شد چنانکہ بکارے نیاید تلطف کند و دوستی نماید

قطعہ

امرد آنگہ کہ خوب و شیریں ست | تلخ گفتار و تند خوئے بود
چوں بریش آمد و بلاغت شد | مردم آمیز و مہر جوئے بود

حکایت(۱۲) یکے را از علما پرسیدند کہ کسے با ماہ روئے در خلوت نشستہ و درہا بستہ و رقیباں خفتہ نفس طالب و شہوت غالب چنانکہ عرب گوید التمر یانع والناطور غیر مانع ہیچ باشد کہ بقوتِ پرہیزگاری بسلامت بماند گفت اگر از مہرویاں بسلامت ماند از بدگویاں بے ملامت نماند

شعر

وان سلم الانسان من سوء نفسہ | فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم

شعر

شاید پسِ کارِ خویشتن بنشستن | لیکن نتواں زبانِ مردم بستن

حکایت(۱۳) طوطے را با زاغے در قفس کردند و از قبحِ مشاہدتِ او

چنانچہ ... جب تک لطیف رہتا ہے سختی کرتا ہے اور جب سخت ہو جاتا ہے تو ... ہے۔ اندام: جسم۔ درشتی: سختی۔ امرد: وہ لڑکا جس کی داڑھی مونچھ نہ آئی ہو۔ خوب: خوبصورت۔ تلخ: کڑوا۔ تند خوئے: سخت مزاج۔ بلاغت: جوان ہو گیا۔ آمیز: میل جول کرنے والا۔ مہر جوئے: محبت رکھنے والا۔ حکایت ۱۲: خلاصہ یہ کہ حسینوں کے حسن کا ذکر کرنا بھی عشق ہے۔ خلوت: تنہائی۔ نشستہ: بیٹھا (۲)۔ درہا بستہ: دروازے بند۔ رقیباں: جمع رقیب نگہبان۔ التمر یانع: کھجوریں پکی ہوئی اور باغباں نہ منع کرنے والا۔ ہیچ باشد: نہ ممکن۔ قوت: طاقت۔ مہرویاں: سوہنے چہرہ والے چاند جیسے۔ نماند: نہیں رہ سکتا۔ بدگویاں: برا کرنے والے۔ بے ملامت۔ وان سلم: اور اگر انسان اپنے نفس کو برائی سے بچائے تو بھی دشمن کی بدگمانی سے نہیں بچ سکتا۔ شاید: لائق۔ بستن: بند کرنا۔ حکایت ۱۳: زاغ: کوا۔ قفس: پنجرہ۔ قبح مشاہدت: خراب صورت۔

در مجاہدت می بود و میگفت ایں چہ طلعت مکروہ است و ہیاتِ ممقوت و منظرِ ملعون و شمائل ناموزون یا غُرابَ البَینِ لَیتَ بَینِی وَبَینَکَ بُعدَ المَشرِقَینِ

قطعه

علی الصباح برُوئے تو ہر کہ برخیزد	صباحِ روزِ سلامت بر و مسا باشد
بداختر ے چو تو در صحبتِ تو بایستے	ولے چنانکہ توئی در جہاں کجا باشد

عجب تر آنکہ غراب از مجاورتِ طوطی ہم بجاں آمدہ بود و ملول شدہ لاحول کناں از گردشِ گیتی ہمی نالید و دستہائے تغابن بریکدیگر می مالید کہ ایں چہ بختِ نگون ست و طالعِ دون و ایامِ بوقلمون لائق قدرِ من آنستے کہ با زاغے بر دیوارِ باغے خراماں ہمی رفتے

شعر

پارسا را بس ایں قدر زندان	کہ بود ہم طویلۂ رندان

تا چہ گناہ کردہ ام کہ روزگارم بعقوبتِ آں در سلکِ صحبتِ چنیں ابلہے خودرائے ناجنس ہرزہ درائے بچنیں بند مبتلا گردانیدہ است

قطعه

کس نیاید بپائے دیوارے	کہ براں صورتت نگار کنند

(۱) مجاہدت: رنج۔ طلعت: صورت۔ مکروہ: بُری۔ ہیات: طریقہ۔ ممقوت: بغض کے لائق۔ منظر: ملعون: لعنتی۔
شمائل: عادتیں۔ ناموزوں: نامناسب۔ یا غراب الخ: کوے کاش میرے اور تیرے درمیان بہت جدائی ہوتی۔ علی الصباح: صبح کا وقت۔ برُوئے تو: مُنہ تیرا۔ برخیزد: اُٹھے۔ صباح: صبح۔ مسا: شام۔ (۲) بداختر: بدنصیب۔ (بجور) بایستے: چاہیے۔ ولے: مگر۔ کجا: کہاں۔ غراب: کوا۔ مجاورت: ہم نشینی۔ ملول: رنجیدہ۔ گیتی: دنیا۔ نالید: روتا۔ تغابن: افسوس۔ می مالید: ملتا تھا۔ نگوں: اُلٹا۔ طالع: نصیبہ۔ دون: کمینہ۔ بوقلموں: رنگا رنگ۔ خراماں: آہستہ آہستہ۔ گئے۔ پارسا: نیک۔ زنداں: قیدخانہ۔ گردہ: کردہ۔ طویلہ: محبت۔ رنداں:
نگار کنند: تصویر بنائے۔ ابلہ: بیوقوف:

گر ترا در بہشت باشد جائے	دیگراں دوزخ اختیار کنند

ایں ضربُ المثل بداں آوردہ ام تا بدانی کہ چندانکہ دانا را از ناداں نفرت ست ناداں را از دانا وحشت

قطعه

زاہدے درمیانِ رنداں بود	زاں میاں گفت شاہدِ بلخی
گر ملولی ز ما ترش منشیں	کہ تو ہم درمیانِ ما تلخی

رباعی

جمعے چو گل و لالہ بہم پیوستہ	تو ہیزمِ خشک درمیانِ شاں رُستہ
چوں بادِ مخالف و چو سرما ناخوش	چوں برف نشستہ و چو یخ بستہ

حکایت (۱) رفیقے داشتم کہ سالہا باہم سفر کردہ بودیم و نان و نمک خوردہ و بیکراں حقوقِ صحبت ثابت شدہ آخر بسبب نفعے اندک آزارِ خاطرِ من روا داشت و دوستی سپری شد و با ایں ہمہ از دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکہ شنیدم کہ روزے دو بیت از سخنانِ من در مجمعے مے گفتند

قطعه

نگارِ من چو درآید بخندۂ نمکیں	نمک زیادہ کند بر جراحتِ ریشاں

(۱) ضرب المثل: وہ قصہ جو مثال بن جائے۔ ناداں: بیوقوف۔ وحشت: بھاگنا۔ رنداں: وہ لوگ جو شریعتِ محمدی کا احترام نہ کریں۔ بلخی: شہر بلخ کا رہنے والا۔ ملولی: رنجیدہ۔ ترش منشیں: ناراض ہوکر نہ بیٹھ۔ تلخی: کڑوا۔ گل: گلاب۔ بہم پیوستہ: اکٹھے ملی ہوئی۔ ہیزم: لکڑی۔ رُستہ: اُگا ہوا۔ باد: ہوا۔ سرما: سردی۔ نشستہ: بیٹھا ہوا۔ یخ بستہ: پالے کی طرح جما ہوا۔ حکایت: خلاصہ یہ کہ دوستوں سے اخلاق اور محبت کی قدر کرنی چاہیے۔ یہی عشق کا ایک مقام ہے۔ رفیقے داشتم: دوست رکھتا تھا۔ سالہا باہم: بہت سال ملکر۔ نان و نمک خوردہ: ایک دوسرے کا روٹی و نمک کھایا تھا۔ (۲) بیکراں: بے حد۔ آزارِ خاطر: دکھانا دل۔ سپری: ختم۔ دلبستگی: دلی تعلق۔ بحکم آنکہ: اس لیے۔ سخناں:
شعروں۔ نگار: محبوب۔ جراحت: زخم۔ ریشاں: زخمی:

فقیر عطاء الرسول

چہ بودے از سرِ زلفش بدستم افتادے | پچو آستینِ کریماں بدستِ درویشاں

طائفہ دوستاں بر لطفِ ایں سخن نہ کہ بر حسنِ سیرتِ خویش گواہی داده بودند و آفریں کرده و آں دوست ہم دراں جملہ بالغت نموده و بر فوتِ صحبتِ دیریں تاسف خورده و بخطائے خویش اعتراف کرده معلوم شد کہ از طرفِ او ہم رغبتے ہست ایں بیت ہا فرستادم و صلح کردم۔

قطعہ

نہ مارا در جہاں عہد وفا بود | جفا کردی و بد عہدی نمودی
بیکبار از جہاں دل در تو بستم | ندانستم کہ برگردی بزودی
ہنوزت گر سرِ صلحست باز آی | کزاں محبوب تر باشی کہ بودی

حکایت[۱۵] یکے را زنے صاحبِ جمال درگذشت و مادرِ زن فرتوت بعلت کابین درخانہ متمکن بماند و مرد از مجاورتِ او بجان بخستہ و از مجاورت او چارہ ندیدے تا گروہے آشنایاں بپرسیدن آمدندش یکے گفت چگونہ در مفارقت آں یارِ عزیز گفت نادیدنِ زن چناں دشوار نیست کہ دیدنِ مادرِ زن

مثنوی

گل بتاراج رفت و خار بماند | گنج برداشتند و مار بماند

(۱) چہ بودے: کیا ہی اچھا ہوتا؛ کریماں: جمع کریم سخی۔ طائفہ: ٹولہ لطف: مہربانی؛ آفریں: تعریف مبالغت: مبالغہ؛ یعنی حد سے زیادہ؛ نموده: کیا تھا؛ تاسف افسوس۔ اعتراف: اقرار فرستادم: بھیجا (۲)، جفا: ظلم، بد عہد: بے وفا؛ تو بستم: لگایا۔ زودی: جلدی؛ ہنوز: اب بھی؛ حکایت[۱۵]: عاشق کو معشوق کی جدائی ضرور سہنی ہے لیکن دشمنوں کا دیکھنا کہیں زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے اس واسطے جدائی برداشت کرنا پڑتی ہے صاحب جمال: خوب صورت درگذشت: مرگئی؛ مادرِ زن: ساس۔ فرتوت: زیادہ بوڑھی علت: سبب؛ کابین: مہر متمکن بماند: رہنے لگی۔ (۳) مجاورت: ہم نشینی؛ آشنایاں: پرسیدن: پرسی؛ چگونہ: مفارقت: جدائی تاراج: لوٹ؛ خار بماند: کانٹا رہ گیا۔ گنج: خزانہ؛ برداشتند: اٹھالیا۔ مار: سانپ؛

دیده بر تارکِ سنانے دیدن | خوشتر از روئے دشمناں دیدن
واجب ست از ہزار دوست بریدن | تا یکے دشمنت نباید دید

حکایت[۱۶] یاد دارم کہ در ایامِ جوانی گذرے داشتم در کوئے و نظر با ماہرویے در تموزے کہ حرورش دہاں بخوشانیدے و سمومش مغزِ استخواں بجوشانیدے از ضعفِ بشریت تابِ آفتابِ ہجر نیاوردم و التجا بسایۂ دیوارے کردم مترقب کہ کسے حرِ تموز از من بر دلِ بیرون نشاند کہ ناگاه از ظلمتِ دہلیزِ خانہ روشنائی بتافت یعنی جمالے کہ زبانِ فصاحت از بیانِ صباحتِ او عاجز آید چنانکہ در شبِ تارے صبح بر آید یا آبِ حیات از ظلمات بدر آید قدحے برفاب در دست گرفتہ و شکر دراں ریختہ و بعرقِ گلش آمیختہ ندانم کہ بگلابش مطیّب کرده بود یا قطرهٔ چند از گلِ رویش دراں چکیده فی الجملہ شربت از دستِ نگارینش برگرفتم و بخوردم و عمر از سر گرفتم

شعر

ظَمَأٌ بِقَلْبِي لَا يَكَادُ يُسِيغُهُ | رَشْفُ الزُّلَالِ وَلَوْ شَرِبْتُ بُحُورًا
قطعہ خرم آں فرخنده طالع را کہ چشم | بر چنیں روی اوفتد ہر بامداد

(۱) تارک سناں: برچھی کی نوک۔ بریدن: قطع تعلق؛ حکایت[۱۶]: خلاصہ یہ کہ اگر کسی حسین محبوب کے چہرہ پر نظر پڑنے سے دل میں سوز وگداز پیدا ہو جائے تو کوئی معیوب بات نہیں، بشرطیکہ حسین کے پیچھے نہ پڑے کوئے: کوچہ۔ ماہرو: معشوق۔ یعنی چاند جیسا محبوب۔ تموز: یہ گرمی کے مہینے کے نام ہیں حرور: رات کی لو۔ خوشانید: خشک کر دیتی ہے۔ سموم: دن کی لو۔ استخواں: ہڈیاں؛ ضعف: کمزوری ہجر: دوپہر کی گرمی؛ (۲) مترقب: امیدوار۔ برد: ٹھنڈک؛ فرو نشاند: نیچے بٹھایا؛ ناگاه: اچانک دہلیز: چوکھٹ؛ تافت: چمکنا ظلمت: اندھیرا۔ فصاحت: خوش بیانی؛ صباحت: حسن تار: تاریک؛ ظلمات: تاریکیاں قدح: پیالہ؛ برفاب: برف کا پانی؛ ریختہ: چھڑکے۔ عرق گلاب آمیختہ: ملا ہوا۔ مطیب: خوش بودار؛ چکیده: ٹپک پڑا۔ دستِ نگاریں: مزین ہاتھ؛ عمر سر گرفتم: نئی زندگی حاصل کی؛ ظمأ بقلبی الخ: میرے دل میں وہ پیاس ہے امید نہیں کہ اس کو سیراب کرسکے تھوڑا میٹھا پانی چاہیے۔ میں بہت سے دریاؤں کا پانی پی جاؤں؛ خرم: خوش۔ فرخنده: مبارک۔ طالع: نصیب؛ چشم: نگاه؛ چنیں: اس طرح؛ افتد: پڑنا؛ بامداد: صبح؛

مستی می بیدار گردو نیم شب | مستی ملتقی روزِ محشر بامداد

حکایت (۱۶) سالے محمد خوارزم شاہ رحمۃ اللہ علیہ با ختا برائے مصلحتے صلح اختیار کرد بجامع کاشغر در آمدم پسرے را دیدم بخوبی در غایتِ اعتدال و نہایتِ جمال چنانکہ در امثال گویند

نظم

معلمت ہمہ شوخی و دلبری آموخت | جفا و ناز عتاب و ستمگری آموخت
من آدمی بچنیں شکل و خوی و قد و روش | ندیدہ ام مگر ایں شیوہ از پری آموخت

مقدمہ نحو زمخشری در دست و ہمی خواند ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا و کان المُتَعَدِّیْ عَمْرًا گفتم اے پسر خوارزم و ختا صلح کردند و زید و عمرو را خصومت ہنوز باقیست بخندید و مولدم پرسید گفتم خاکِ پاکِ شیراز گفت از سخنان سعدی چہ داری گفتم۔

شعر

بُلِیْتُ بِنَحْوِیٍّ یَصُوْلُ مُغَاضِبًا | عَلَیَّ کَزَیْدٍ فِیْ مُقَابَلَۃِ الْعَمْرٖو
عَلٰی جَرِّ ذَیْلٍ لَیْسَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ | وَہَلْ یَسْتَقِیْمُ الرَّفْعُ مِنْ عَامِلِ الْجَرِّ

لختے باندیشہ فرو رفت و گفت غالب اشعارِ او دریں زمیں بزبانِ

(۱) مست: شراب پی کر سونے والا، نیم شب: آدھی رات، ساقی: شراب پلانے والا، روزِ محشر: قیامت کا دن، (۱۶) حکایت: خلاصہ یہ کہ حسینوں کے حسن سے لطف اندوز ہونے میں کوئی حرج نہیں البتہ سفر میں عشق باری موجب پریشانی ہے۔ سالے محمد خوارزم: وہ بادشاہ کا نام ہے۔ باختا:۔ کاشغر: شہر کا نام ہے۔ غایت: انتہا۔ اعتدال: موزوں۔ معلمت: معلم۔ شوخی: بے حیائی۔ آموخت: سکھائی۔ جفا: ظلم، عتاب: غصہ، ستمگری: ظلم، خوی: عادت، قد و روش: شیوہ، طریقہ۔ زمخشری: نحو کی کتاب کا نام ہے اس کے لکھنے والے کا نام جاراللہ زمخشری تھا۔ زمخشر ایک قصبہ کا نام تھا جہاں آپ پیدا ہوئے۔ خواند: پڑھ رہا تھا، ضرب زید عمرا: زید نے عمر کو مارا۔ خصومت: جھگڑا۔ ہنوز: اب۔ مولد: پیدائش۔ بلیت: میں ایک نحوی پر مبتلا کیا گیا ہوں، وہ غصہ کے وقت ایسا حملہ کرتا ہے جیسے زید عمر کے مقابلہ میں، علی جر: وہ دامن پکڑنے پر اپنا سر نہیں اٹھاتا کیا رفع عامل جس کے لیے درست نہیں، لختے: تھوڑی دیر۔ غالب: اکثر۔ اشعار: شعر۔

پارسی ست اگر بگوئی بفہم نزدیک تر باشد گفتم

مثنوی

طبع ترا تا ہوس نحو کرد | صورتِ عقل از دلِ ما محو کرد
اے دلِ عشاق بدامِ تو صید | ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

بامداداں کہ عزمِ سفر مصمم شد گفتہ بودش کہ فلاں سعدی ست دواں آمد و تلطف کرد و تاسف خورد کہ چندیں مدت چرا نگفتی کہ منم تا شکرِ قدومِ بزرگاں را بخدمت میاں بستمے گفتم

مصرع

باوجودت زمن آواز نیامد کہ منم

گفتا چہ شود اگر دریں خطہ روزے چند بر آسائی تا بخدمت مستفید گردیم گفتم نتوانم بحکمِ ایں حکایتِ منظوم

بزرگے دیدم اندر کوہسارے | قناعت کردہ از دنیا بغارے
چرا گفتم بہ شہر اندر نیائی | کہ بارے بندی از دل بر کشائی
بگفت آنجا پریرویانِ نغزند | چو گل بسیار شد پیلاں بلغزند

ایں بگفتم و بوسہ بر روئے یکدیگر دادیم و وداع کردیم۔

پارسی: فارسی۔ فہم: سمجھ، طبع ترا: جب تجھے۔ ہوس: شوق، صورت: شکل، جوہر عقل، محو کرد: مٹا دیا۔ دام: جال، صید: شکار، ما بتو: مشغول۔ بامداد: صبح کے وقت، عزم: ارادہ، مصمم: پختہ، پکا۔ کاروانیاں: قافلے والے۔ دواں: دوڑتا ہوا۔ تلطف: مہربانی، تاسف: افسوس، منم: میں ہوں۔ قدوم: تشریف۔ بستمے: کمر باندھتا۔ (۲) خطہ: ٹکڑا، آسائی: آرام، مستفید: فائدہ حاصل کرنے والا۔ نتوانم: مجھے نہیں ہو سکتا، بحکم: بسبب، منظوم: نظم، کوہسار: پہاڑ۔ قناعت: صبر، نیائی: نہ آئے تو۔ بارے: ایک بار۔ بندی: بند، برکشائی: کھولے تو۔ پریرویاں: پری کے چہرے والے، گل بسیار شد: کیچڑ زیادہ ہو جائے تو ہاتھی پھسل جاتے ہیں۔ یکدیگر: ایک دوسرے، وداع: رخصت،

مثنوی

بوسہ دادن بروئے یار چہ سود | ہم دراں لحظہ کردنش پدرود
سیب گفتی وداع یاراں کرد | روئے زیں نیمہ سرخ وزاں زرد

شعر

اِنْ لَمْ اَمُتْ یَوْمَ الْوَدَاعِ تَاَسُّفًا | لَا تَحْسَبُوْنِیْ فِی الْمَوَدَّۃِ مُنْصِفًا

حکایت خرقہ پوشے در کاروانِ حجاز ہمراہِ ما بود یکے از امرائے عرب مر اورا صد دینار بخشید تا قربانی کند دزدانِ خفاچہ ناگاہ بر کاروان زدند و پاک بردند بازرگاں گریہ وزاری کردن گرفتند و فریادِ بیفائدہ خواندن

شعر

گر تضرع کنی وگر فریاد | دزد زر باز پس نخواہد داد

مگر آں درویشِ صالح کہ بر قرارِ خویش ماندہ بود و تغیرے درو نیامدہ گفتم مگر آں معلومِ ترا دزد نبرد گفت بلے بردند لیکن مرا باآں الفتے چناں نبود کہ بوقتِ مفارقت خستہ دلی باشد۔

بیت

نباید بستن اندر چیز و کس دل | کہ دل برداشتن کاریست مشکل

(۱) پارچہ: کیا فائدہ۔ پدرود: رخصت دینا۔ سیب گفتی: سیب جیسے۔ روئے زیں: نیمہ: اسی وجہ سے ادھا منہ۔ ان لم: اگر میں دوست کی رخصت کے دن افسوس کرتا۔ کرتا مر جاؤں تو مجھے محبت میں منصف نہ سمجھنا۔ حکایت ۵۱: مقصد یہ ہے کہ دنیا بے وفا ہے کسی شی سے دل نہ لگانا چاہیئے۔ اس لئے کہ آنے اور جانے پر کوئی تکلیف نہ ہو۔ خرقہ: گدڑی پوشے: پہننے والا۔ کاروانِ حجاز: عرب کے قافلے ہیں ہمارے ساتھ۔ امرائے عرب: عرب کے سردار۔ دزداں خفاچہ: عرب کا ایک قبیلہ تھا جو راہ زنی کرتا تھا۔ ناگاہ: اچانک۔ یکایک۔ زدند: حملہ کیا۔ پاک بردند: تمام مال لے گئے۔ بازرگاں: سوداگر، تاجر۔ گریہ وزاری: رونا۔ گرفتند: شروع کیا۔ خواندن: فریاد کرنے لگے۔ تضرع: عاجزی۔ قرار: سکون۔ تغیر: تبدیلی۔ معلوم ترا: تیرا روپیہ۔ مفارقت: جدائی۔ خستہ: ٹوٹے۔ بستن: لگانا دل۔ برداشتن: دل کا جدا کرنا۔

گفتم موافقِ حالِ من ست ایں چہ گفتی کہ مرا در عہدِ جوانی باجوانے اتفاقِ مخالطت بود و صدقِ مودت تا بجائے کہ قبلۂ چشمم جمالِ او بودے و سودِ سرمایۂ عمرم وصالِ او

قطعہ

مگر ملائکہ بر آسماں وگرنہ بشر | بحسنِ صورت او در زمی نخواہد بود
بدوستے کہ حرام ست بعد ازو صحبت | کہ ہیچ نطفہ چنو آدمی نخواہد بود

ناگہ پائے وجودش بگلِ عدم فرو رفت و دودِ فراق از دودمانش بر آمد روزہا بر سرِ خاکش مجاورت کردم و از جملہ کہ بر فراقِ او گفتم یکے این بود

قطعہ

کاج کاں روز کہ در پائے تو شد خارِ اجل | دستِ گیتی بزدے تیغِ ہلاکم بر سر
تا دریں روز جہاں بے تو ندیدے چشمم | ایں منم بر سرِ خاکِ تو کہ خاکم بر سر

قطعہ

آنکہ قرارش نگرفتے و خواب | تا گل و نسریں نفشاندے نخست
گردشِ گیتی گلِ رویش بریخت | خار بنا بر سرِ خاکش برُست

بعد از مفارقتِ او عزم کردم و نیتِ جزم کہ بقیتِ زندگانی فرش

(۱) مخالطت: میل جول۔ صدقِ مودت: دوستی کی سچائی۔ قبلۂ چشم: نگاہ کا قبلہ۔ سود سرمایہ: سرمایہ کا فائدہ۔ ملائکہ: فرشتے۔ زمی: زمین۔ ناگہہ: اچانک۔ گلِ عدم: موت۔ دود: دھواں۔ دودمان: خاندان۔ بر سرِ خاکش: اس کی قبر پر۔ مجاورت: ہمسائیگی۔ (۳) کاج: کاش۔ در پائے تو شد خار: تیرے پاؤں میں موت کا کانٹا چبھا تھا۔ گیتی: زمانہ۔ تا دریں: تا کہ۔ آنکہ: وہ شخص۔ نسریں: چنبیلی۔ گلِ رویش: اس کے چہرے کے پھول کو بکھیر دیا۔ خار بنا: کانٹوں کی جھاڑیاں۔ برست: مفارقت: جدائی۔ جزم: پکا۔ عزم: ارادہ۔ بقیت: بقایا۔ فرش۔

ہوشش در نوردم وگردِ مجالست نگردم

قطعہ

دوشش چوں طاؤس مے نازیدم اندر باغِ وصل
دیگر امروز از فراقِ یار می پیچم چو مار

سود دریا نیک بودے گر نبودے بیمِ موج
صحبتِ گل خوش بدے گر نیستے تشویشِ خار

حکایت[۱۹] یکے را از ملوکِ عرب حدیثِ لیلیٰ و مجنوں و شورشِ حالِ وے بگفتند کہ با کمال و فضل و بلاغت سر در بیاباں نہادہ است زمامِ اختیار از دست دادہ بفرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت کہ در شرفِ نفسِ انساں چہ خلل دیدی کہ خوئے بہائم گرفتی و ترکِ صحبتِ مردم گفتی مجنوں بنالید و گفت

شعر

وَرُبَّ صَدِیْقٍ لَامَنِیْ فِیْ وِدَادِہَا | اَلَمْ یَرَہَا یَوْمًا فَیُوْضِحَ لِیْ عُذْرِیْ

قطعہ

کاج کانانکہ عیبِ من گفتند | رویت اے دلستاں بدیدندے

لے ہوش: ہوش۔ در نوردم: لپیٹ دوں گا۔ مجالست: میل جول۔ دوش: کل رات۔ طاؤس: مور۔ نازیدم: ناز کرتا۔ پیچم: بل کھا رہا ہوں۔ مار: سانپ۔ سود: نفع ہوتے، ہوتا۔ بیم: ڈر۔ تشویش: تکلیف۔ خار: کانٹا۔ حکایت[۱۹] لے خلاصہ یہ کہ عاشق کی محبت لیے ظاہری حسن و جمال لازمی نہیں ہے۔ حدیث: بات۔ مجنوں کا اصل نام قیس تھا۔ بنی عامر کے قبیلے سے تھا۔ شورش: بلاغت:۔ بیاباں: جنگل۔ نہادہ: اختیار کی۔ زمام: باگ۔ ملامت: طعنہ۔ شرف: بزرگی۔ خلل: خرابی۔ خوئے: عادت۔ بہائم: جمع بہیمہ چوپایہ۔ گفتی: کہا۔ ورب: اور بہت دوستوں نے مجھے اس کی محبت میں ملامت کی کیا لیلیٰ کو نہیں دیکھا کسی دن میرے لیے میرا عذر ظاہر کیا جائے گا۔ کاج: کاش۔ رویت: صورت۔ دلستاں: معشوق۔

(فقیر عطاء الرسول)

بجائے ترنج[۱] در نظرت | بیخبر دستہا برید ندے

حقیقتِ معنی بر صورتِ دعوی گواہی دادے کہ فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ ملک را در دل آمد کہ جمالِ لیلیٰ مطالعت کند تا چہ صورت ست کہ موجبِ چندیں فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن در احیائے[۲] عرب بگردیدند و بدست آوردند و پیشِ ملک در صحنِ سرا انجہ بداشتند ملک در ہیئتِ او تأمل کرد در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خدمِ حرم بجمال از و بیشتر بود و بزینت بیشتر مجنوں بفراست دریافت و گفت از دریچہ چشمِ مجنوں بایستے در جمالِ لیلیٰ نظر کردن تا سرِ مشاہدتِ او بر تو تجلی کند۔

شعر

مَا مَرَّ مِنْ ذِکْرِ الْحِمٰی بِمَسْمَعِیْ | لَوْ سَمِعَتْ وَرْقُ الْحِمٰی صَاحَتْ مَعِیْ
یَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ قُوْلُوْا لِلْمُعَا | فِیْ لَسْتَ تَدْرِیْ مَا بِقَلْبِ الْمُوْجَعِ

نظم

تندرستاں را نباشد دردِ ریش | جز بہ ہمدردے نگویم دردِ خویش
گفتن از زنبور بیحاصل بود | با یکے در عمرِ خود ناخوردہ نیش

(۱) ترنج: لیموں۔ دستہا برید: ہاتھ کاٹ ڈالے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب مصر کی عورتیں زلیخا کو ملامت کرنے لگی کہ تو اپنے غلام کے عشق میں مبتلا ہے تو زلیخا نے ان عورتوں کو دعوت دی ایک ایک چھری ایک ایک لیموں تمام کے ہاتھ میں دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو تمام کے سامنے لائی تمام بے ہوش ہو گئی لیموں کاٹنے کی بجائے اپنے ہاتھ کاٹ لیے آپ اندازہ کریں یہ تو یوسف علیہ السلام ہیں سید الانبیاء محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس شان تو ان سے کہیں زیادہ، یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال دیکھ کر ہاتھ کاٹ ڈالے اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال دیکھتی تو اپنے دل کاٹ دیتی۔ فذالکن: الخ۔ مطالعت: کند دیکھے۔ فتنہ: عشق۔ (۲) احیائے: جمع حی قبیلہ۔ ملک در صحن: بادشاہ صحن میں آیا۔ سرانچہ: چھوٹا گھر۔ بداشتند: ٹھہرایا۔ ہیبت: دبدبہ۔ تامل: غور۔ حقیر: برا۔ خدم: جمع خادم۔ حرم: شاہی محل۔ بیشتر: زیادہ۔ فراست: ذہانت۔ سرِ مشاہدت: دیکھنے کا راز۔ تجلی کند: روشن ہو۔ مامر: الخ جو کچھ سبزہ زار کا ذکر میری سماعت تک پہنچا۔ اگر بندہ زار کبوتر۔ یا معشر: اے دوستوں کی جماعت۔

حالِ ما باشد ترا افسانہ بیش	تا ترا حالے نباشد ہمچو ما

(۲۰) حکایت

قاضیِ ہمدان را حکایت کنند کہ با نعلبند پسرے سرخوش بود و نعلِ دلش در آتشِ روزگارے در طلبش متلہف بود و پویاں و مترصد و جویاں و برحسبِ واقعہ گویاں

نظم

بربود دلم ز دست و در پای فگند	در چشمِ من آمد آں سہی سروِ بلند
خواہی کہ بکس دل ندہی دیدہ بہ بند	ایں دیدہ شوخ می برد دل بکمند

شنیدم کہ در گذرے پیشِ قاضی باز آمد برخے ازاں مقالہ بسمعش رسیدہ و زائد الوصف رنجیدہ دشنام بے تحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت و ہیچ از بیحرمتی نگذاشت قاضی یکے را گفت از علمائے معتبر کہ ہمعنان او بود

بیت

واں عقدہ برابروئے ترش شیرینش	آں شاہدی و خشم گرفتن بینش

ضربُ الحبیبِ زبیبٌ بیت

خوشتر کہ بدستِ خویش نان خوردن	از دستِ تو مشت بر دہاں خوردن

(۱) ہمچو: مثل ہمارے افسانہ کہانی۔ بیش: زیادہ حکایت بیشا منشا یہ ہے کہ اہل صاحب منصب کو عشق بازی سے پرہیز کرنا ضروری ہے خصوصاً نوخیز لڑکوں اور کمینہ زادوں سے ہمداں: عراق عجم کے شہر کا نام ہے نعل بند: موچی جوتا بنانے والا۔ سرخوش: عشق محبت نعلِ دلش: بیقرار۔ آتش آگ۔ متلہف: افسوس؛ پویاں: دوڑنے والا مترصد امیدوار؛ جویاں: متلاشی۔ حسب: موافق؛ (۲) سہی: سیدھا۔ پای فگند: پاؤں میں ڈال دیا۔ شوخ: بےحیا گذر: راستہ؛ برخے: ازاں: تھوڑی اس کے مقالہ: گفتگو بات چیت سمع: کان۔ زائد الوصف بیان سے باہر۔ دشنام: گالی؛ بے تحاشا: بے دھڑک

(۳) سقط: بے ہودہ۔ سنگ: پتھر۔ برداشت: اٹھایا۔ ہمعنان: ساتھی؛ شاہد: معشوق؛ خشم گرفتن: غصہ کرنا عقدہ: گرہ؛ بروئے ترش: کھٹے منہ والا یعنی بدمزاج۔ ضرب الحبیب: دوست کی مار کشمش جیسی ہے مشت: مکا؛ دہاں: منہ؛

ہمانا از وقاحتِ او بوئے سماحت می آید

فرد

روز دو سہ صبر کن کہ شیریں گردد	انگورِ نو آوردہ ترش طعم بود

ایں بگفت و بمسندِ قضا باز آمد تنے چند از بزرگانِ عدول کہ در مجلسِ حکمِ وے بودندے زمینِ خدمت ببوسیدند کہ باجازت سخنے در خدمت بگوئیم اگرچہ ترکِ ادبست و بزرگاں گفتہ اند بیت

خطا بر بزرگاں گرفتن خطاست	نہ در ہر سخن بحث کردن رواست

لیکن بحکمِ سوابقِ انعامِ خداوندی کہ ملازمِ روزگارِ بندگاں ست مصلحتے کہ بینند و اعلام نکنند نوعے از خیانت باشد طریقِ صواب آنست کہ با ایں پسر گردِ طمع نگردی و فرشِ ولع در نوردی کہ منصبِ قضا پایگاہے منیع ست تا بگناہے شنیع ملوث نگردی و حریف اینست کہ دیدی و سخن ایں کہ شنیدی

مثنوی

چہ غم دارد از آبروئے کسے	یکے کردہ بے آبروئے بسے
کہ یک نامِ زشتش کند پایمال	بسا نامِ نیکوئے پنجاہ سال

(۱) ہمانا: حقیقتاً؛ وقاحت: بے شرمی؛ سماحت: سخاوت نو آوردہ: تازہ۔ ترش: کھٹا طعم: ذائقہ شیریں گردد: میٹھا ہو جائے۔ مسند قضا: قاضی کی کرسی؛ عدول: عادل زمین خدمت بوسید یعنی عزت کی؛ بحث کردن: گفتگو (۲) سوابق انعام: پہلے انعام؛ مصلحت: مناسب بات؛ اعلام: خبردار کرنا۔ نوع: قسم؛ خیانت: یہاں بدعہد۔ نمک حرامی۔ طمع: لالچ ولع: عشق۔ نوردی: لپیٹ دے؛ منصب: عہدہ؛ پایگاہ: مرتبہ۔ منیع: بلند؛ شنیع: برا؛ (۳) ملوث آلودہ؛ حریف: دوست بے آبرو: بے عزت؛ بسے: بہت؛ زشتش: بھی برا پامال: برباد؛

قاضی را نصیحتِ یاران یکدل پسند آمد و بر حسنِ[1] رای قوم آفرین خواند وگفت نظرِ عزیزاں در مصلحتِ حالِ من عین صوابست و مسئلہ بیجواب ولیکن

شعر

وَلَوْاَنَّ حُبًّا بِالْمَلَامِ یَزُوْلُ ؎ | لَسَمِعْتُ اِذْکَا یَفْتَرِیْہِ عَدُوْلُ ؎

شعر

نصیحت کن مرا چندانکہ خواہی | کہ نتواں شستن اززنگی سیاہی

فرد

از یادِ تو غافل نتواں کرد بہیچم | سرکوفتہ مارم نتوانم کہ بپیچم

ایں بگفت و کسے چند بہ تفحصِ[2] حالِ او برانگیخت و نعمتِ بیکراں بریخت وگفتہ اند ہرکراز ردرترازدست زور در بازوست

شعر

ہرکہ زر دید سر فرود آورد ؎ | ور ترازوئے آہنیں دوش ست

فی الجملہ شبے خلوتے میسر شد وہم دراں شب شحنہ را خبر شد قاضی ہمہ شب شراب درسر و شاہد دربر از تنعم نہ خفتے و بہ ترنم گفتے۔

(۱) حسن رائے: بہترین رائے۔ آفرین: تعریف۔ عین صواب: بالکل درست۔ مسئلہ بیجواب: بات لاجواب۔ ولوانّ: اگر محبت ملامت سے زائل ہو جاتی، تو میں ضرور سنتا اس جھوٹ کو جو نیک لوگوں نے باندھا ہے۔ چندانکہ: جتنا کہ۔ زنگی: حبشی۔ بہیچم: کسی طرح۔ کوفتہ: کچلا۔

(۲) تفحص: ڈھونڈنا۔ انگیخت: مقرر کیا۔ بیکراں: بے حد۔ بریخت: خرچ۔ ہرکرا: جس نے۔ ہرکہ زر دید: جس نے روپیہ دیکھا۔ آہنیں: لوہے کی۔ دوش: ڈنڈی۔ فی الجملہ: خلاصۂ کلام۔ میسر: حاصل۔ شحنہ: کوتوال۔ شراب درسر: نشہ دماغ میں۔ شاہد دربر: معشوق بغل میں۔ تنعم: آرام۔ خفتے: سویا۔ ترنم: گانا۔

نظم

امشب[1] مگر بوقت نمیخواند ایں خروس | عشاق بس نکردہ ہنوز از کنار و بوس

یکدم کہ چشمِ فتنہ بخفت ست زینہار | بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس

تا نشنوی ز مسجدِ آدینہ بانگِ صبح | یا از درِ سرائے اتابک غریو کوس

لب از لب چو چشمِ خروس ابلہی بود | برداشتن بگفتنِ بیہودہ خروس

قاضی دریں حالت بود کہ یکے از خدمتگاراں درآمد وگفت چہ نشستہ خیز و تا پای داری گریز کہ حسوداں بر تو دقّے گرفتہ اند بلکہ حقے گفتہ اند تا مگر آتش فتنہ کہ ہنوز اندک ست باب تدبیر فرو نشانیم مبادا کہ فردا چوں بالا گیرد عالمے فراگیرد قاضی بہ تبسم درو نظر کرد وگفت

قطعہ

پنجہ در صید بردہ ضیغم را | چہ تفاوت اگر شغال آید

روی در روئے دوست کن بگذار | تا عدو پشتِ دست می خاید

ملک را ہمدراں شب آگہی دادند کہ در ملکِ تو چنیں منکرے حادث شدہ است چہ فرمائی ملک گفت من اورا از فضلائے عصر میدانم ویگانۂ روزگار می شمارم باشد کہ معانداں در حقِ وے خوضے کردہ اند

(۱) امشب: آج رات۔ مگر: شاید۔ بوقت نمیخواند: اذان وقت پر نہ دی۔ خروس: مرغا۔ بس: کافی۔ بوس: بوسہ۔ یکدم: ایک لمحہ۔ چشمِ فتنہ: آنکھ عشق۔ زینہار: ہرگز۔ بر فسوس: افسوس۔ مسجدِ آدینہ: جامع مسجد۔ بانگ: آذان۔ غریو کوس: شور نقارے کا۔ ابلہی: بیوقوفی۔ برداشتن: اٹھانا۔ خیز: اٹھ۔ گریز: بھاگ۔ دق: اعتراض۔ فرو نشانیم: بجھا دیں۔ مبادا: ایسا نہ ہو۔ فردا: کل۔ بالا گیرد: بھڑک اٹھے۔ فراگیرد: گھیرلے گی۔ صید بردہ: شکار کا خون۔ ضیغم: شیر۔ تفاوت: فرق۔ شغال: گیدڑ۔ عدو پشتِ دست: غصہ کی حالت میں ہاتھ کی پیٹھ چبانا۔ ہمدراں: اسی طرح۔ می خاید۔ آگہی: خبر۔ منکر: برا کام۔ حادث: پیدا ہوئی۔ فضلاء

جمع فاضل۔ عصر: زمانہ۔ یگانہ: بے مثال۔ خوض: غور۔

پس ایں سخن در سمعِ قبولِ من نیامد مگر آنگہ معاینت گردد کہ حکیماں گفتہ اند

شعر

بہ تندی سبکدست بردن بہ تیغ | بدنداں گزد پشتِ دستِ دریغ

شنیدم کہ سحرگاہ با تنے چند خاصان ببالینِ قاضی آمد شمع را دید استادہ و شاہد نشستہ و مے ریختہ و قدح شکستہ و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملکِ ہستی بلطف اندک اندک بیدارش کرد کہ خیز کہ آفتاب بر آمد قاضی دریافت کہ حال چیست گفت از کدام جانب بر آمد سلطان را عجب آمد گفت از جانبِ مشرق چنانکہ معہود ست گفت الحمد للہ کہ ہنوز درِ توبہ ہمچناں باز ست بحکمِ حدیث لَا یُغْلَقُ بَابُ التَّوْبَۃِ عَلَی الْعِبَادِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِہَا اَسْتَغْفِرُکَ اللّٰہُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

قطعہ

اے دو چیزم بر گنہ انگیختند | بختِ نافرجام و عقلِ ناتمام

گر گرفتارم کنی مستوجبم | ور ببخشی عفو بہتر از انتقام

ملک گفت توبہ دریں حالت کہ بر ہلاکِ خویش اطلاع یافتی سودے نکند فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُہُمْ اِیْمَانُہُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا

قطعہ

چہ سود از دزدی آنگہ توبہ کردن | کہ نتوانی کمند انداخت بر کاخ

(۱) سمع : کان ۔ معاینہ : دیکھنا ۔ تندی : غصہ ۔ سبک : جلدی ۔ بردن : ڈالنا ۔ تیغ : تلوار ۔ گزد : کاٹنا ۔ دریغ : افسوس ۔ سحرگاہ : وقتِ صبح ۔ بالین : سرہانا ۔ استادہ : جل رہی تھی ۔ ریختہ : بکھری ۔ قدح : پیالہ ۔ شکستہ : ٹوٹا ہوا ۔ اندک : تھوڑا تھوڑا ۔ خیز : کھڑا ہو ۔ دریافت : معلوم کیا ۔ چیست : کیا ہے ۔ کدام : کون ۔ جانب : طرف ۔ معہود : مقرر ۔ ہنوز : اب (۲) لا یغلق : نہ بند کیا جائے گا ۔ دروازہ توبہ کا بندوں پر یہاں تک کہ طلوع ہو سورج اپنی چھپنے کی جگہ سے ۔ اے اللہ : میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں ۔ انگیختند : آمادہ کیا ۔ بختِ نافرجام : نامبارک نصیب ۔ مستوجبم : مستحق ۔ عفو : معاف ۔ انتقام : بدلہ ۔ فلم یک الخ : پس یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کا ایمان ہمارے خوف سے وقت ان کو فائدہ دے ۔ کمند : چمڑے کی رسی ۔ انداخت : ڈالا ۔ کاخ : محل ۔

بلند از میوہ گو کوتاہ کن دست | کہ کوتہ خود ندارد دست بر شاخ

ترا با وجود چنیں منکرے کہ ظاہر شد سبیلِ خلاص صورت نہ بندد ایں بگفت و موکلانِ عقوبت در وے آویختند گفت مرا در خدمتِ سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید و گفت آں چیست گفت

قطعہ

با ستینِ ملالے کہ بر من افشانی | طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست

اگر خلاص محال ست زیں گنہ کہ مراست | بداں کرم کہ تو داری امید وارے ہست

ملک گفت ایں لطیفہ بدیع آوردی و ایں نکتہ غریب گفتی ولیکن محالِ عقل ست و خلافِ نقل کہ ترا فضل و بلاغت امروز از چنگِ عقوبت من رہائی دہد مصلحت آں بینم کہ ترا از قلعہ بزیر اندازم تا دیگراں نصیحت پذیرند و عبرت گیرند گفت اے خداوندِ جہاں پروردۂ نعمتِ ایں خاندانم و ایں جرم تنہا در جہاں نہ من کردہ ام دیگرے را بینداز تا من عبرت گیرم ملک را خندہ گرفت و بعفو از سرِ جرمِ او برخاست و متعنتاں را کہ اشارت بکشتنِ او ہمی کردند گفت

شعر

ہمہ حمالِ عیبِ خویشتنید | طعنہ بر عیبِ دیگراں مزنید

(۱) سبیل خلاص : راستہ رہائی کا ۔ موکلانِ عقوبت : جلاد سپاہی سزا کے ۔ آویختند : پکڑ لیا ۔ با ستینِ ملالے : اگر تو نے ملال کی وجہ سے چھوڑ دیا ۔ خلاص محال : چھٹکارا مشکل ۔ لطیفہ بدیع : نادر لطیفہ (۲) بلاغت : قابلیت ۔ چنگ : چنگل ۔ عقوبت : سزا ۔ زیر اندازم : نیچے گرا دوں ۔ پذیرند : قبول ہو جائے ۔ پروردہ : پلا ہوا ۔ تنہا : اکیلا ۔ جرم : قصور ۔ برخاست : درگذر ۔ متعنتاں : نکتہ چیں ۔ کشتن : قتل کرنا ۔ حمال : بوجھ اٹھانے والا ۔ مزنید : مارتے ہیں

حکایت (۲۱) منظوم

جوانے پاک بازو پاک رو بود | کہ با پاکیزہ روئے در گرو بود
چنیں خواندم کہ در دریائے اعظم | بگردابے در افتادند با ہم
چو ملاح آمدش تا دست گیرد | مبادا کاندراں حالت بمیرد
ہمیگفت از میانِ موجِ تشویر | مرا بگذار و دستِ یارِ من گیر
دریں گفتن جہانے بروے آشفت | شنیدندش کہ جاں میداد و میگفت
حدیثِ عشق زاں بطال منیوش | کہ در سختی کند یاری فراموش
چنیں کردند یاراں زندگانی | ز کار افتادہ بشنو تا بدانی
کہ سعدی راہ و رسمِ عشقبازی | چناں داند کہ در بغداد تازی
دل آرامے کہ داری دل درو بند | دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند
اگر مجنون و لیلے زندہ گشتے | حدیثِ عشق ازیں دفتر نوشتے

(۳) باب ششم در ضعفِ پیری

حکایت (۱) با طائفہ دانشمنداں در جامعِ دمشق بحثے ہمی کردم کہ جوانے در آمد و گفت دریں میاں کسے ہست کہ زبان پارسی

حکایت (۲۱): خلاصہ یہ کہ عاشق کو معشوق جان سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر عشق نہیں دغا بازی ہے۔ پاک باز: نیک۔ رو: نیک، خوب صورت، پاکیزہ رو: حسین چہرے والا۔ گرو: رہن۔ خواندم: پڑھا۔ دریائے اعظم: بحر اعظم۔ بگردابے: بھنور۔ با ہم: ساتھ۔ تشویر: اشارہ۔ آشفتہ: غمگین۔ جاں میداد: مرتے وقت۔ (۲) بطال: بہت چھوٹا۔ منیوش: نہ سن، کیوں کہ ڈوبنے والا آدمی منہ سے بات نہیں کر سکتا۔ فراموش: بھول جائے۔ رسم: طریقہ۔ تازی: عربی۔ دفتر: دفتر سے مراد گلستان کا باب پنجم ہے۔

(۳) باب چھٹا بڑھاپے اور کمزوری کے بیان میں۔ حکایت (۱): خلاصہ یہ کہ ۔۔۔ کی حیاتی جتنی طویل ہو جائے تب بھی زیادہ جینے کی دعا کرتا ہے مرنے کو دل نہیں کرتا۔ (جندڑی جیون منگ دی ہے)

بمن کردند گفتمش خیرست گفت پیرے صد و پنجاہ سالہ در حالت نزع ست و زبانِ عجم چیزے ہمی گوید و مفہوم ما نمیگردد اگر بکرم رنجہ شوی مزدیابی باشد کہ وصیتے ہمی کند چو بہ بالینش فراز آمدم ایں بیت می گفت

قطعہ

دمے چند گفتم برآرم بکام | دریغا کہ بگرفت راہِ نفس
دریغا کہ بر خوانِ الوانِ عمر | دمے چند خوردیم و گفتند بس

معانئے ایں سخن بزبانِ عربی با شامیاں ہمیگفتم و تعجب ہمیکردند از عمرِ دراز او و تاسفِ او ہمچناں بر حیاتِ دنیا گفتمش چگونہ دریں حالت گفت چہ گویم

قطعہ

ندیدہ کہ چہ سختی (۲) رسد بجانِ کسے | کہ از دہانش بدر میکنند دندانے
قیاس کن کہ چہ حالت بود دراں ساعت | کہ از وجودِ عزیزش بدر رود جانے

گفتم تصورِ مرگ از خیال بدر کن و وہم را بر مزاج مستولی مگرداں کہ فیلسوفانِ یونان گفتہ اند مزاج اگرچہ مستقیم بود اعتمادِ بقا را نشاید و مرض اگرچہ ہائل بود دلالتِ کُلی بر ہلاک نکند اگر فرمائی طبیبے را بخوانیم تا معالجت کند دیدہ برکرد و بخندید و گفت

(۱) صد و پنجاہ: ڈیڑھ سو سال۔ نزع ۔۔۔ ت کا وقت۔ زبان عجم: فارسی زبان ۔۔۔ مفہوم ما نمیگردد: سمجھ نہیں آتی۔ مزد: مزدوری۔ بالینش: سرہانا۔ فراز: آگے۔ دمے: سانس۔ گفتم: میں نے سوچا۔ کام: مقصد۔ دریغا بگرفت: افسوس کہ سانس کا آنے جانے کا راستہ بند ہو گیا۔ خوان الوان: رنگوں کا مختلف دستر خوان ہے۔ خوردیم: کھاتے ہم نے۔ گفتند: کہہ دیا بس ۔۔۔ (۲) چہ سختی رسد: کس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ بدر میکنند: باہر نکالے۔ ساعت: گھڑی ۔۔۔ بدر رود: نکل رہی ہو۔ تصور: خیال۔ مرگ: موت۔ مستولی: غالب۔ فیلسوفان: دانا۔ مستقیم: درست۔ اعتماد بقا: زندگی پر بھروسہ۔ ہائل: آڑ، خطرناک۔ کلی: مکمل۔ معالجت: علاج۔ دیدہ: نظر اٹھائی۔

مثنوی

دست برہم زند طبیبِ ظریف[1] | چوں خَرِف بیند او فتادہ حریف
خواجہ در بندِ نقشِ ایوان ست | خانہ از پای بست ویران ست
پیر مردے بنزع می نالید | پیر زن صندلش ہمی مالید
چوں مخبط شد اعتدال مزاج | نہ عزیمت اثر کند نہ علاج

حکایت[2] : پیرے را حکایت کنند کہ دخترے خواستہ بود و حجرہ بگل آراستہ و بخلوت با او نشستہ و دیدہ و دل در و بستہ شبہائے دراز نہ خفتے[3] و بذلہ ہا و لطیفہ ہا گفتے باشد کہ وحشت و نفرت نگیرد و موانست پذیرد و از اں جملہ شبے میگفت بخت بلندت یار بود و چشمِ دولت بیدار کہ بصحبت پیرے فتادی پختہ پرورد جہاں دیدہ آرمیدہ و سرد گرم کشیدہ نیک و بد آزمودہ کہ حقوقِ صحبت بداند و شرطِ مودت بجا آورد مشفق و مہربان خوش طبع شیریں بیان

مثنوی

تا توانم دلت بدست آرم | ور بیازاریم نیازارم
ور چو طوطی بود شکر خورشت | جانِ شیریں فدائے پرورشت

(۱) زند : ملتا ہے ، طبیب : حکیم ظریف : ہوشیار ، خرف : بہت بوڑھا ، حریف : ساتھی خواجہ : ملک ، بند : خیال ۔ ایوان : محل ، پائی بست : پشتہ ، ویران : برباد ۔ نزع : موت ، نالید : رو رہا ۔ پیر زن : بوڑھی عورت ، مالید : مل رہی تھی ۔ مخبط : خراب ، اعتدال : کمزور ، عزیمت : منتر ، حکایت[2] : خلاصہ یہ کہ بڑھاپے میں نوجوان لڑکی سے شادی کرنا ذلت کا سبب ہے ، دخترے خواستہ : نوجوان لڑکی سے شادی کی ۔ بگل آراستہ : کمرہ کو پھولوں کی طرح سجایا تھا خلوت نشستہ : تنہائی میں بیٹھنا ، بستہ : بند کیا ۔ شبہائے دراز : لمبی راتیں خفتے : سوتا ۔ بذلہ ، لطیفہ : مزے کی باتیں ، وحشت : گھبراہٹ ، موانست : محبت ، پذیرد : قبول کیا ، بخت بلند : نصیب تیرا مددگار ، چشم : آنکھ ، پختہ : پکا ، آرمیدہ : آرام کیا ، کشیدہ : تجربہ ، آزمودہ : حقوق صحبت بداند : دوستی کے حقوق ، جانتا ہے ۔ مودت : دوستی : مشفق : شفقت کرنیوالا ۔ ور بیازاریم : اگر تو مجھے ستائے ۔ خورشت : خوراک ۔

نہ گرفتار آمدی بدست جوانے معجب[1] خیرہ رائے سر تیزے سبکپائے کہ ہردم ہوسے پزد و ہر لحظہ رائے زند و ہر شب جائے خسپد و ہر روز یارے گیرد۔

قطعہ

جوانان خرم اند و خوب رخسار | ولیکن در وفا باکس نپایند
وفاداری مدار از بلبلاں چشم | کہ ہردم بر گلے دیگر سرایند

اما طائفہ پیراں کہ بعقل و ادب زندگانی کنند نہ بمقتضائے جہل و جوانی

فرد

زخود بہتری جوی و فرصت شمار | کہ باچوں خودی گم کنی روزگار

گفت چنداں بریں نمط بگفتم کہ گماں بردم کہ دلش در قیدِ من آمد و صید من شد ناگہ[2] نفسے سرد از دلِ پُر درد برآورد و گفت چندیں سخن کہ بگفتی در ترازوئے عقلِ من وزنِ آں یک سخن ندارد کہ وقتے از قبیلۂ خویش شنیدہ ام کہ گفت زنِ جواں را اگر تیرے در پہلو نشیند بہ از آنکہ پیرے۔

شعر

لَمَّا رَأَتْ بَیْنَ یَدَیْ بَعْلِهَا | شَیْئًا کَارِخِی شَفَةِ الصَّائِمِ
تَقُوْلُ هٰذَا مَعَهٗ مَیِّتٌ | وَاِنَّمَا الرُّقْیَةُ لِلنَّائِمِ

(۱) معجب : مغرور ، خیرہ رائے ۔ بے عقل ، سر تیز ۔ سبکپائے : جلد باز ، ہوس : حرص ۔ پزد : نئی آرزو ، خسپد : سوتا ہے ، خرم : خوش ، رخسار : اچھے چہرے والا ، نپایند : نصرت ، مدار : رکھ بلبلاں چشم : ہر پھول کا طلبگار ہردم : ہر وقت ، گل : پھول ، سرایند : نغمہ ، اما : جاہل قسما ۔ مطابق : جہل : جہالت جوی : تلاش ، باچوں : برابر والے ، نمط ۔ طریقہ ، بگفتم : کیا میں نے ۔ صید : شکار (۲) ناگہ : اچانک ، نفس : سانس ، پر درد : دردمند سے ، پہلو نشیند : پہلو میں بیٹھے ، لما رات : جب دیکھے عورت اپنے خاوند کے سامنے ایک چیز بوڑھے دار کے لٹکے ہوئے ہونٹ کی طرح ۔ تقول : کہتی ہے یہ اس کے ساتھ مردہ ہے اور سوائے اس کے کہ نہیں کہ منتر سونے والے کیلئے

رباعی

زن کز بر مرد بے رضا برخیزد	پس فتنہ و جنگ ازاں سرا برخیزد
پیرے کز جائے خویش نتواند خاست	الا بعصا کیش عصا برخیزد

فی الجملہ امکانِ موافقت نبود مفارقت انجامید چوں مدتِ عدت برآمد عقدِ نکاحش بستند با جوانے تند ترش روی تہی دست بدخوی جور و جفا کشیدے و رنج [illegible] و شکرِ نعمتِ حق ہمچناں گفتے الحمد للہ کہ ازاں عذابِ الیم بر[illegible] و بدیں نعیمِ مقیم برسیدم۔

قطعہ

روئے زیبا و جامۂ دیبا	صندل و عود و رنگ و بوی و ہوس
ایں ہمہ زینتِ زناں باشد	مرد را کیر و خایہ زینت و بس

فرد

با ایں ہمہ جور و تندخوئی	نازت بکشم کہ خوبروئی

قطعہ

با تو مرا سوختن اندر عذاب	بہ کہ شدن با دگرے در بہشت
بوئے پیاز از دہنِ خوبروی	بہ بحقیقت کہ گل از دستِ زشت

(۱) زن: عورت۔ کز بر: بغل۔ بے رضا: بغیر رضا کے۔ برخیزد: اٹھے۔ سرا: مکان۔ پیرے: بوڑھا۔ ... عصا: لاٹھی۔ الا بعصا: مگر عصا کے ساتھ۔ ... برخیزد: اٹھے۔ امکان: ممکن۔ مفارقت: جدائی۔ انجامید: پہنچی۔ مدتِ عدت برآمد: عورت کا وقت پورا ہو گیا۔ بستند: باندھا۔ ترش رو: بدمزاج۔ تہی دست: خالی ہاتھ۔ بدخوی: بری عادت۔ جفا: ظلم۔ کشیدے: کھینچا۔ (۲) عذاب: مشقت۔ الیم: دردناک۔ نعیم مقیم: قائم رہنے والا نعمت پر۔ برسیدم: پہنچا۔ زیبا: خوبصورت۔ دیبا: ریشمی کپڑا۔ صندل: خوشبو کی قسم ہے۔ عود: لکڑی۔ ہوس: حرص۔ کیر، خایہ: ذکر، عضوِ تناسلِ آدمی۔

جور: ظلم۔ تندخوی: سخت عادت۔ کشم: کھینچتا ہوں۔ خوبروئی: خوبصورتی۔ سوختن: جلنا۔ شدن: ہونا۔ دگرے: دوسرے۔ بوئے: بو۔ دہن: منہ۔ زشت: بدصورت۔

(فقیر عطاء الرسول)

حکایت(۱): مہمانِ پیرے بودم در دیارِ بکر کہ مالِ فراواں داشت و فرزندے خوبروی شبے حکایت کرد کہ مرا در عمرِ خویش بجز ایں فرزند نبودہ است درختے دریں وادی زیارتگاہ است کہ مرداں بحاجت خواستن آنجا روند و شبہائے دراز در پائے آں درخت بخدا نالیدہ ام تا مرا ایں فرزند بخشیدہ است شنیدم کہ پسر با رفیقاں آہستہ میگفت چہ بودے اگر من آں درخت را بدانستمے کہ کجاست تا دعا کردمے کہ پدرم بمردے۔

حکمت(۲): خواجہ شادی کناں کہ فرزندم عاقل ست و پسر طعنہ زناں کہ پدرم فرتوت ست۔

قطعہ

سالہا بر تو بگذرد کہ گذار	نکنی سوئے تربتِ پدرت
تو بجائے پدر چہ کردی خیر	تا ہماں چشم داری از پسرت

حکایت(۳): روزے بغرورِ جوانی سخت راندہ بودم و شبانگہ بپائے گریوہ سست ماندہ پیر مردے ضعیف از پسِ کارواں ہمی آمد گفت چہ خسپی کہ نہ جائے خفتن است گفتم چوں روم کہ نہ پائے رفتن ست گفت ایں نشنیدی کہ صاحبدلاں گفتہ اند

(۱) حکایت: خلاصہ یہ کہ بڑھاپے میں اولاد پریشان کرتی ہے اور والدین کو ذلیل جانتے ہیں انسان کو چاہیے کہ والدین کی عزت کرے تاکہ تیری اولاد تیری عزت کرے۔ دیار بکر: شہر کا نام ہے روم و عراق عرب کے درمیان ہے۔ فراواں داشت: بہت مال رکھتا تھا۔ فرزندے: لڑکا۔ خوبروی: خوبصورت۔ شبے حکایت کرد: ایک رات قصہ بیان کرتا۔ فرزند نبودہ: لڑکا نہیں تھا۔ وادی: جنگل۔ زیارتگاہ: زیارت کی جگہ۔ بحاجت خواستن: حاجتیں مانگتے۔ آنجا روند: وہاں جاتے۔ بخدا نالیدہ: اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے۔ رفیقاں: دوست۔ دانستمے: خبر ہوتی۔ حکمت: دانائی کی باتیں۔ فرتوت: بوڑھا۔ سوئے: طرف۔ تربت: قبر۔ چشم داری: امید کرتا ہے۔ حکایت(۳): خلاصہ حکایت یہ نوجوان کو جوانی پہ تکبر نہ کرنا چاہیے بڑوں کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیے۔ شبانگہ: رات کے وقت۔ گریوہ: ٹیلہ۔ کارواں: قافلہ۔ چہ خسپی: کیا سو جائے۔ خفتن: سونے کی جگہ۔ چوں روم: کیسے چلوں۔ رفتن: چلنا۔ صاحبدلاں: اللہ والے یعنی بزرگ، اولیاء کرام۔

رفتن و نشستن[1] بہ کہ دویدن و گسستن۔

قطعہ

اے کہ مشتاق منزلے مشتاب | پندِ من کاربند و صبر آموز

اسپ تازی دوتگ رود بشتاب | اشتر آہستہ میرود شب و روز

حکایت[2] : جوانے چست لطیف خنداں شیریں زبان در حلقۂ عشرت ما بود کہ در دلش ہیچ نوع غم نیامدے و لب از خندہ فراہم نیاوردے روزگارے برآمد کہ اتفاقِ ملاقات نیفتاد بعد ازاں دیدمش زن خواستہ و فرزند خاستہ و بیخ نشاطش بریدہ و گلِ رویش پژمردہ پرسیدمش چگونہ و چہ حالت ست گفت تا کودکان بیاوردم دگر کودکی نکردم۔

شعر

مَاذَا الصِّبٰے وَالشَّیْبُ غَیَّرَ لِمَّتِیْ[3] | وَکَفٰی بِتَغْیِیْرِ الزَّمَانِ نَذِیْرًا

فرد

چوں پیر شدی ز کودکی دست بدار | بازی و ظرافت بجواناں بگذار

مثنوی

طرب نوجوان ز پیر مجوی | کہ دگر نایدآب رفتہ بجوی

(۱) نشستن ، بیٹھنا ۔ گسستن ، عاجز رہنا ۔ مشتاق ، آرزو مند ۔ مشتاب ، دوڑ کر نہ چل ۔ نصیحت آموز ، سیکھ ۔ اسپ تازی ، عربی گھوڑا ۔ دوتگ ، بھاگ دوڑ ۔ رود ، جاتا ہے ۔ شتاب ، چلتا ہے ۔ اشتر ، اونٹ ۔ میرود ، جاتا ہے ۔ حکایت[2] ، خلاصہ یہ کہ انسان کو بڑھاپے میں جوانی کی ہنسی مزاق کو چھوڑ کر سنجیدگی اختیار کرنی چاہیئے ۔ چست ، چالاک ۔ لطیف ، پاکیزہ ۔ خنداں ، ہنسنے والا ۔ عشرت ، صحبت ۔ نوعِ غم ، کسی طرح کا غم ۔ فراہم نشد ، ہونٹ ہنسی سے نہ رک سکے ۔ نیفتاد ، نہیں ہوئی ۔ زن خواستہ ، شادی کر لی ۔ نشاط ، خوشی ۔ بریدہ ، کٹ گئی ۔ گلِ رو ، چہرہ کا پھول ۔ پژمردہ ، مرجھا گیا ۔ چگونہ ، کیسا ہے ۔ کودکاں بیاوردم ، بچے پیدا ہوئے ۔ کودکی نکردم ، بچپن کی باتیں نہیں کرتا ۔ [3] ماذا ، کیا ہے ، بچپن کا وقت حالاں کہ بڑھاپے نے بال سفید کر دیئے اور زمانے کا انقلاب بڑا عبرت دلانے والا ہے اور کافی ہے ۔ دست بدار ، ہاتھ چھوڑ دے ۔ بازی ، کھیل کود ۔ ظرافت ، ہنسنا ۔ طرب ، خوشی ۔ مجوی ، نہ ڈھونڈ ۔ رفتہ ، جاتا ہے ۔ بجوی ، نہر ، ندی ۔

زرع[1] را چوں رسید وقتِ درو | نخرامد چنانکہ سبزۂ نو

قطعہ

دورِ جوانی بشد از دستِ من | آہ و دریغ آں زمنِ دل فروز

قوتِ سرپنجۂ شیری برفت | راضیم اکنوں بہ پنیرے چو یوز

پیرزنے موی سیہ کردہ بود | گفتمش اے مامکِ دیرینہ روز

موی بہ تلبیس سیہ کردہ گیر | راست نخواہد شدن ایں پشت کوز

حکایت[2] : وقتے بجہلِ جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزردہ بکنجے بنشست و گریاں ہمیگفت مگر خوردی فراموش کردی کہ درشتی می کنی

قطعہ

چہ خوش گفت زالے بفرزندِ خویش | چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن

گر از عہدِ خردیت یاد آمدے | کہ بیچارہ بودی در آغوشِ من

نکردے دریں روز بر من جفا | کہ تو شیر مردے و من پیرزن

حکایت[3] : توانگرے بخیل را پسرے رنجور بود نیک خواہاں گفتندش کہ ختمِ قرآنی کنی از بہرِ وے یا بذلِ قربانی لختے باندیشہ فرو رفت وگفت ختمِ مصحفِ اولیٰ ترست کہ گلہ دور ست صاجدلے

(۱) زرع ، کھیتی ۔ وقت درو ، کٹنے کا وقت ۔ نخرامد ، لہراتی نہیں ۔ سبزۂ نو ، نیا سبزہ ۔ بشد ، ختم ہو گیا ۔ آہ ، ہائے ۔ فروز ، روشن کرنے والا ۔ سرپنجہ شیری برفت ، شیر کے پنجہ کی جاتی رہی ۔ راضیم ، راضی ہوں میں ۔ اکنوں ، اب ۔ بہ پنیر چو یوز ، جیسے چیتا پنیر پر راضی ہوتا ہے ۔ موئے سیاہ ، سیاہ بال ۔ مامک ، اماں ۔ دیرینہ ، پرانی ۔ تلبیس ، دھوکہ ۔ بازی گیر ، فرض کر ۔ راست نخواہد ، مگر یہ ٹیڑھی پیٹھ سیدھی نہیں ہو سکتی ۔ حکایت[2] ، خلاصہ یہ کہ انسان کو جوانی میں بچپن کا وقت اور حالت کو یاد کرنا چاہیئے والدین کا احترام کریں مذاق دل لگی وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔ بانگ بر مادر زدم ، میں نے ماں کو ڈانٹ دیا ۔ آزردہ ، رنجیدہ ۔ خوردی ، فراموش ، تو اپنا بچپن بھول گیا ۔ درشتی ، سختی ۔ زال ، بڈھی بوڑھی عورت ۔ پلنگ ، چیتا ۔ افگن ، گرانا ۔ پیلتن ، ہاتھی جیسے جسم والا ۔ گر از عہد ، جب زمانہ ۔ خرد ، بچپن ۔ بیچارہ ، عاجزی ۔ آغوش ، گود ۔ جفا ، ظلم ۔ شیر مردے ، طاقت ور ۔

بشنید گفت خصمش بعلت[1] آں اختیار آمد کہ قرآن بر سرِ زبان ست و زر در میانِ جان۔

مثنوی

دریغا گردن طاعت نہادن — گرش ہمراہ بودے دست دادن
بدینارے چو خر در گل بمانند — ور الحمدے بخواہی صد بخوانند

حکایت[2]: پیر مردے راگفتند چرا زن نکنی گفت با پیرزنانم الفت نیست پس آنرا کہ جواں باشد با من کہ پیرم دوستی چگونہ صورت بندد۔

شعر

پیر ہفتاد سالہ جنی مکنہ — کور مقری بخوانی چش روش
زور باید نہ زر کہ بانو را — گزرے دوست ترکہ دہ من گوش

حکایت[3] منظومہ

شنیدہ ام کہ دریں روزہا کہن پیرے — خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیرد جفت
بخواست دخترے خوبروی گوہر نام — چو درج گوہرش از چشم مردماں بنہفت
چنانکہ رسم عروسی بود تمنا کرد — ولے بحملہ اوّل عصائے شیخ بخفت
کماں کشید و نزد ہدف کہ نتواں دوخت — مگر بسوزن فولاد جامہ ہنگفت

(۱) علت: سبب۔ اختیار آمد: پسند آیا۔ دریغا: افسوس۔ گردن نہادن: گردن جھکانا۔ افسوس! بدینارے چو خر: ایک دینار نہیں کر سکتا تو گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس جاتے ہیں۔ ور: اور اگر۔ حکایت[2]

(۲) خلاصہ یہ۔ انسان کو بڑھاپے میں شادی نہ کرنی چاہیے ورنہ رسوائی اٹھانا پڑے گی۔ زن نکنی: شادی کیوں نہیں کرتا۔ الفت نیست: بڑھیوں سے دل چسپی نہیں۔ دوستی چگونہ صورت بندد: موافقت کیونکر آئے گی۔ ہفتاد و ستر سالہ جنی: سال کا جوان۔ مکنہ: نہ کر۔ کور: اندھا۔ مقری: میاں جی۔ بخوانی: بجانا ہے۔ مشتق ہے۔ چش: آنکھ نہیں، نہ دیکھے گا۔ روش: روشن۔ بانو را: عورت کے لئے۔ گزرے: خصو خاص۔ دہ: دس۔ گوش: گوشت

(۳) حکایت[3]: مقصد اس حکایت کا وہی حکایت جیسا ہے۔ پیرے: پرانے بوڑھے۔ بست: کیا۔ پیرانہ سر: بڑھاپے میں خیال۔ گیرد جفت: شادی۔ دختر خوب رو: خوب صورت لڑکی۔ گوہر: لڑکی کا نام ہے۔ درج گوہر: موتیوں کا گوہر۔ ڈبہ۔ بنہفت: چھپایا۔ رسم عروسی: طریقہ شادی۔ تمنا: آرزو۔ عصائے شیخ: بوڑھے کی لاٹھی یعنی عضو تناسل۔ کماں کشید: کھینچی۔ نزد ہدف: تیر نشانہ پر نہ بیٹھا۔ دوخت: سیا۔ سوزن: سوئی۔

بدوستاں گلہ آغاز کرد و حجت ساخت[1] — کہ خان و مانِ من ایں شوخ دیدہ پاک برفت
میانِ شوہر و زن جنگ و فتنہ خاست چناں — کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت
پس از ملامت و شنعت گناہِ دختر نیست — ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت

باب ہفتم در تاثیرِ تربیت

حکایت[1]: یکے را از وزرا پسرے کودن بود پیشِ دانشمندے فرستاد کہ مر ایں را تربیتے کن مگر عاقل شود روزگارے تعلیم کرد و موثر نبود پیشِ پدرش کس فرستاد کہ ایں عاقل نمی شود و مرا دیوانہ کرد

قطعہ

ہیچ صیقل نکو نداند کرد — آہنے را کہ بد گہر باشد
چوں بود اصل جوہرے قابل — تربیت را درو اثر باشد
سگ بدریائے ہفتگانہ بشوی — چونکہ تر شد پلید تر باشد
خرِ عیسیٰ اگرش بمکہ رود — چوں بیاید ہنوز خر باشد

حکایت[2]: حکیمے پسراں را پند میداد کہ اے جانانِ پدر ہنر آموزید کہ مُلک و دولتِ دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در

(۱) حجت: ساخت۔ دلیل پکڑی۔ خان و مان: گھر کا سامان۔ شوخ: بے حیا۔ پاک برفت: تباہ کر دیا۔ شوہر: خاوند۔ فتنہ خاست: فتنہ پیدا ہوا۔ چناں: یہاں تک۔ شحنہ: کوتوال۔ شنعت: برائی۔ ترا کہ دست: تیرا ہاتھ۔ لرزد: کانپتا۔ گہر چہ دانی سفت: موتی کیا پرو سکتا ہے۔ ساتواں[7] باب پرورش کی تاثیر میں۔ حکایت[1]

(۱) خلاصہ حکایت یہ کہ اگر طبیعت میں صلاحیت نہ ہو تو نصیحت وغیرہ بیکار ہو جاتی ہے۔ کودن: بے عقل۔ فرستاد: بھیجا۔ مگر: شاید۔ روزگار: کچھ مدت۔ موثر: اثر کرنے والا۔ دیوانہ: پاگل۔ صیقل: یہ ایک آلہ کا نام ہے اس سے لوہا کو صاف چمکیلا کیا جاتا ہے۔ آہنے: لوہا۔ گہر: موتی۔ قابل: قبول کرنے والا۔ سگ: کتا۔ دریائے ہفتگانہ: سات سمندر۔ بشوی: دھوئے۔ خر عیسیٰ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گدھا جس پر آپ سامان اور انجیل لادتے۔ حکایت[2]

(۲) خلاصہ یہ کہ انسان کو والدین کی دولت پر اعتماد کر کے ذاتی کمال ظاہر کرنا بڑی بے وقوفی ہے۔ بلکہ علم و ہنر خود حاصل کرو کیونکہ اس کی ہر جگہ قدر ہوتی ہے۔ حکیم: دانا۔ آموزید: سیکھو۔ اعتماد را نشاید: بھروسہ کے لائق۔ سیم: چاندی۔ زر: سونا۔

محلِ خطر ست یا دزد بیکبار برد یا خواجہ بتفاریق بخورد اما ہنر چشمۂ زایندہ است و دولتِ پایندہ اگر ہنرمند از دولت بیفتد غم نباشد کہ ہنر در نفسِ خود دولت ست ہر کجا کہ رود قدر بیند و صدر نشیند و بے ہنر لقمہ چیند و سختی بیند۔

شعر

سخت ست پس جاہ تحکّم بردن	خو کردہ بناز جورِ مردم بردن

قطعہ

وقتے افتاد فتنہ در شام	ہر کس از گوشۂ فرا رفتند
روستازادگان دانشمند	بوزیریٔ پادشا رفتند
پسرانِ وزیر ناقص عقل	بگدائی بروستا رفتند

حکایت: یکے از فضلا تعلیم ملک زادہ ہمیکردے و ضرب بیحا بازدے و زجرِ بیقیاس کردے بارے پسر از بیطاقتی شکایت پیشِ پدر برد و جامہ از تنِ دردمند برداشت پدر را دل بہم برآمد استاد را بخواند و گفت پسرانِ رعیت را چنداں زجر روا نمیداری کہ فرزندِ مرا سبب چیست گفت سبب آنکہ سخن اندیشیدہ

(۱) محلِ خطر: خطر کی جگہ۔ ببرد: لے جاتے۔ تفاریق: متفرق۔ چشمۂ زایندہ: ابلنے والا چشمہ جس میں سوت ہوں۔ پایندہ: مستقل۔ بیفتد: غریب ہو جائے۔ نفسِ خود: اپنے آپ۔ صدر نشیند: بلند جگہ پر بیٹھے۔ لقمہ چیند: بھیک مانگتا پھرے۔ تحکّم بردن: حکم برداشت کرنا۔ خو کردہ: عادت۔ جور: ظلم۔ (۲) روستازادگان: دیہاتیوں کے بیٹے۔ رفتند: پہنچے۔ ناقص عقل: بے وقوف۔ گدائی: گداگر۔ روستا: دیہاتی۔ حکایت: خلاصہ یہ کہ بچوں کی تعلیم و تربیت میں رعایت نہ کرنی چاہیے۔ فضلا: جمع فاضل۔ ملک زادہ: بادشاہ کا فرزند۔ ضرب مارا۔ بیحا بابا: بے تحاشا۔ زجر: ڈانٹ۔ بے قیاس: بے حد۔ بارے: ایک بار۔ بیطاقتی: کمزوری۔ برد: لے گیا۔ جامہ: تن: جسم سے کپڑا۔ برداشت: اٹھایا۔ بہم برآمد: بھر آیا۔ ناراض ہوا۔ رعایت: رعایا۔ چنداں: جتنا۔ سخن اندیشیدہ گفتن: سوچ کر بات کرنا۔

حکایت: معلّمِ کتابے را دیدم در دیارِ مغرب ترش روی و تلخ گفتار بدخوی و مردم آزار گدا طبع و ناپرہیزگار کہ عیشِ مسلماناں بدیدنِ او تبہ گشتے و خواندنِ قرآنش دلِ مردم سیہ کردے و جمعے پسرانِ پاکیزہ و دخترانِ دوشیزہ بدستِ جفائے او گرفتار نہ زہرۂ خندہ نہ یارائے گفتار گہ عارضِ سیمیں یکے را تبانچہ زدے و گاہ ساقِ بلوریں یکے را شکنجہ کردے القصہ شنیدم کہ طرفے از خیانتِ نفسِ او معلوم کردند و بزدندش و براندند پس آنگہ مکتبِ وے بمصلحے دادند پارسائے سلیمِ نیک مردے حلیمے کہ سخن جز بحکمِ ضرورت نگفتے و موجبِ آزارِ کس بر زبانش نرفتے کودکاں را ہیبتِ استادِ نخستین از سر برفت و معلّمِ دومی را اخلاقِ ملکی دیدند دیو یک یک شدند باعتمادِ حلمِ او علم فراموش کردند و ہمچنیں اغلبِ اوقات بباز یچہ فراہم نشستندے و لوحِ درست ناکردہ بر سرِ ہم شکستندے۔

بیت

استاد معلّم چو بود بے آزار	خرسک بازند کودکاں در بازار

حکایت: خلاصہ یہ کہ استاد کو طلبا پر سخت ہونا چاہیے کیونکہ نرم دلی سے بچہ بگڑ جاتا ہے۔ ماذ سختی کے تو والدین کو برداشت کرنی چاہیے۔ معلّم: استاذ۔ کتاب: مکتب۔ دیار: ملک۔ ترش رو: سخت طبیعت والا۔ تلخ: کڑوا۔ بدخو: بُری عادت والا۔ آزار کن: ستانے والا۔ طبع: بخیل۔ عیش: زندگی۔ تبہ گشتے: تباہ ہو جاتا۔ خواندن: پڑھنا۔ سیہ کردے: سیاہ کرتی۔ دختراں: لڑکیاں۔ دوشیزہ: کنواری۔ زہرہ: طاقت۔ خندہ: ہنسا۔ عارضِ سیمین: گورے گال۔ تبانچہ: طمانچہ۔ (۲) ساقِ بلوریں: بلور کی طرح پنڈلی۔ شکنجہ کرد: شکنجہ میں دبا دیا۔ یہ ایک آلہ کا نام ہے اکثر جلد سازوں کے ہاں ہوتا ہے۔ خیانتِ نفس: بداخلاق۔ بزدند: مارا۔ براندند: بھگا دیا۔ مصلح: اصلاح۔ سلیم: سلامت۔ آزار کس: دکھانے والا۔ نرفتے: نہ آتی۔ کودکاں: لڑکوں نے۔ ہیبت: دبدبہ۔ نخستیں: پہلا۔ (۳) سر برفت: ختم ہو گئی۔ ملکی: فرشتے۔ دیو یک یک شدند: ایک ایک شیطان ہو گیا۔ حلم: حوصلہ۔ فراموش: بھول گئے۔ اغلب اوقات: زیادہ وقت۔ بازیچہ: کھیل۔ فراہم نشستندے: جمع ہو بیٹھتے۔ لوح: تختی۔ شکستندے: توڑتے۔ بے آزار۔

گفتن و حرکت ناپسندیدہ کردن ہمہ خلق را علی العموم باید و پادشاہاں را علی الخصوص بموجب آنکہ بر دست و زبانِ ایشاں ہر چہ رود ہر آئینہ بافواہ بگویند و قول و فعلِ عوام را چنداں اعتبارے نباشد۔

قطعہ

اگر صد عیب دارد مردِ درویش	رفیقانش یکے از صد ندانند
وگر یک ناپسند آید ز سلطاں	ز اقلیمے باقلیمے رسانند

پس واجب آمد معلمِ پادشاہ زادہ را در تہذیبِ اخلاق خداوند زادگاں انبتہم اللّٰہ نباتاً حسناً اجتہاد ازاں بیش کردن کہ در حقِ ابنائے عوام

قطعہ

ہر کہ در خردیش ادب نکنی	در بزرگی فلاح ازو برخاست
چوبِ تر را چنانکہ خواہی پیچ	نشود خشک جز بآتش راست

فرد

ہر آں طفل کو جورِ آموزگار	نہ بیند جفا بیند از روزگار

ملک را حسنِ تدبیرِ فقیہ و تقریرِ جواب او موافق آمد و خلعت و نعمت بخشید و پایہ منصب بلند گردانید۔

(۱) علی العموم: عام طور پر۔ علی الخصوص: خاص طور پر۔ بافواہ بگویند: مشہور ہو جائیگی۔ قول: بات۔ فعل: کام۔ رفیقانش: اسکے دوست۔ اقلیمے باقلیمے رسانند: ایک ولایت سے دوسری تک۔ معلم: استاذ۔ تہذیب: خلاق خداوند زادگاں: شہزادہ۔ انبتہم اللّٰہ: اللّٰہ تعالیٰ بہتر تربیت فرمائے۔ اجتہاد: کوشش۔ بیش: زیادہ۔ ابنائے عوام: عوام کی اولاد۔ خردیش: بچپن میں۔ بزرگی: بڑا۔ فلاح: کامیابی۔ چھوٹنا برخاست: زائل ہو جائے۔ چوب تر: گیلی لکڑی۔ پیچ: موڑ دے۔ نشود خشک: سوکھی نہ ہوگی۔ راست: سیدھی۔ مطلب یہ ہے بچپن میں تعلیم دینا اچھی ہے۔ طفل: بچہ۔ جور: ظلم۔ آموزگار: سکھانے والا۔ استاذ۔ حسنِ تدبیر: اچھی سوچ۔

موافق آمد: پسند آئی۔ خلعت: پوشاک۔ پایہ: رتبہ۔ منصب: عہدہ۔

بعد از دو ہفتہ برآں مسجد گذر کردم معلمِ اولیں را دیدم کہ دل خوش کردہ بودند و بجائے خویش باز آوردہ برنجیدم و لاحول گفتم کہ دیگر بارہ ابلیس را معلمِ ملائکہ چرا کردند پیرمردے ظریف جہاں دیدہ بشنید بخندید و گفت۔

مثنوی

پادشاہے پسر بمکتب داد	لوحِ سیمینش در کنار نہاد
بر سرِ لوحِ او نبشتہ بزر	جورِ استاذ بہ ز مہرِ پدر

حکایت[۲]: پارسا زادہ را نعمتِ بیکراں از ترکۂ عماں بدست افتاد و فسق و فجور آغاز کرد و مبذری پیشہ گرفت فی الجملہ نماند از سائرِ معاصی منکرے کہ نکرد و مسکرے کہ نخورد بارے بنصیحتش گفتم اے فرزند دخل آبِ روانست و خرج آسیائے گرداں یعنی خرجِ فراواں کردن مسلّم کسے را باشد کہ دخلِ معین دارد۔

قطعہ

چو دخلت نیست خرج آہستہ تر کن	کہ میگویند ملاحاں سرودے
بکوہستاں اگر باراں نبارد	بسالے دجلہ گردد خشک رودے

عقل و ادب پیش گیر و لہو و لعب بگذار کہ چوں نعمت سپری شود

(۱) براں: طرف۔ دل خوش کردہ: منا کے آئے۔ دیگر بار: دوسری بار۔ ابلیس: شیطان۔ معلم ملائکہ: فرشتوں کا استاذ۔ ظریف: خوش اخلاق۔ مکتب داد: مدرسہ میں بٹھا دیا۔ لوح سیم: چاندی کی تختی۔ در کنار نہاد: بغل میں دی۔ سر لوح: تختی کے سر پر۔ نبشتہ بزر: سونے سے لکھا۔ مہر: محبت۔ پدر: باپ۔ حکایت: مقصد خلاصہ یہ کہ بچپن میں تربیت صحیح نہ ہو تو جوان ہو کر انسان کو تربیت اور نصیحت کرنا فائدہ مند نہ ہوگی۔ بیکراں: بے حد۔ عماں: جمع عم چچا۔ فسق: گناہ۔ فجور: بدکاری۔ مبذری: فضول خرچی۔ فی الجملہ: خلاصہ کلام۔ سائر معاصی: کوئی گناہ۔ منکر: بری بات۔ یعنی شرع کے خلاف بات کرنا۔ مسکر: نشہ۔ اے فرزند: اے بیٹے۔

(۲) دخل: آمدنی۔ خرج: خرچ۔ آسیا: چکی۔ گرداں: مست۔ فراواں: بہت زیادہ۔ مسلّم کسے را باشد: اس شخص کے لیے ٹھیک ہے۔ معین: مقرر، مرفوع سے۔ گانا۔ کوہستان: پہاڑ۔ نبارد: نہ برسے۔ دجلہ: دریا کا نام ہے۔ لہو و لعب: کھیل کود چھوڑ دے۔ سپری: ختم۔

سختی بری و پشیمانی خوری پس از لذتِ نای و نوش این سخن در گوش نیاورد و بر قولِ من اعتراض کرد گفت راحتِ عاجل را بتشویشِ محنتِ آجل منغص کردن خلافِ رائے خردمنداں ست

مثنوی

خداوندانِ کام و نیک بختی | چرا سختی برند از بیم سختی
برو شادی کن اے یارِ دل افروز | غمِ فردا نشاید خوردن امروز

فکیف مرا که در صدرِ مروت نشسته ام و عقدِ فتوت بسته و ذکرِ انعام در افواهِ عوام افتاده۔

مثنوی

هر که علم شد بسخا و کرم | بند نشاید که نهد بر درم
نامِ نکوئی چو بروں شد بکوی | در نتوانی که به بندی بروی

دیدم که نصیحت نمی پذیرد و دمِ گرمِ من در آهنِ سردِ وے اثر نمیکند ترکِ مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم قولِ حکما را کار بستم که گفته اند بَلِّغْ مَا عَلَيْكَ فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا مَا عَلَيْكَ

قطعه

گرچه دانی که نشنوند بگوی | هر چه دانی تو از نصیحت و پند

دابر سختی اٹھانے پشیمانی۔ شرمندگی۔ خوری کھائے گا تو۔ نای؛ گانا۔ نوش؛ پینا۔ راحت عاجل؛ راحت جو اس وقت حاصل ہے۔ تشویش؛ پریشانی۔ محنت آجل۔ وہ سختی جو آئندہ آنیوالی ہے۔ منغص۔ مکدر۔ خداوندان؛ دولت مند۔ کام؛ مقصد۔ سختی۔ رنج۔ برند؛ اٹھائیں۔ فروز؛ روشن۔ فردا؛ کل۔ نشاید؛ لائق۔ امروز؛ آج ہے۔ فکیف مرا۔ مجھ سے کس طرح ہو سکتا ہے۔ مروت؛ انسانیت۔ عقد؛ ارادہ۔ فتوت؛ جواں مردی۔ بستہ باندھا۔ افواہ؛ جمع فوہ منہ۔ علم شود؛ مشہور ہوگیا۔ نہد؛ نہ لگائی۔ کوی؛ کوچہ۔ بند؛ قید۔ بروی۔ اوپر اس کے۔ نمی پذیرد؛ نہیں مانتا۔ دم؛ سانس۔ آہن سرد؛ ٹھنڈا لوہا۔ مناصحت؛ نصیحت

بگردانیدم؛ پھیرا۔ کار بستہ؛ کام باندھا۔ بلغ ما علیک الخ؛ جو بات تیرے ذمہ ہے وہ پہنچا دے پھر اگر قبول نہ کریں تو بری الذمہ ہے گرچہ دانی؛ اگر تو جانتا ہے۔

زود باشد که خیره سر بینی | بدو پائے افتاده اندر بند
دست بر دست میزند که دریغ | نشنیدم حدیثِ دانشمند

تا پس از مدتے آنچه اندیشهٔ من بود از نکبتِ حالش بصورت بدیدم که پاره پاره بهم می دوخت و لقمه لقمه همی اندوخت دلم از ضعفِ حالش بهم بر آمد و مروت ندیدم در چناں حالے ریشِ درویش را بملامت خراشیدن و نمک پاشیدن پس با خود گفتم

مثنوی

حریفِ سفله در پایانِ مستی | نیندیشد ز روزِ تنگدستی
درخت اندر بهاراں برفشاند | زمستاں لاجرم بے برگ ماند

حکایت: پادشاہے پسرے را بادیبے داد و گفت تربیتش چناں کن که یکے از فرزندانِ خود را سالے بر و سعی کرد و بجائے نرسید و پسرانِ ادیب در فضل و بلاغت منتهی شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد و معاتبت فرمود که خلاف کردی و وفا بجا نیاوردی گفت بر رای خداوندِ روئے زمین پوشیده نماند که تربیت یکساں ست و لیکن طبائع مختلف۔

دا زود؛ جلدی۔ خیرہ سر؛ حیران۔ بند؛ قید۔ دست بر دست میزند۔ وہ ہاتھ مل مل کر افسوس کر رہا تھا۔ آنچہ اندیشہ؛ جس بات کا مجھے ڈر تھا۔ نکبت۔ نحوست۔ پارہ پارہ؛ پیوند پہ پیوند۔ لقمہ لقمہ همی اندوخت؛ ایک ایک لقمہ بھیک کا جمع کرتا تھا۔ ضعف؛ بیتلا۔ بهم بر آمد۔ رنجیدہ ہوا۔ ریش؛ زخم۔ خراشیدن؛ چھیلنا۔ پاشیدن؛ گرانا۔ حریف؛ دوست۔ سفلہ؛ کمینہ۔ پایاں؛ انتہا۔ برافشاند؛ پھل برفشاند؛ باہر پھینکا۔ زمستان؛ جاڑا۔ بے برگ؛ بغیر پتے کے۔ لاجرم؛ یقیناً۔ حکایت؛ خلاصہ یہ کہ طلباء کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے اس لیے استاد کی تربیت تمام پر برابر اثر نہیں کرتی۔ سعی؛ کوشش۔ نرسید؛ نہ پہنچا۔ فضل؛ بزرگی۔ منتہی؛ انتہا کو پہنچنے والا۔

مواخذت؛ گرفت۔ معاتبت؛ غصہ کیا۔ نیاوردی؛ نہ دیا۔ پوشیدہ؛ چھپا ہوا۔ نماند؛ نہ رہی۔ یکساں؛ برابر۔ طبائع؛ جمع طبیعت۔ مختلف؛ جدا جدا۔

قطعه

گرچه سیم و زر ز سنگ آید همی	در همه سنگے نباشد زر و سیم
بر همه عالم همی تابد سهیل	جائے انباں میکند جائے ادیم

حکایت : یکے را شنیدم از پیرانِ مربّی کہ مریدے را ہمیگفت چنانکہ تعلقِ خاطرِ آدمی زاد ست بروزی اگر بروزی دِہ بودے مقام از ملائکہ درگذشتے

قطعه

فراموشت نکرد ایزد دراں حال	کہ بودی نطفہ مدفون و مدہوش
روانت داد و طبع و عقل و ادراک	جمال و نطق و رای و فکرت و ہوش
دہ انگشتت مرتّب کرد بر کف	دو بازویت مرتّب ساخت بر دوش
کنوں پنداری اے ناچیز ہمّت	کہ خواہد کردنت روزے فراموش

حکایت : اعرابی را دیدم کہ پسر را ہمیگفت یَا بُنَیَّ اِنَّکَ مَسْئُوْلٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِمَاذَا اکْتَسَبْتَ وَلَا یُقَالُ بِمَنِ انْتَسَبْتَ یعنی ترا نخواہند پرسید کہ ہنرت چیست و نگویند پدرت کیست ۔

قطعه

جامۂ کعبہ را کہ می بوسند	او نہ از کرم پیلہ نامی شد

(۱) گرچہ : اگرچہ ۔ سیم و زر : چاندی سونا ۔ سنگ : پتھر ۔ سہیل : ستارے کا نام ہے ۔ جائے : جگہ ۔ انباں : تھیلی ۔ ادیم : چمڑا ۔ حکایت : خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کو رازقِ مطلق اور بندوں کے حال سے باخبر جاننا چاہیے ۔ انسان کو ہر وقت خدا تعالیٰ کے لطف و کرم کا امیدوار رہنا چاہیے ۔ مربّی : تربیت کرنے والا ۔ خاطر : آدم زاد ۔ انسان ۔ روزی دہ : روزی دینے والا یعنی اللہ تعالیٰ ۔ مقام : رتبہ ۔ ملائکہ : فرشتے (۲) فراموشت : بھلا دینا ۔ ایزد : اللہ تعالیٰ ۔ مدفون : پوشیدہ ۔ مدہوش : بے ہوش ۔ رواں : جان ۔ روح ۔ ادراک : احساس ۔ نطق : بولنا ۔ مرتّب : تیار ۔ بر کف : انگلیاں ۔ ساخت : تیار کیا ۔ بر دوش : بازو ۔ حکایت : خلاصہ یہ کہ نسل اور شرافت کے اعتماد پر نیکی کی امید نہ رکھنی چاہیے قیامت کے دن نیک اعمال کام آئیں گے نہ خاندانی شرافت کام آئے گی ۔ اعرابی : بدو ۔ یا بنیّ انک : اے میرے بیٹے تجھ سے قیامت کے روز تیرے کئے ہوئے کاموں کی پرسش ہوگی یعنی نسبت کا نہیں سوال ہوگا ۔ پرسید : پوچھا ۔ ہنر : کمال ۔ جامہ : کپڑا غلاف کعبہ ۔ کرم : کیڑا ۔ پیلہ : ریشم ۔ نامی : مشہور ۔

باعزیزے نشست روزے چند	لاجرم ہمچو او گرامی شد

حکایت : در تصانیفِ حکما آوردہ اند کہ کژدم را ولادتِ معہود نیست چنانکہ دیگر حیوانات را بلکہ احشائے مادر را بخورند و شکمش را بدرند و راہِ صحرا گیرند و آں پوستہا کہ در خانہ کژدم بینند اثر آنست بارے ایں نکتہ پیشِ بزرگے ہمیگفتم گفت دلِ من بر صدقِ ایں سخن گواہی میدہد و جز چنیں نشاید بود در حالتِ خردی با مادر و پدر چنین معاملت کردہ اند لاجرم در بزرگی چنیں مقبول و محبوب اند ۔

قطعه

پسرے را پدر وصیت کرد	کائے جواں مرد یاد گیر ایں پند
ہر کہ با اہلِ خود وفا نکند	نشود دوست روی دانشمند

مثل : کژدم را گفتند چرا بزمستاں بدر نمی آئی گفت بتابستانم چہ حرمت ست کہ بزمستاں نیز بیروں آیم ۔

حکایت : زنِ درویشے حاملہ بود مدّتِ حمل بسر آوردہ و درویش را ہمہ عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خداوند تعالیٰ مرا پسرے بخشد جز ایں خرقہ کہ پوشیدہ ام ہرچہ در ملکِ من ست ایثار درویشاں کنم

عزیزے : پیارا گرامی بزرگ ۔ حکایت (۱) : اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو بزرگوں کی عزت و خدمت کرنی چاہیے تکلیف نہ دینی چاہیے ۔ تصانیف : جمع تصنیف ۔ کژدم : بچھو ۔ معہود : جیسا کہ [illegible] ۔ احشا : آنتیں ۔ شکمش : پیٹ اس کا ۔ بدرند : پھاڑ ۔ صحرا : جنگل ۔ پوستہا : کھالیں ۔ صدق : سچائی ۔ خردی : بچپن ۔ اہلِ خود : یعنی اپنے قریبی عزیز ۔ دوست روی : محبوب چہرے والا ۔ مثل : کہاوت ۔ زمستاں : سردی کا موسم ۔ بدر نمی آئی : باہر کیوں نہیں آتا ۔ تابستانم : گرمی کا موسم ۔ حرمت : عزت ۔ حکایت (۲) : اس کا مقصد یہ ہے کہ نالائق اولاد والدین کے لئے سوہانِ روح ہوتی ہے اس کی تربیت کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد کی دعا مانگنی چاہیے ۔ درویش : فقیر کی عورت حاملہ جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہو ۔ مدتِ حمل : وہ مدت جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے ۔ بسر آوردہ : پوری ہو چکی ۔ خرقہ : گودڑی ۔ پوشیدہ ام : پہنے ہوئے ۔ ایثار : اپنے کو دوسروں پر ترجیح دینا ۔

اتفاقاً پسر آورد سفرهٔ درویشاں بموجب شرط نہاد پس از چند سال از سفرِ شام باز آمدم بمحلّتِ آں دوست برگذشتم و از چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندانِ شحنہ درست گفتم سبب چیست گفتند پسرش خمر خوردہ و عربدہ کردہ و خون کسے ریختہ و از میاں گریختہ پدر را بعلّتِ وے سلسلہ در نائے ست و بندِ گراں بر پای گفتم ایں بلائے را ویے بحاجت از خدای عزّ و جل خواستہ است۔

قطعہ

زنانِ باردار اے مردِ ہشیار | اگر وقتِ ولادت مار زایند
ازاں بہتر بنزدیک خردمند | کہ فرزندانِ ناھموار زایند

حکایت : طفل بودم کہ بزرگے را پرسیدم از بلوغ گفت در کتب مسطور ست کہ سہ نشان دارد یکے پانزدہ سالگی و دوم احتلام و سوم برآمدنِ موئے زہار امّا در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکہ در رضائے خدائے عزّ و جل بیش ازاں باشی کہ در بندِ حظِّ نفسِ خویش و ہر کہ درو ایں صفتہا موجود نیست نزدِ محقّقان بالغ نشمارندش۔

قطعہ

بصورت آدمی شد قطرۂ آب | کہ چل روزش قرار اندر رحم ماند
وگر چل سالہ را عقل و ادب نیست | بہ تحقیقش نشاید آدمی خواند

قطعہ

جوانمردی و لطف ست آدمیت | ہمیں نقشِ ہیولانی مپندار
ہنر باید کہ صورت میتواں کرد | بایوانہا در از شنگرف و زنگار
چو انساں را نباشد فضل و احسان | چہ فرق از آدمی تا نقشِ دیوار
بدست آوردنِ دنیا ہنر نیست | یکے را گر توانی دل بدست آر

حکایت : سالے نزاعے میانِ پیادگانِ حجّاج افتادہ بود و داعی ہم دراں سفر پیادہ بود انصاف در سر و روی ہم افتادیم و دادِ فسوق و جدال دادیم کجاوہ نشینے را دیدم کہ با عدیلِ خویش میگفت یا للعجب پیادۂ عاج عرصۂ شطرنج را بسر می برد فرزین میشود یعنی بہ ازاں میشود کہ بود و پیادگان حاج بادیہ را بسر بردند و بتر شدند۔

قطعہ

ازمن بگوی حاجیِ مردم گزائے را | کو پوستینِ خلق بآزار می درد

حاجی تو نیستی شتر ست از برائے آنکہ | بیچارہ خار میخورد و بار می برد

حکایت۱۳ : ہندوئے نفط اندازی می آموخت حکیمے گفت ترا کہ خانہ نئین ست بازی نہ اینست

بیت

تا ندانی کہ سخن عین صوابست مگو | آنچہ دانی کہ نہ نیکوش جوابست مگو

حکایت۱۴ : مردکے را چشم درد خاست پیش بیطارے رفت تا دوا کند بیطار از انچہ در چشم چہار پایاں میکرد در دیدۂ او کشید کور شد حکومت پیش داور بردند گفت برو ہیچ تاوان نیست اگر ایں خر نبودے پیش بیطار نرفتے مقصود ازیں سخن آنست تا بدانی کہ ہر کہ نا آزمودہ را کار بزرگ فرماید با آنکہ ندامت برد بنزدیک خردمنداں بخفتِ رای منسوب گردد۔

قطعہ

ندہد ہوشمند روشن رای	بفرومایہ کارہائے خطیر
بوریا باف گرچہ بافندہ است	نبرندش بکارگاہ حریر

حکایت۱۵ : یکے از بزرگاں ائمہ را پسرے وفات یافت پرسیدند کہ بر صندوق گورش چہ نویسیم گفت آیات کتاب مجید را عزت بیش

حاجی تو نہیں شتر ست۔ تو حاجی نہیں بیتر اونٹ ہے حکایت۱۳ اس کا مقصد یہ ہے کہ موقع محل دیکھ کر بات کرنی چاہیے اسی طرح جو کام شروع کریں تو اس کا بھی موقع محل دیکھنا چاہیے ہندوے کافر غلام نفط اندازی وہ ایک قسم کا روغن ہوتا ہے کہ اگر پانی میں ڈال دیں تو پانی کو بھی آگ لگ جاتی ہے لڑنے کے وقت ایسے شیشوں میں بھر کر دشمن پر پھینکتے ہیں جسم پر پڑنے سے بدن جل جاتا ہے آموخت سیکھا خانہ گھر بازی نہ اینست کھیل نہیں لائق تا ندانی جب تک تو نہ جانے آنچہ دانی وہ جو جانتا ہے مگو نہ کہے حکایت اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان ہر کام کا ماہر نہیں ہوتا کام سپرد کرنے سے پہلے اس کی اہلیت دیکھنا چاہیے جس کو اہلیت ہو اس کے سپرد کریں مردک احمق بیوقوف درد خاست درد اٹھا بیطار ڈاکٹر حیوانوں کا چہار پایاں جانور او کشید ڈالا اس کور شد اندھا ہو گیا حکومت

انصاف۔ داور۔ حاکم۔ قاضی۔ ہیچ۔ کچھ۔ تاوان۔ جرمانہ خر گدھا کار بزرگ بڑا کام ندامت شرمندگی خفت [illegible] ندہد نہیں دیتا۔ فرومایہ کمینہ کو رتبے میں چھوٹا بوریا باف بوریا بننے والا بافندہ ہے [illegible] کارگاہ کارخانہ حریر ریشمی کپڑا حکایت۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ قبروں پر قرآن پاک نہ لکھنا چاہیے کیونکہ بے ادبی ہوتی ہے [illegible] وفات یافت فوت ہوا

ازاں ست کہ روا باشد بر چنیں جایگاہ نوشتن کہ بروزگار سودہ گردد و خلائق بروگذرند و سگاں بروشاشند اگر بضرورت چیزے نویسند ایں بیت کفایت میکند۔

قطعہ

وہ کہ ہرگہ کہ سبزہ در بستان	بدمیدے چہ خوش شدے دل من
بگذر اے دوست تا وقتِ بہار	سبزہ بینی دمیدہ بر گل من

حکایت۱۶ : پارسائے بریکے از خداوندان نعمت گذر کرد کہ بندہ را دست و پائے بستہ عقوبت ہمیکرد گفت اے پسر ہمچو تو مخلوقے را خدائے عزوجل اسیرِ حکم تو گردانیدہ است و ترا بروے فضیلت دادہ شکر نعمتِ باری تعالیٰ بجا آر و چندیں جفا بروے میپسند نباید کہ فردائے قیامت بہ از تو باشد و شرمساری بری۔

مثنوی

بر بندہ مگیر خشم بسیار	جورش مکن و دلش میازار
او را تو بدہ درم خریدی	آخر نہ بقدرت آفریدی
ایں حکم و غرور و خشم تا چند	ہست از تو بزرگتر خداوند

روا جائز نوشتن لکھنا روزگار زمانہ سودہ گھس جائے گی۔ خلائق جمع خلق مخلوق۔ سگاں کتے شاشند پیشاب کرنا کفایت کافی بستان باغ بدمیدے اگتی بگل۔ مٹی حکایت۱۶ اس کا مقصد یہ ہے کہ مالدار کو نوکروں کی تھوڑی تھوڑی غلطیوں کو معاف کر دینا چاہیے سخت سزا نہ دینی چاہیے پارسا پرہیزگار خداوندان نعمت امیر۔ بندہ غلام عقوبت سزا اسیر قید گردانیدہ بنا دیا جفا ظلم میپسند پسند۔ فردا کل قیامت مگیر نہ کر خشم غصہ بسیار زیادہ میازار نہ دکھا درم روپیہ قیمت خریدی خریدا آفریدی پیدا کیا چند کب تک

اے خواجۂ ارسلان و آغوش | فرمان دہ خود مکن فراموش

در خبرست از سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت بزرگترین حسرتے در روزِ قیامت آں بود کہ بندۂ صالح را بہ بہشت برند و خداوندگار فاسق را بدوزخ

قطعہ

بر غلامے کہ طوعِ خدمت تست | خشم بیحد مراں و طیرہ مگیر
کہ فضیحت بود بروز شمار | بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر

حکایت : سالے از بلخ بامیانم سفر بود و راہ از حرامیان پرخطر جوانے بدرقہ ہمراہ ما شد سپر باز چرخ انداز سلحشور بیش زورکہ دہ مرد توانا کمان او را بزہ نکردندے و زور آوران روئے زمین پشت او را در مصارعت بر زمین نیاوردندے اما چنانکہ دانی متنعم بود و سایہ پروردہ نہ جہاں دیدہ و سفر کردہ رعدِ کوس دلاوراں بگوشش نرسیدہ و برقِ شمشیرِ سواراں ندیدہ۔

شعر

نیفتادہ در دستِ دشمن اسیر | بگردش نباریدہ بارانِ تیر

اتفاقاً من و ایں جواں ہر دو در پئے ہم دواں ہر دیوارِ قدیمش

ارسلان اس کا لغوی معنی شیر ہے لیکن یہ غلام کا نام [illegible] آغوش [illegible] زماں۔ حکم دینے والا۔ فراموش۔ [illegible] حسرت۔ [illegible] بدکار۔ دوزخ۔ [illegible] غیرہ۔ غصہ [illegible] ... بلخ۔ خراسان کے مشہور شہر کا نام ہے۔ [illegible]

پروردہ۔ پرورش کیا ہوا۔ رعد کوس۔ نقارہ کی گرج۔ دلاوراں۔ بہادر۔ بگوشش۔ اس کے کانوں تک۔ نرسیدہ۔ پہنچی۔ برقِ شمشیر۔ تلوار کی چمک۔ سواراں۔ سوار۔ نیفتادہ۔ جنگ [illegible]

کہ پیش آمدے بقوتِ بازو بیفگندے و ہر درختِ عظیم کہ دیدے بہ نیروئے سرپنجہ برکندے و تفاخر کناں گفتے۔

بیت

پیل کو تا کتف و بازوئے گرداں بیند | شیر کو تا کف و سرپنجۂ مرداں بیند

ما دریں حالت کہ دو ہندو از پس سنگے سر بر آوردند و آہنگ قتالِ ما کردند بدست یکے چوبے و در بغلِ دیگر کلوخ کوبے جوان را گفتم چہ پائی کہ دشمن آمد۔

بیت

بیار آنچہ داری ز مردی و زور | کہ دشمن بپائے خود آمد بگور

تیر و کماں را دیدم از دستِ جواں افتادہ و لرزہ بر استخواں۔

فرد

نہ ہر کہ موی شگافد بتیرِ جوشن خای | بروزِ حملۂ جنگ آوراں بدارد پای

چارہ جز آں ندیدم کہ رخت و سلاح و جامہ رہا کردیم و جاں بسلامت بدر آوردیم۔

قطعہ

بکارہائے گراں مرد کار دیدہ فرست | کہ شیرِ شرزہ در آرد بزیرِ خمِ کمند

(۱) قوت۔ طاقت۔ بیفگندے۔ گرا دیتا۔ نیرو۔ طاقت۔ تفاخر۔ فخر کرنا۔ پیل۔ ہاتھی۔ کو۔ کہاں۔ کتف۔ مونڈھا۔ گرداں۔ جمع گرد پہلوان۔ کف۔ ہتھیلی۔ ہندو۔ چور۔ سنگے۔ پتھر۔ آہنگ۔ ارادہ۔ قتال۔ قتل۔ چوب۔ ڈنڈا۔ کلوخ۔ ڈھیلا۔ کوبے۔ مارنے والا۔ چہ پائی۔ کیوں ٹھہرا۔ (۲) بیار۔ دکھا۔ لرزہ۔ کانپنا۔ استخوان۔ ہڈی۔ شگافد۔ توڑنے والا یعنی بال پریشان نہ مارے۔ جوشن خای۔ [illegible] چارہ۔ تدبیر۔ جز۔ سوائے۔ رخت۔ سامان۔ سلاح۔ ہتھیار۔ جامہ رہا کردیم۔ کپڑے چھوڑے ہم نے۔ [illegible]

جواں اگرچہ قوی یال و پیلتن شد | بہ جنگِ دشمنش از ہول بگسلد پیوند

نبرد پیشِ مصاف آزمودہ معلوم ست | چنانکہ مسئلہ شرع پیشِ دانشمند

حکایت ۱۸ : توانگر زادہ را دیدم بر سرِ گورِ پدر نشستہ و با درویش بچہ مناظرہ در پیوستہ کہ صندوقِ تربتِ ما سنگین ست و کتابہ رنگین و فرشِ رخام انداختہ و خشت پیروزہ در و ساختہ بگورِ پدرت چہ ماند خشتے دو فراہم نہادہ و مشتے دو خاک برو پاشیدہ درویش پسر ایں بشنید و گفت تا پدرت در زیرآں سنگہائے گراں بر خود بجنبیدہ پدرِ من بہ بہشت رسیدہ بود۔

فرد

خرکہ بروے نہند کمتر بار | بیشک آسودہ تر کند رفتار

قطعہ

مردِ درویش کہ بارِ ستمِ فاقہ کشید | بدرِ مرگ ہمانا کہ سبکبار آید

وانکہ در دولت و در نعمت آسانی زیست | مردنش زیں ہمہ شک نیست کہ دشوار آید

بہمہ حال اسیرے کہ ز بندے بجہد | خوشتر از حالِ امیرے کہ گرفتار آید

حکایت ۱۹ : بزرگے را پرسیدم از معنی ایں حدیث اَعدیٰ

(۱) قوی یال: طاقتور بازو۔ پیلتن: ہاتھی جیسے جسم والا۔ ہول: خوف۔ گسلد پیوند: پاؤں ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ نبرد: لڑائی۔ مصاف: میدانِ جنگ۔ دانشمند: عقلمند۔ حکایت ۱۸: خلاصہ یہ ہے کہ فقر و دنیاوی پریشانیوں پر صبر کرتے ہیں آخرت میں امیر لوگوں سے بہتر ہوں گے۔ توانگر زادہ: دولت مند کا لڑکا۔ نشستہ: بیٹھا تھا۔ مناظرہ: بحث کرنا۔ پیوستہ: ہمیشہ۔ تربت: قبر۔ سنگین: پتھر۔ رخام: سنگِ مرمر۔ انداختہ: بچھا ہوا۔ خشت: اینٹیں۔ پیروزہ: سبز رنگ کا پتھر۔ ساختہ: لگی ہوئی۔ (۲) چہ ماند: کیا مشابہت۔ فراہم نہادہ: جمع کر کے رکھ دیں۔ مشتے: مٹھی۔ پاشیدہ: چھڑک۔ خر: گدھا۔ نہند: لادتے ہیں۔ آسودہ: آرام۔ ستم: ظلم۔ فاقہ کشید: بھوک کھینچی۔ درِ مرگ: موت کا دروازہ۔ ہمانا: یقیناً۔ سبکبار: ہلکا بار۔ زیست: گزرا۔ بہمہ حال: ہر حالت میں۔ اسیر: قیدی۔ بند: قید۔ بجہد: چھوٹے۔ حکایت ۱۹: مقصد یہ ہے کہ انسان کا سب سے زیادہ دشمن نفس ہے جتنا اس کی خاطر تواضع کی جائے اتنا زیادہ دشمنی کرتا ہے۔

عدوّک نفسک التی بین جنبیک گفت بحکم آنکہ ہر آں دشمنے کہ باوے احسان کنی دوست گردد مگر نفس را چندانکہ مدارا بیش کنی مخالفت زیادہ کند۔

قطعہ

فرشتہ خوی شود آدمی بکم خوردن | وگر خورد چو بہائم بیوفتد چو جماد

مرادِ ہر کہ برآری مطیعِ امرِ تو گشت | خلافِ نفس کہ فرماں دہد چو یافت مراد

حکایت ۲۰

جدالِ سعدی با مدعی در بیانِ توانگری و درویشی

یکے بر صورتِ درویشاں نہ بر صفتِ ایشاں در محفلے دیدم نشستہ و شنعتے در پیوستہ و دفترِ شکایت باز کردہ و ذمِّ توانگراں آغاز نہادہ سخن بدینجا رسانیدہ کہ درویش را دستِ قدرت بستہ است و توانگراں را پائے ارادت شکستہ

بیت

کریماں را بدست اندر درم نیست | خداونداں نعمت را کرم نیست

مرا کہ پروردۂ نعمتِ بزرگانم ایں سخن سخت آمد گفتم اے یار توانگراں دخلِ مسکینانند و ذخیرۂ گوشہ نشیناں و مقصدِ زائران و کہف

(۱) اعداء عدوک الخ: دشمنوں میں سب سے زیادہ دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں میں ہے۔ مدارا: خاطر تواضع۔ فرشتہ خوی: فرشتہ عادت۔ کم خوردن: تھوڑا کھانا۔ بہائم: جمع بہیمہ۔ چوپایہ۔ جماد: پتھر۔ برآری: پوری۔ مطیع: تابعدار۔ امیر: حاکم۔ گشت: ہو گا۔ حکایت ۲۰: خلاصہ یہ کہ نہ سب دولت مند نیک ہوتے ہیں نہ سب غریب برے۔ (۲) جدال: جھگڑا۔ مدعی: دعویٰ کرنے والا۔ توانگر: دولت مند۔ درویشی: فقیر۔ شنعت: برائی۔ پیوستہ: ہمیشہ۔ ذم: مذمت۔ بدیں جا رسانیدہ: انبار لگائے ہوئے۔ ارادت: ارادہ تیرا۔ شکستہ: ٹوٹا ہوا۔ (۳) کریماں: جمع کریم سخی۔ اندر: زیادہ۔ سخت آمد: گراں گزری۔ دخل: آمدنی۔ مسکینانند: جمع مسکین۔ ذخیرہ: کسی چیز کو جمع کرنا۔ گوشہ نشیناں: علیحدگی میں بیٹھنا۔ مقصد: مطلب۔ زائراں: جمع زائر۔ زیارت کرنے والے۔ کہف: پناہ گاہ۔

مسافراں و متحمّلِ بارِگراں از بہرِ راحتِ دگراں دست بطعام آنگہ برند کہ متعلقان و زیردستاں بخورند و فضلۂ مکارمِ ایشاں بہ ارامل و پیراں واقارب و جیراں رسد

نظم

توانگراں را وقف ست و نذر و مہمانی | زکوٰۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی
تو کے بدولتِ ایشاں رسی کہ نتوانی | جز ایں دو رکعت و آنہم بصد پریشانی

اگر قدرتِ جود ست و اگر قوتِ سجود توانگراں را بہتر میسر مے شود کہ مالِ مزکّی دارند و جامۂ پاک و عرضِ مصون و دلِ فارغ و قوتِ طاعت در لقمۂ لطیف است و صحتِ عبادت در کسوتِ نظیف پیداست کہ از معدۂ خالی چہ قوت آید و از دستِ تہی چہ مروت و از پائے بستہ چہ سیر و از دستِ گرسنہ چہ خیر

قطعہ

شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید | نبود وجہ بامدادانش
مور گرد آورد بتابستاں | تا فراغت بود زمستانش

فراغت با فاقہ نہ پیوندد و جمعیت در تنگدستی صورت نہ بندد یکے تحریمہ

(۱) متحمّل: اٹھانے والا۔ بارِگراں: بوجھ۔ برند: لے گیا۔ متعلقاں: تعلق والے۔ زیردستاں: کمزور۔ فضلہ: بچا ہوا۔ مکارم: خوبیاں۔ ارامل: جمع ارمل بیوہ۔ اقارب: جمع اقرب رشتہ دار۔ جیراں: جمع جار پڑوسی۔ وقف: جو چیز اللہ تعالیٰ کے نام کر دی جائے۔ نذر: منت۔ اعتاق: غلام آزاد کرنا۔ ہدی: قربانی کا جانور۔ رسی: پہنچا۔ میسر: حاصل۔ (۲) مالِ مزکّی: پاک کیا ہوا مال۔ عرض: قانون۔ عین کی زبر پڑھیں گے تو معنی عزت ہوگا۔ مصون: محفوظ۔ فارغ: فکر سے خالی۔ لقمۂ لطیف: پاکیزہ مال کا نوالہ۔ کسوت: لباس۔ نظیف: پاک۔ معدہ خالی: خالی پیٹ۔ (۳) تہی: خالی۔ مروت: انسانیت۔ گرسنہ: بھوکا۔ پراگندہ: پریشان۔ خسپد: سونا۔ پدید: ظاہر۔ وجہ: خرچ۔ مور گرد آورد: چیونٹی گرمی کے موسم میں ذخیرہ جمع کرتی ہیں۔ فراغت: اطمینان۔ زمستاں: سردی۔ فاقہ: بھوکا۔ پیوندد: جوڑ لگانا۔ جمعیت: اطمینان۔ تنگدستی: مفلسی۔ تحریمہ: ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہنا۔

عشا بستہ و دیگرے منتظرِ عشا نشستہ ہرگز ایں بداں کے ماند

بیت

خداوندِ روزی بحق مشتغل | پراگندہ روزی پراگندہ دل

پس عبادتِ ایشاں بقبول نزدیک ترست کہ جمعند و حاضر نہ پریشان و پراگندہ خاطر اسبابِ معیشت ساختہ و باورادِ عبادت پرداختہ عرب گوید اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُکِبِّ وَجِوَارِ مَنْ لَا یُحِبُّ در خبرست اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ گفت ایں شنیدی و آں نشنیدی کہ فرمودہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ گفتم خاموش کہ اشارتِ سیدِ عالم علیہ السّلام بفقرِ طائفہ ایست کہ مردِ میدانِ رضا اند و ہدفِ تیرِ قضا نہ اینان کہ خرقۂ ابرار پوشند و لقمۂ ادرار فروشند۔

رباعی

اے طبلِ بلند بانگ در باطن ہیچ | بے توشہ چہ تدبیر کنی وقتِ بسیچ
روئے طمع از خلق بہ پیچ ار مردی | تسبیح ہزار دانہ در دست مپیچ

درویشِ بے معرفت نیارامد تا کارش بکفر نینجامد کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا و نشاید جز بوجودِ نعمت برہنہ را پوشیدن یا در

(۱) عشا: عین کی زیر نماز عشاء۔ منتظر: انتظار کرنے والا۔ عَشا: عین کی زبر شام کا کھانا۔ خداوند: مالک۔ روزی دینے والا۔ مشتغل: مشغول۔ پراگندہ: پریشان۔ جمعند: جمعیت خاطر، دل جمعی۔ معیشت: گزران۔ ساختہ: بنا۔ اوراد: جمع ورد وظیفہ۔ پرداختہ: مشغول۔ (۲) اعوذ باللہ: میں اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہتا ہوں اس افلاس سے جو اوندھا کر دیتا ہے اور اس آدمی کے پڑوس سے جو محبت نہیں رکھتا۔ الفقر: فقیری دونوں جہان کی روسیاہی ہے۔ الفقر فخری: فقیری میرا فخر ہے۔ ہدف: تیر نشانہ۔ قضا: خدائی فیصلہ۔ خرقہ: گدڑی۔ ابرار: نیک۔ ادرار: روز کا وظیفہ۔ فروشند: بیچتے ہیں۔ (۳) طبل: نقارہ۔ باطن: پیٹ۔ بے توشہ: بغیر سفری سامان کے۔ بسیچ: سفر۔ طمع: لالچ۔ پیچ: پھیرے۔ مپیچ: پھیر۔ بے معرفت: جس کو اللہ تعالیٰ کی پہچان نہ ہو۔ نینجامد: کفر سے نہ مل جائے۔ کاد الفقر: قریب ہے فقیری کفر ہو جائے۔ برہنہ: ننگا کو۔ پوشیدن: پہنانا۔

استخلاص گرفتارے کوشیدن ابنائے جنس ما را مرتبۂ ایشان کہ رساند و یدِ علیا بیدِ سفلی چہ ماند نہ بینی کہ حق جلّ شانہٗ در محکم تنزیل از نعیم اہل بہشت خبر میدہد اُولٰئِکَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ

فرد

تشنگاں را نماید اندر خواب | ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب

حالے کہ من ایں سخن بگفتم عنانِ طاقتِ درویش از دستِ تحمل برفت تیغ زبان برکشید و اسپِ فصاحت بمیدانِ وقاحت جہانید و گفت چنداں مبالغت در وصفِ ایشاں کردی و سخنہائے پریشاں گفتی کہ وہم تصور کند کہ تریاق اند یا کلیدِ خانۂ ارزاق مشتے متکبر مغرور معجب نفور مشتغل مال و نعمت و مفتتن جاہ و ثروت کہ سخن نگویند الّا بسفاہت و نظر نکنند الّا بکراہت علما را بگدائی منسوب کنند و فقرا را بے سر و پائی طعنہ زنند بعلتِ مالے کہ دارند و عزتِ جاہی کہ پندارند برتر ہمہ نشینند نہ آں در سر دارند کہ بکسے بردارند بے خبر از قولِ حکیماں کہ گفتہ اند ہر کہ بطاعت از دیگراں کم است و بنعمت بیش بصورت توانگر است و معنی درویش

کوشش۔ ابنائے: جمع ابن بمعنی اور د۔ یدِ علیا: اونچا ہاتھ یعنی دینے والے کا ہاتھ بہتا ہو۔ یدِ سفلی: نچلا ہاتھ یعنی لینے والے کا ہاتھ نیچے ہو۔ جل شانہٗ: بلند تعریف اس کی محکم تنزیل: قرآن۔ نعیم: نعمت۔ اولٰئک وہ لوگ جس کا رزق مقرر ہے تشنگاں: جمع تشنہ پیاسا۔ چشمۂ آب: پانی کا چشمہ (۲) عنان: باگ۔ تحمل: برداشت۔ تیغ: تلوار۔ برکشید: کھینچی۔ اسپ: گھوڑا۔ فصاحت: خوش بیانی۔ وقاحت: بے شرمی۔ مبالغت: زیادتی۔ تصور: خیال۔ تریاق: دوا کا نام ہے۔ کلید: چابی۔ تالی۔ ارزاق: جمع رزق۔ مشتے: ایک مٹھی یعنی تھوڑے سے۔ متکبر: بڑائی والے (والا)۔ معجب: خود پسند۔ نفور: نفرت کرنے والے۔ مفتتن: فتنہ میں مبتلا ہونا۔ مرتبہ۔ ثروت: مال و دولت۔ الّا: مگر۔ بسفاہت: بیوقوفی سے۔ بے سر و پائی: بغیر سر و سامان۔ طعنہ زنند: عیب نکالنا۔ علت: بیماری۔ جاہی: مرتبہ۔ پندارند: خیال کرتے ہیں۔ در سر دارند: دل کو خیال نہ آیا۔ طاعت: عبادت۔

بیت

گر بے ہنر بمال کند کبر بر حکیم | کونِ خرش شمار اگر گاوِ عنبر ست

گفتم مذمتِ اینان روا مدار کہ خداوندِ کرم اند گفت غلط گفتی کہ بندۂ درم اند چہ فائدہ کہ ابرِ آذار اند و نمی بارند و چشمۂ آفتاب اند و بر کس نمی تابند و بر مرکبِ استطاعت سوار اند و نمی رانند قدمے بہرِ خدا ننہند و درمے بے منّ و اذٰی ندہند مالے بمشقت فراہم آرند و بخست نگاہ دارند و بحسرت بگذارند چنانکہ بزرگاں گفتہ اند سیمِ بخیل از خاک وقتے برآید کہ وے در خاک رود

شعر

برنج و سعی کسے نعمتے بچنگ آرد | دگر کس آید و بے رنج و سعی بردارد

جوابش گفتم بر بخل خداوندانِ نعمت وقوف نیافتہ الّا بعلتِ گدائی وگرنہ ہر کہ طمع یکسو نہد کریم و بخیلش یکے نماید محک داند کہ زر چیست و گدا داند کہ ممسک کیست گفتا بتجربت آں میگویم کہ متعلقان بر در دارند و غلیظانِ شدید را برگمارند تا بار عزیزاں ندہند و دستِ جفا بر سینۂ صالحاں و اہلِ تمیز نہند و گویند کس اینجا نیست و

کبر: غرور۔ کونِ خرش: گدھے کی شرمگاہ۔ گاوِ عنبر: عنبر کی گائے۔ مذمت: برائی۔ روا: جائز۔ مدار: نہ رکھ۔ آذار: موسم بہار کا مہینہ۔ نمی بارند: برستے نہیں ہیں۔ اندوہ: غم۔ مرکب: سواری۔ استطاعت: طاقت۔ نمی رانند: چلاتے ہیں۔ ننہند: نہیں رکھتے۔ منّ: احسان۔ اذٰی: تکلیف۔ ندہند: نہیں دیتے۔ مشقت: تکلیف۔ فراہم آرند: جمع کرنا۔ بخست: کنجوسی۔ حسرت: افسوس۔ سیمِ بخیل: بخیل کا روپیہ (۲) سعی: کوشش۔ بچنگ آرد: حاصل کرتا ہے۔ بردارد: اٹھاتا ہے۔ وقوف: اطلاع۔ نیافتہ: نہ پائی۔ طمع یکسو نہد: لالچ نہیں کرتا۔ محک: کسوٹی۔ ممسک: بخیل۔ متعلقاں: نوکر۔ غلیظاں: جمع غلیظ۔ شدید: سخت۔ گمارند: مقرر کرتے ہیں۔ عزیزاں: جمع عزیز غالب

جفا: ظلم۔ بر سینہ: اوپر سینہ کے۔ صالحاں: جمع صالح یعنی نیک لوگ۔ ننہند: نہیں رکھتے۔

بحقیقت راست گفته باشند

بیت

آنرا کہ عقل و ہمت و تدبیر و رای نیست | خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرای نیست

گفتم بعد ازاں کہ از دستِ متوقعاں بجاں آمدہ اند و از رقعۂ گدایاں بفغاں و محالِ عقل ست کہ اگر ریگِ بیاباں دُر شود چشمِ گدایاں پُر شود۔

شعر

دیدۂ اہلِ طمع بہ نعمتِ دنیا | پُر نشود ہمچناں کہ چاہ بہ شبنم

ہر کجا سختی دیدہ تلخی کشیدہ را بینی خود را بہ شرہ در کارہائے مخوف اندازد و از عقوبتِ آخرت نہ ہراسد و حلال از حرام نشناسد

قطعہ

سگے را گر کلوخے بر سر آید | ز شادی بر جہد کاں استخوانے ست
و گر نعشے دو کس بر دوش گیرند | لئیم الطبع پندارد کہ خوانے ست

اما صاحبِ دنیا بعینِ عنایتِ حق ملحوظ ست و بحلال از حرام محفوظ من ہماں انگار کہ تقریر ایں سخن نگفتم و بیان و برہان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم کہ ہرگز دیدی دستِ دغائی بر کتف بستہ یا

(۱) باشند: ہیں۔ آنرا: جس کے سرا: گھر۔ متوقعاں: امیدوار فغاں: فریاد۔ محال: مشکل ریگِ بیاباں دُر شود: جنگل کی ریت موتی ہو جاتی۔ چشم گدایاں پُر شود۔ فقیروں کی نگاہ سیر ہو جائے۔ طمع: لالچ چاہ: کنواں۔ شرہ: حرص کارہائے مخوف: خطرناک کام۔ اندازد: ڈال دیں عقوبت: عذاب۔ ہراسد: ڈرے۔ کلوخ: ڈھیلا ز شادی بر جہد: خوشی سے اچھل پڑا۔ استخواں: ہڈیاں۔ نعش: لاش دوش: کندھے۔ گیرند: اٹھائیں۔ لئیم الطبع: کمینہ پندارد: نصیحت: عین عنایت: اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم۔ ہماں انگار: یہ خیال کر کے۔ برہان: دلیل۔ توقع دارم: امید رکھتا ہوں میں۔ ہرگز دیدی: کبھی تو نے دیکھا ہے۔ دغائی: دھوکہ باز۔ کتف بستہ: مقید۔

بینوائے بزنداں در نشستہ یا پردہ معصومے دریدہ یا کفے از معصم بریدہ اِلّا بعلت درویشی شیرمرداں را بحکمِ ضرورت در نقبہا گرفتہ اند و کعبہا سفتہ و محتمل ست اینکہ یکے را از درویشاں نفس امارہ مرادے طلب کند چوں قوتِ احصانش نباشد بعصیاں مبتلا گردد کہ بطن و فرج توام اند یعنی دو فرزند یک شکم مادام کہ ایں یکے بر جائے است آں دیگر بر پای شنیدہ ام کہ درویشے را با حدثے بر خبثے بدیدند با آنکہ شرمساری بردو بیمِ سنگساری بود گفت اے مسلماناں قوت ندارم کہ زن کنم و طاقت نہ کہ صبر چہ کنم لا رہبانیۃ فی الاسلام و از جملۂ مواجبِ سکون و جمعیت درون کہ توانگراں را میسر می شود یکے آنکہ ہر شب صنمے در بر گیرند و ہر روز جوانی از سر کہ صبحِ تاباں را دست از صباحتِ او بر دل و سروِ خراماں را پای از خجالتِ او در گل۔

بیت

بخونِ عزیزاں فرو بردہ چنگ | سر انگشتہا کردہ عناب رنگ
محال ست کہ با حُسنِ طلعتِ او گردِ مناہی گردد یا رائے تباہی زند

(۱) بینوا: غریب۔ زنداں: قید۔ معصوم: بے گناہ۔ دریدہ: کانا ہوا۔ کف: ہتھیلی۔ معصم: پہنچا۔ بریدہ: کٹا ہوا۔ اِلّا: مگر علت: سبب۔ شیرمرداں: بہادر کعبہا سفتہ: ٹخنہ بندھا ہوا ہو۔ جو ملزم ہوتا ہے اس کے پاؤں میں سوراخ کر دیا جاتا ہے۔ محتمل: ممکن نفس امارہ: نفس سرکش خواہشات کی طرف بلانے والے۔ احصان: پاک دامنی۔ عصیاں: گناہ۔ بطن: پیٹ۔ (۲) فرج: شرمگاہ۔ توام: جوڑواں۔ مادام: ہمیشہ۔ آں دیگر: وہ دوسرا۔ با حدثے: لڑکا جوان۔ خبث: ناپاک۔ یعنی بد فعل۔ بیم: خوف۔ سنگساری: سنگسار ہونا۔ (۳) لا رہبانیۃ: اسلام ترکِ دنیا نہیں سکھاتا۔ مواجب: جمع موجب۔ سبب درون: دل۔ دلدار۔ صنم: معشوق۔ در بر گیرند: بغل میں لیتے ہیں۔ ہر روز جوانی از سر: ہر دن نئی جوانی حاصل کرتا ہے۔ صبحِ تاباں: صبح روشن۔ صباحت: خوبصورت۔ خراماں: ناز سے چلنا۔ خجالت: شرمندگی۔ گل: کیچڑ۔ عزیزاں: جمع عزیز۔ عناب: عناب۔ فرو بردہ چنگ: عاجز ہے پنجے ہیں۔ سر انگشتہا: انگلیوں کے سر یعنی پورے۔ عناب: خوشبو کی قسم ہے۔ محال: مشکل۔ طلعت: صورت۔ مناہی: خلاف شرع کام۔

شعر

ولے کہ حورِ بہشتی ربود و یغما کرد	کے التفات کند بر بتانِ یغمائی

شعر

مَنْ کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ مَا اشْتَہٰی رُطَبٌ	یُغْنِیْہِ ذٰلِکَ مِنْ رَجْمِ الْعَنَاقِیْدِ

اغلب تہیدستاں دامنِ عصمت بمعصیت آلایند و گرسنگاں نان ربایند۔

بیت

چوں سگِ درندہ گوشت یافت نپرسد	کیں شترِ صالح ست یا خرِ دجّال

چہ مایہ مستوراں بعلّتِ درویشی در عینِ فساد افتادہ اند و عرضِ گرامی را بباد زشت نامی برباد دادہ۔

فرد

با گرسنگی قوّتِ پرہیز نماند	افلاس عناں از کفِ تقویٰ بستاند

آنکہ گفتی در بروئے مسکینان ببندد حاتم طائی کہ بیاباں نشیں بود اگر شہری بودے از جوشِ گدایاں بیچارہ شدے وجامہ بروپارہ کردندے چنانکہ در طیبات آمدہ است

شعر

درمن منگر تا دگراں چشم ندارند	کز دستِ گدایاں نتواں کرد ثوابے

ربود، لے گیا۔ یغما، لوٹ التفات، توجہ۔ بتانِ یغمائی، یغما کے رہنے والے معشوق یغما، شہر کا نام ہے۔ معنٰی کان، ایسا آدمی جس کے سامنے جب تک کہ وہ چاہیئے تو کھجوریں موجود ہیں یہ بات اس کو انگوروں کے اوپر پتھر پھینکنے سے بے نیاز کر دے گی۔ غالب، اکثر۔ تہیدستاں، خالی ہاتھ۔ عصمت، پاکدامنی۔ آلایند، آلودہ کرتے ہیں۔ گرسنگاں، بھوکے۔ ربایند، لے جاتے ہیں۔ سگ درندہ، پھاڑنے والا کتا۔ یافت، پایا نپرسد، پوچھا۔ شترِ صالح، صالح علیہ السلام کی اونٹنی ان کی دعا سے پتھر سے اونٹنی پیدا ہوئی۔ دجّال، کافر، مشہور ہے کہ دجّال کانا گدھے پر سوار ہو کر سفر کریگا۔ قربِ قیامت میں پیدا ہوگا۔ چہ مایہ، کس قدر۔ مستوراں، عورتیں۔

عینِ فساد، خاص فساد۔ عرض، آبرو۔ گرامی، بزرگ۔ زشت، بُرا۔ نامی، بد۔ بدنام۔ گرسنگی، بھوک۔ افلاس، مفلسی۔ عناں، باگ۔ کف، ہتھیلی۔ بستاند، چھڑا دیتی۔ آنکہ گفتی، وہ جو تو نے کہا۔ حاتم طائی، مشہور سخی تھا۔ جوش، ہجوم۔ طیبات، پاکیزہ باتیں یہ شیخ سعدی رح کے دیوان کا نام ہے۔ درمن منگر، مجھ سے امید کی نظر نہ لگا۔ چشم ندارند، آرزو نہ کریں۔

گفتا نہ کہ من برحالِ ایشاں رحمت می برم گفتم نہ کہ برمالِ ایشاں حسرت می خوری ما دریں گفتار و ہردو بہم گرفتار ہر بیذقے کہ براندے بدفعِ آں کوشیدمے و ہر شاہے کہ بخواندے بفرزین بپوشیدمے تا نقدِ کیسۂ ہمّت درباخت و تیرِ جعبۂ حجّت ہمہ بینداخت۔

قطعہ

ہاں تا سپر نیفگنی از حملۂ فصیح	کورا جز ایں مبالغہ مستعار نیست
دینِ ورز و معرفت کہ سخنداں سجع گوی	بردر سلاح دارد و کس در حصار نیست

تا عاقبۃ الامر دلیلش نماند و ذلیلش کردم دست تعدّی دراز کرد و بیہودہ گفتن آغاز و سنّتِ جاہلاں ست کہ چوں بدلیل از خصم فرد مانند سلسلۂ خصومت بجنبانند چوں آزر بت تراش کہ بحجّت با پسر برنیامد بجنگ برخاست آیہ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَہِ لَاَرْجُمَنَّکَ دشنام داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش شکستم۔

قطعہ

او در من و من دروفتادہ	خلق از پئے ما دواں و خنداں
انگشتِ تعجّبِ جہانے	از گفت و شنیدِ ما بدنداں

ما، رحمت می برم، ان کے حال پر رحم آتا ہے۔ بیذق، پیدل۔ براندے، چلتا ہے کوشیدمے، کوشش کیسہ، تھیلی۔ باختن، نقد جعبہ، ہار گیا۔ حجت، دلیل۔ بینداخت، جل چکا۔ ہاں، خبردار۔ تا، ہرگز۔ سپر، ڈھال نیفگنی، نہ گرے گا تو۔ فصیح، خوش بیاں۔ کورا جز، اس کے پاس سوا۔ مبالغہ، زیادتی۔ یعنی حد سے بڑھنا۔ مستعار، مانگا ہوا۔ ورز، قبول کرنے والا۔ معرفت، پہچان۔ سخنداں، بات کرنا۔ سجع، کلام کرنے سلاح، ہتھیار۔ حصار، قلعہ۔ (۲) عاقبۃ الامر، آخر کار انجام۔ تعدّی، زیادتی۔ سنّت، عادت خصم، دشمن۔ فرو ماند، عاجز رہیں۔ خصومت، جھگڑا۔ بجنبانند، زنجیر۔ آزر، ابراہیم کا چچا تھا بت بناتا تھا۔ پسر، بیٹا۔ برخاست، اٹھا۔ لئن، اے ابراہیم اگر تو

باز نہ آیا تو تجھے سنگسار کردوں گا۔ دشنام، گالی۔ سقط، بُرا کہنا۔ درید، پھاڑا۔ زنخداں، ٹھوڑی۔ او در من، وہ مجھ میں۔ اس کی بے عزتی کی۔ انگشت تعجب، تعجب کی انگلی۔ دنداں، دانتوں میں۔ ۵ دواں، دوڑتے ہوئے۔ خنداں، ہنسنے والا۔

القصہ مرافعت[1] این سخن پیش قاضی بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتے بجوید و میان توانگران و درویشان فرقے بگوید قاضی چوں حالت ما بدید و منطق بشنید سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل سر بر آورد و گفت ایکہ توانگران را ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی بدانکہ ہر جا کہ گل ست خار ست و با خمر خمار ست و بر سر گنج مار ست آنجا کہ دُرِ شاہوار ست نہنگ مردم خوار ست لذتِ عیشِ دنیا را لدغۂ اجل در پے ست و نعیمِ بہشت را دیوارِ مکارہ در پیش۔

بیت

جورِ دشمن چہ کند گر نکشد طالبِ دوست[2]	گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند

نظر نکنی در بستاں کہ بید مشک ست و چوبِ خشک ہمچنیں در زمرۂ توانگراں شاکر اند و کفور و در حلقۂ درویشاں صابر اند و ضجور۔

شعر

اگر ژالہ ہر قطرۂ دُر شدے	چو خر مہرہ بازار ازو پُر شدے

مقربانِ حضرت جل و علا توانگر انند درویش سیرت و درویشانند توانگر ہمت و مہینِ توانگراں آنست کہ غمِ درویش خورد و بہینِ

(۱) مرافعت: مقدمہ۔ بردیم: لے جانا۔ حکومت: حکم کرنے والے۔ عدل: انصاف۔ مصلحت: بہتری۔ بجوید: ڈھونڈے۔ منطق: گفتگو۔ جیب: گریبان۔ فرو برد: نیچے لے گیا۔ تامل: غور۔ ثنا: تعریف۔ جفا: ظلم۔ داشتی: رکھے تو۔ خار: کانٹا۔ خمر: شراب۔ خمار: نشہ۔ مار: سانپ۔ شاہوار: بادشاہوں کے لائق۔ نہنگ: مگرمچھ۔ خوار: ذلیل۔ لدغہ: ڈنک۔ اجل: موت کا ڈنک۔ مکارہ: جمع مکروہ۔ (۲) جورِ دشمن: اگر دوست کا طلبگار دشمن کا ظلم نہ اٹھائے تو کیا کرے۔ گنج: خزانہ۔ گل: پھول۔ غم: رنج۔ شادی: خوشی۔ بہم اند: ساتھ ہیں۔ بستان: باغ۔ چوب: لکڑی۔ زمرہ: گروہ۔ کفور: ناشکری۔ ضجور: تنگدل۔ رسی ژالہ: اولے۔ بشنو: خر مہرہ: کوڑی۔

سیرت: عادت۔ مقربان: قریب۔ مہین: بڑا۔ بہین: بہتر۔

(فقیر عطاء الرسول)

درویشاں آنکہ کم توانگراں گیرد[1] وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ پس روئے عتاب از من بجانب درویش کرد و گفت اے کہ گفتی توانگراں مشتغل اند بمناہی و ساہی و مستِ ملاہی نعم طائفہ ہستند بریں صفت کہ بیان کردی قاصرِ ہمت کافرِ نعمت کہ ببرند و بنہند و نخورند و ندہند و اگر بمثل باراں نبارد و یا طوفان جہاں را بردارد باعتمادِ مکنتِ خویش از محنتِ درویش نپرسند و از خدائے تعالیٰ نترسند۔

شعر

گر از نیستی دیگرے شد ہلاک	مرا ہست بط را ز طوفاں چہ باک

شعر

وَرَاکِبَاتُ نِیَاقٍ فِیْ ہَوَادِجِہَا[2]	لَمْ یَلْتَفِتْنَ اِلٰی مَنْ غَاصَ فِی الْکُثُبِ

فرد

دوناں چو گلیمِ خویش بیروں بردند	گویند چہ غم گر ہمہ عالم مردند

قومے بدیں نمط ہستند کہ شنیدی و طائفہ خوانِ نعمت نہادہ و دستِ کرم کشادہ طالبِ نام اند و مغفرت و صاحبِ دنیا و آخرت چوں بندگانِ حضرت پادشاہِ عادل مؤید مظفر مالکِ ازمّۂ انام

کم توانگراں گیرد: دولت مندوں سے دور رہے۔ (۱) وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ: جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے کافی ہے۔ عتاب: غصہ۔ مناہی: جمع منہی یعنی جن چیزوں سے روکا گیا ہو۔ ساہی: غافل۔ ملاہی: کھیل کود۔ نعم: ہاں۔ ہستند: اسی طرح ہیں۔ قاصر: کم۔ ہمت: طاقت۔ بنہند: رکھتے ہیں۔ نخورند: نہیں کھاتے۔ باراں: بارش۔ طوفان: سیلاب۔ اعتماد: بھروسہ۔ مکنت: طاقت۔ نترسند: نہیں ڈرتا۔ نیستی: نہ ہونا۔ ہلاک: مر گیا۔ مرا ہست: میرا ہے کچھ۔ بط: بطخ: پانی پر تیرنے والا جانور ہے۔ چہ باک: کیا خوف۔ (۲) وراکبات: اور وہ عورتیں جو اونٹوں پر ہودجوں میں سوار ہیں وہ توجہ نہیں کرتیں اس شخص کی طرف جو ریت میں دھنس گیا ہے۔

دوناں: جمع دون، کمینہ۔ گلیم: گودڑی۔ بردند: لے جاتے ہیں۔ مردند: مر گئے۔ نمط: طریقہ۔ خوان: دسترخوان۔ نہادہ: بچھائے۔ کشادہ: کھولا ہوا۔ مؤید: تائید دیا ہوا۔ مظفر: کامیاب۔ ازمّۂ انام: باگ مخلوق کی۔

حامئ ثغورِ[1] اسلام وارثِ مُلکِ سلیمان اعدل ملوک زمان مُظفّرُ الدُّنیا وَالدِّین اتابک ابوبکر بن سعد زنگی اَدَامَ اللہُ اَیَّامَہٗ وَ نَصَرَ اَعْلَامَہٗ۔

قطعہ

پدر بجائے پسر ہرگز ایں کرم نکند | کہ دستِ جودِ تو با خاندانِ آدم کرد
خدائے خواست کہ بر عالمے ببخشاید | ترا برحمتِ خود پادشاہِ عالم کرد

قاضی چوں سخن بدیں غایت برسانید واز حدِ قیاس ما اسپِ مبالغت درگذرانید بمقتضائے حکمِ قضا رضا دادیم واز ما مضیٰ درگذشتیم وبعد از مجازاِ طریق مدارا گرفتیم وسر بتدارک بر قدمِ یکدیگر نہادیم وبوسہ بر سر و روئے ہم دادیم وختمِ سخن بریں دو بیت کردیم

قطعہ

مکن ز گردشِ گیتی شکایت اے درویش | کہ تیرہ بختی اگر ہم بریں نسق مردی
توانگرا چو دل و دست کامرانت ہست | بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردی

باب ہشتم در آدابِ صُحبت

حکمت: مال از بہرِ آسائشِ عمر ست نہ عمر از بہرِ گرد کردنِ مال

(۱) حامئ: مالک۔ ثغور: جمع ثغر سرحدیں۔ اعدل: زیادہ انصاف کرنیوالا۔ ملوک: بادشاہ۔ ادام اللہ: اللہ تعالیٰ اس کا زمانہ برقرار رکھے اور ان کے جھنڈے کو فتح مند کرے۔ پدر: باپ۔ جود: سخاوت۔ غایت: انتہا۔ برسانید: پہنچائی۔ قیاس: سوچ۔ فہم۔ اسپ: گھوڑا۔ مقتضا: خواہش۔ حکم: قاضی عدالت کا فیصلہ۔ ما مضیٰ: جو گذرا۔ (۲) مجازا: ایک دوسرے سے بدلہ لینا۔ طریق: راستہ۔ مدارا: نرمی۔ گرفتیم: ہم نے پکڑا۔ تدارک: تلافی۔ گیتی: دنیا زمانہ۔ تیرہ بخت: بدنصیب۔ ہم بریں: اسی پر۔ نسق: طریقہ۔ کامران: کامیاب۔ بردی: حاصل کی۔
باب:
حکمت: دانائی کی باتیں۔
آسائش: آرام۔
گرد کردن: جمع کرنا۔

عاقلے را پرسیدند نیکبخت کیست[1] وبدبخت چیست گفت نیکبخت آنکہ خورد وکِشت وبدبخت آنکہ مُرد وہِشت

شعر

مکن نماز بران ہیچکس کہ ہیچ نکرد | کہ عمر در سرِ تحصیلِ مال کرد ونخورد

حکمت[2]: موسیٰ علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللہُ اِلَیْکَ نشنید عاقبتش شنیدی۔

قطعہ

آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت | سر عاقبت اندر سرِ دینار و درم کرد
خواہی متمتّع شوی از نعمتِ دنیا | با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

عرب گوید جُوْدُوْا وَلَا تَمُنُّوْا لِاَنَّ الْفَائِدَۃَ اِلَیْکَ عَائِدَۃٌ یعنی بخشش ومنّت منہ کہ نفع آں بتو باز می گردد

قطعہ

درختِ کرم ہر کجا بیخ کرد | گذشت از فلک شاخ و بالائے او
گر امیدواری کزو بر خوری | بمنّت منہ ارّہ بر پائے او

قطعہ

شکرِ خدای کن کہ موفّق شدی بخیر | ز انعام وفضلِ او نہ معطّل گذاشتت

(۱) کیست: کون ہے۔ چیست: کیا ہے۔ کِشت: بویا۔ یعنی آخرت کے لئے کچھ بخشش اور سخاوت کی۔ ہشت: چھوڑ گیا۔ مکن نماز: نماز جنازہ نہ پڑھو۔ ہیچکس: نالائق شخص۔ تحصیل: حاصل کرنا۔ اَحْسِنْ: احسان کر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا۔ (۲) خیر: نیکی۔ نیندوخت: نہ جمع کی۔ سر عاقبت: آخرکار۔ سر: خیال۔ خواہی: اگر چاہتا ہے تو۔ متمتّع: فائدہ اٹھانیوالا۔ جُوْدُوْا: بخشش کرو اور احسان مت جتاؤ۔ اسلئے کہ اس کا فائدہ تیری طرف لوٹے گا۔ منّت: احسان۔ یعنی کسی کے ساتھ نیکی کرکے اس کا احسان جتانا اس کی نیکی کو برباد کر دیتا ہے۔ ارّہ: آرہ۔ موفّق: توفیق والا۔ معطّل: بیکار۔ گذاشت: چھوڑا۔

منت منه که خدمت سلطان همیکنی | منت شناس ازو که بخدمت بداشتت

حکمت (۳): دو کس رنج بیهوده بردند و سعی بیفائده کردند یکے آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد

مثنوی

علم چندانکه بیشتر خوانی | چوں عمل در تو نیست نادانی
نه محقق بود نه دانشمند | چار پائے برو کتابے چند
آں تهی مغز را چه علم و خبر | که برو هیزم است یا دفتر

حکمت (۴): علم از بهر دین پروردن ست نه از بهر دنیا خوردن

شعر

هر که پرهیز و علم و زهد فروخت | خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت

پند: عالم ناپرهیزگار کور مشعله دارست یَهدِی بِهٖ وَهُوَ لَا یَهتَدِی

بیت

بے فائده هر که عمر در باخت | چیزے نخرید و زر بینداخت

پند: ملک از خردمنداں جمال گیرد و دین از پرهیزگاراں کمال یابد بادشاہاں به نصیحت خردمنداں ازاں محتاج تر اند که خردمنداں

(۱) همیکنی: کرتا ہے۔ منت شناس: اس کا احسان پہچان۔ بداشتت: رکھا۔ بیہودہ: بے کار۔ بردند: لے جاتے ہیں۔ سعی: کوشش۔ اندوخت: جمع کیا۔ آموخت و نکرد: علم سیکھا اور عمل نہ کیا۔ نادانی: بے وقوفی۔ محقق: تحقیق کرنے والا۔ چارپائے: حیوان یعنی ایک حیوان جس پر کتابیں لدی جائیں۔ تهی: خالی۔ هیزم: لکڑیاں۔ دفتر: کتابوں کی جگہ۔ (۲) پروردن: پالنا۔ خوردن: کھانا۔ پرهیز: پرہیز گاری۔ زهد: تقوی کرنے والا۔ فروخت: بیچا۔ خرمنے: کھلیان۔ پاک: بالکل۔ بسوخت: جلا دیا۔ کور مشعله: اندھا جس کے ہاتھ میں چراغ ہو۔ یهدی به: جس سے ہدایت کی جاتی ہے وہ خود ہدایت نہیں پاتا۔ عمر در باخت: حیاتی ضائع کر دی۔

بینداخت: پھینک دیا۔ ملک از خردمنداں: ملک کی زینت عقل مندوں سے۔

بقربت شاهاں۔

قطعه

پندے اگر بشنوی اے پادشاه | در همه دفتر به ازیں پند نیست
جز بخردمند مفرما عمل | گرچه عمل کار خردمند نیست

حکمت (۵): سه چیز پایدار نماند مال بے تجارت و علم بے بحث و ملک بے سیاست

قطعه

وقتے بلطف گوی و مدارا و مردمی | باشد که در کمند قبول آوری دلے
وقتے بقهر گوی که صد کوزهٔ نبات | گه گه چناں بکار نیاید که حنظلے

حکمت (۶): رحم آوردن بر بداں ستم ست بر نیکاں و عفو کردن از ظالماں جورست بر درویشاں

بیت

خبیث را چو تعهد کنی و بنوازی | بدولت تو گنه میکند بانبازی

پند: بر دوستئ پادشاهاں اعتماد نتواں کرد و بر آواز خوش کودکاں که آں بخیالے مبدل شود و ایں بخوابے متغیر گردد

شعر

معشوق هزار دوست را دل ندهی | ور میدهی آں دل ...

(۱) بجز خردمند: عقلمندوں کے علاوہ کسی کو نوکر نہ رکھ۔ گرچه عمل: اگرچہ نوکری۔ پایدار: مضبوط۔ نماند: ٹھہرتی نہیں ہے۔ بے بحث: بغیر بحث کے۔ بے سیاست: بغیر دبدبہ کے۔ صد کوزه نبات: مصری کے سو کوزے۔ گه گه: کبھی کبھی۔ حنظلے: تماں، یہ ایک پھل ہے جو کڑوا ہوتا ہے۔ عفو: معاف کرنا۔ (۲) تعهد: پرورش مہربانی۔ بدولت تو: تیری دولت سے۔ انبازی: کھیل شرکت۔ کودکاں: لڑکے۔ مبدل: بدل جاتی۔ متغیر: تبدیل۔ معشوق هزار: یعنی وہ دوست جس کے ہزار دوست ہوں۔ میدهی: اگر دیتا ہے۔ جدائی: میدهی۔ ندهی: جس کا امر نہی ہے یعنی "کر"۔

پند : ہر آن سرّے کہ داری بادوست درمیان منہ واگرچہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد وہر گزند ے کہ توانی بدشمن مرساں کہ باشد کہ وقتے دوست گردد

پند : رازے کہ نہاں خواہی باکس درمیاں منہ اگرچہ دوست باشد کہ مرآں دوست را نیز دوستاں باشند وہمچنیں مسلسل۔

قطعہ

خامشی بہ کہ ضمیرِ دلِ خویش	باکسے گفتن وگفتن کہ مگوی
اے سلیم آب زسرِ چشمہ ببند	کہ چو پر شد نتواں بستن جوی

فرد

سخنے در نہاں نباید گفت	کاں سخن بر ملا نشاید گفت

حکمت (۷) : دشمنِ ضعیف کہ در طاعت آید ودوستی نماید مقصود وے جز یں نیست کہ دشمنِ قوی گردد وگفتہ اند بر دوستیِ دوستاں اعتماد نیست تا بہ تملّق دشمناں چہ رسد وہر کہ دشمنِ کوچک را حقیر شمارد بداں ماند کہ آتشِ اندک را مہمل میگذارد

قطعہ

امروز بکُش چو میتواں کشت	کآتش چو بلند شد جہاں سوخت

(۱) سرّ : راز، خیال۔ درمیان منہ : ظاہر نہ کر۔ گزند : نقصان، برائی نہ پہنچا۔ نہاں خواہی : پوشیدہ رکھنا چاہیے۔ مسلسل : سلسلہ۔ خامشی : چپ۔ باکسے گفتن : کسی سے بیان کرنا (۲) سلیم : درست مزاج اور بیوقوف دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔ بستن : بند نہیں کیا۔ جوی : نہر۔ نہاں : پوشیدہ۔ بر ملا : علی الاعلان یعنی سامنے ضعیف : کمزور۔ طاعت آید : تابعداری کرے۔ نماید : ظاہر کرے۔ مقصود : مطلب۔ تملّق : خوشامد۔ کوچک : چھوٹا دشمن یعنی کم درجہ کا دشمن۔ حقیر شمارد : کمزور۔ بداں ماند : ایسا ہے گا۔ کشتن : بجھا۔ آتش اندک : تھوڑی آگ۔ مہمل : بیکار۔ امروز : آج۔ میتواں : کر سکتا ہے۔ کشت : بجھا سکتا ہے۔ سوخت : جل جائے گا۔

مگذار کہ زہ کند کماں را	دشمن کہ بہ تیر میتواں دوخت

حکمت (۸) : سخن درمیانِ دو دشمن چناں گوئی کہ اگر دوست گردند شرم زدہ مباشی۔

ابیات

میان دو کس جنگ چوں آتش است	سخن چین بدبخت ہیزم کش است
کنند ایں وآں خوش دگر بارہ دل	وے اندر میاں کور بخت وخجل
میانِ دو کس آتش افروختن	نہ عقل است خود درمیاں سوختن

ایضاً

در سخن با دوستاں آہستہ باش	تا ندارد دشمنِ خونخوار گوش
پیشِ دیوار آنچہ گوئی ہوش دار	تا نباشد در پسِ دیوار گوش

حکمت (۹) : ہر کہ با دشمناں صلح میکند سرِ آزارِ دوستاں دارد۔

شعر

بشوی اے خردمند زاں دوست دست	کہ با دشمنانت بود ہم نشست

پند : چوں در امضائے کارے متردد باشی آں اختیار کن کہ بے آزار تو برآید۔

شعر

با مردم سہل گوی دشوار مگوی	با آنکہ در صلح زند جنگ مجوی

(۱) زہ کماں : کمان کو کھینچ سکے دوخت : دوختن : سینا۔ اگر دوست گردند : دوست ہو جائیں شرم زدہ مباشی : شرمندہ نہ ہو سخن چین : چغل خور۔ ہیزم کش : لکڑ ہارا۔ کور بخت : بدنصیب خجل : شرمندہ نہ عقل است : عقلمندی نہیں سوختن : جلنا یعنی مصیبت برداشت کرنا۔ گوش : کان (۲) سر : خیال، آزار : ستانیوالا شوی : دھو۔ نشست : بیٹھے۔ امضائے : چلانا۔ متردد : آنے جانے والا۔ برآید : پورا ہو جائے۔ سہل گوی : نرم بات کر۔ دشوار مگو : سخت کلام نہ کر۔ در صلح زند : صلح کا دروازہ کھٹکھٹا۔ مجوی : نہ ڈھونڈ۔

حکمت (۱۰): تا کار بزر برمی آید جاں در خطر افگندن نشاید عرب گوید
آخِرُ الحِیَلِ السَّیْفُ

شعر

چو دست از ہمہ حیلتے در گسست	حلال ست بردن بشمشیر دست

حکمت (۱۱): بر عجزِ دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تو نہ بخشاید۔

بیت

دشمن چو بینی ناتواں لاف از بروتِ خود مزن
مغزیست در ہر استخواں مردیست در ہر پیرہن

حکمت (۱۲): ہر کہ بدے را بکشد خلق از بلائے وے برہند و وے را از عذاب خدائے۔

قطعہ

پسندیدہ ست بخشایش ولیکن	منہ بر ریشِ خلق آزار مرہم
ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار	کہ آں ظلم ست بر فرزندِ آدم

حکمت (۱۳): نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلافِ آں کار کنی کہ عینِ صواب ست۔

مثنوی

حذر کن زانچہ دشمن گوید آں کن	کہ بر زانو زنی دستِ تغابن

(۱) زر: سونا۔ برمی: کام۔ افگندن: ڈالنا۔ آخر الحیل: تمام حیلوں کا آخری حیلہ تلوار۔ گسست: عاجز ہو جائے۔ بردن: لے جانا۔ شمشیر: تلوار۔ عجز: عاجزی۔ ناتواں: کمزور۔ لاف: شیخی۔ بروت: مونچھ۔ مزن: نہ مار۔ استخواں: ہڈیاں۔ پیرہن: کرتہ۔ بکشد: مار ڈالے۔ بلا: مصیبت۔ (۲) وے را: عذاب۔ منہ: نہ رکھ۔ ریش: زخم۔ آزار: ستانیوالا۔ آں ظلم: وہ ظلم کرتا ہے کہ اس لیے۔ پذیرفتن: قبول کرنا۔ حذر: پرہیز۔ بر زانو زنی دست الخ: تو گھٹنوں پر افسوس کے ہاتھ ملے گا۔

گرت رہ نماید راست چوں تیر	ازاں برگرد و راہِ دستِ چپ گیر

پند: خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطفِ بیوقت ہیبت برد
نہ چنداں درشتی کن کہ از تو سیر گردند و نہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر

ابیات

درشتی و نرمی بہم در بہ است	چو فاصد کہ جراح و مرہم نہ است
درشتی نگیرد خردمند پیش	نہ سستی کہ نازل کند قدرِ خویش
نہ مر خویشتن را فزونی نہد	نہ یکبار تن در مذلت دہد

نظم

جوانے با پدر گفت اے خردمند	مرا تعلیم کن پیرانہ یک پند
بگفتا نیکمردی کن نہ چنداں	کہ گردد چیرہ گرگِ تیز دنداں

حکمت (۱۴): دو کس دشمنِ ملک و دین اند بادشاہِ بے حلم و زاہدِ بے علم۔

شعر

بر سرِ ملک مباد آں ملکِ فرماندہ	کہ خدا را نبود بندۂ فرماں بردار

پند: بادشاہ را باید کہ تا حدے خشم بر دشمناں نراند کہ دوستاں را اعتماد نماند آتشِ خشم اوّل در خداوندِ خشم افتد پس انگہ زبانہ بخصم

غفر: نراند: نہ رہے۔ اعتماد: بھروسہ۔ زبانہ: شعلہ۔ خصم: دشمن۔

گرت: اگر تجھکو۔ رہ: ہے نماید: راستہ دکھائے۔ راست: سیدھا۔ برگرد: تو پھر جا۔ چپ گیر: بائیں ہاتھ والا رستہ پکڑ۔ خشم بیش: حد سے زیادہ غصہ کرنا۔ وحشت آرد: نفرت پیدا کرتا ہے۔ لطف: مہربانی۔ ہیبت: ڈر۔ درشتی: سختی۔ سیر گردند: تجھ سے مایوس ہو جائے۔ چنداں: اتنی۔ فاصد: فصد کھولنے والا۔ جراح: زخموں کو درست کرنے والا۔ قدر: مرتبہ۔ فزونی نہد: بڑھاتا ہے۔ مذلت: ذلت۔ پیرانہ یک پند: بوڑھوں کی نصیحت۔ (۲) چیرہ: غالب۔ گرگ: بھیڑیا۔ دنداں: دانت۔ بے حلم: بے حوصلہ۔ زاہد: پرہیزگار۔ ملک: بادشاہ۔ مباد: نہ ہو۔ ملک: مالک۔ فرماندہ: حاکم رہے۔ کہ خدا را نبود: جو اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ماننے والا۔ آدمی غصہ۔۔

مثنوی

رسد یا نرسد

نشاید بنی آدمِ خاک زاد	کہ در سر کند کبر و تندی و باد
ترا با چنیں تندی و سرکشی	نہ پندارم از خاکی از آتشی

قطعہ

در خاکِ بیلقاں برسیدم بعابدے	گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ	یا ہر چہ خواندۂ ہمہ در زیرِ خاک کن

حکمت (۱۵): بد خوئے بدستِ دشمنے گرفتار کہ ہر جاکہ رود از چنگِ عقوبت او خلاص نیابد

بیت

اگر ز دستِ بلا بر فلک رود بد خوی	ز دستِ خوئے بدِ خویش در بلا باشد

حکمت (۱۶) چو بینی کہ در سپاہِ دشمن تفرقہ افتاد تو جمع باش واگر جمع شوند از پریشانی اندیشہ کن

قطعہ

برو با دوستاں آسودہ بنشیں	چو بینی در میانِ دشمناں جنگ
وگر بینی کہ باہم یک زبانند	کماں را زہ کن و بر بارہ بر سنگ

(۱) رسد: پہنچے۔ خاک زاد: مٹی سے بنا ہوا۔ کبر: تکبر۔ تندی: غصہ۔ باد: ہوا یعنی غرور۔ نہ پندارم: نہیں سمجھتا۔ آتشی: آگ۔ بیلقان: شہر کا نام ہے۔ جو ایران میں ہے۔ تربیت: پرورش۔ تحمل: حوصلہ۔ فقیہ: فقہ جاننے والا۔ خواندہ: پڑھا ہے۔ زیرِ خاک: دفن کرے۔ بد خوئے: بری عادت۔ چنگ: چنگل۔ عقوبت: سزا۔ اخلاص: چھٹکارا۔ اگر ز دست: اگر بلا کے ہاتھ سے بری عادت والا آسمان پر جائے۔ سپاہ: فوج۔ تفرقہ: اختلاف۔ جمع باش: مطمئن ہوجا۔ اندیشہ: فکر۔ آسودہ: آرام سے۔ نشیں: جا بیٹھ۔ کماں را زہ: کمان کو تیار کر۔ بارہ: قلعہ۔ سنگ: پتھر۔

حکمت (۱۷): دشمن چو از ہمہ حیلتے فرو ماند سلسلۂ دوستی بجنباند آنگہ بدوستی کارہائے کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد سرِ مار بدستِ دشمن کوب کہ از احدی الحسنیین خالی نباشد اگر ایں غالب آمد مار کشتی واگر آں از دشمن رستی۔

فرد

بروزِ معرکہ ایمن مشو ز خصمِ ضعیف	کہ مغزِ شیر برآرد چو دل ز جاں برداشت

حکمت (۱۸): خبرے کہ دانی دل بیازارد تو خاموش باش تا دیگرے بیارد

فرد

بلبلا مژدۂ بہار بیار	خبرِ بد بہ بومِ شوم گذار

نکتہ: پادشاہ را بر خیانتِ کسے واقف مگرداں مگر آنگہ کہ بر قبولِ کلی واثق باشی وگرنہ در ہلاکِ خود سعی می کنی

مثنوی

بسیچ سخن گفتن آنگاہ کن	کہ بینی کہ در کار گیرد سخن
کمال ست در نفسِ انساں سخن	تو خود را بگفتار ناقص مکن

پند: ہر کہ نصیحت خود رائے میکند او خود بہ نصیحت گری محتاج است۔

پند: فریبِ دشمن مخور و غرورِ مداح مخر کہ ایں دامِ زرق نہادہ

(۱) فرو ماند: عاجز رہے۔ بجنباند: بڑھاتا ہے۔ سرِ مار: سانپ کا سر۔ کوب: کوٹ۔ رستی: چھٹا۔ احدی الحسنیین: دو نیکیوں میں سے ایک۔ معرکہ: جنگ۔ ایمن: بےخوف۔ مشو: نہ ہو۔ برداشت: دھو بیٹھا۔ بیاز: ستائے۔ بیارد: لائے۔ (۲) مژدہ: خوش خبری۔ بوم: الو یہ نحوست میں مشہور ہے۔ شوم: منحوس۔ بگذار: نہ چھیڑ۔ واثق: بھروسہ۔ سعی میکنی: کوشش کرتا ہے۔ بسیچ: ارادہ۔ آنگاہ: اس وقت۔ در کار گیرد: اثر کرے۔ خود رائی: خود پسند۔ فریب: دھوکہ۔ مخور: نہ کھا۔ مداح: تعریف کرنے والا۔ مخر: نہ خرید۔ دام: جال۔ زرق: مکاری۔ نہادہ: سکھاتا۔

است و آں دامنِ طمع کشادہ

پند : احمق را ستایش خوش آید چوں لاشہ کہ در کعبش دمے فربہ نماید۔

قطعہ

الا تا نشنوی مدحِ سخنگوی | کہ اندک مایہ نفعے از تو دارد
اگر روزے مرادش بر نیاری | دو صد چنداں عیوبت بر شمارد

حکمت(۱۹) : متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد

شعر

مشو غرّہ بر حسنِ گفتارِ خویش | بہ تحسینِ نادان و پندارِ خویش

حکمت(۲۰) : ہمہ کس را عقل خود بکمال نماید و فرزندِ خود بجمال۔

نظم

یکے جہود و مسلماں مناظرہ کردند | چنانکہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم
بطنز گفت مسلماں گر ایں قبالۂ من | درست نیست خدایا جہود میرانم
جہود گفت بتوریت میخورم سوگند | وگر خلاف بود ہمچو تو مسلمانم
گر از بسیطِ زمیں عقل منعدم گردد | بخود گماں نبرد ہیچکس کہ نادانم

حکمت(۲۱) : دہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مُردارے بہم

(۱) دامن طمع کشادہ : دامن لالچ کا پھیلا رکھا۔ احمق : بیوقوف۔ ستایش : تعریف۔ اسکی : لاشہ : دُبلا۔ در کعبش : ٹخنا اس کا۔ دمے : دم۔ فربہ : موٹا۔ تا : ہرگز۔ اندک : تھوڑا۔ عیوبت : عیب تیرا۔ متکلم : کلام کرنے والا۔ صلاح : درست۔ نپذیرد :
(۲) غرّہ : مغرور۔ حسن : اچھی۔ تحسین : تعریف۔ نادان : بے وقوف۔ پندار : گمان۔ جہود : یہودی۔ مناظرہ : ایک دوسرے سے بحث کرنا۔ چنانکہ : اس طرح۔ خندہ : ہنسا۔ نزاع : جھگڑا۔ ایشانم : ان کے جھگڑے سے۔ طنز : تنقید۔ قبالہ : دستاویز : کاغذ۔ میرانم : مروں میں۔ میخورم : کھاتا ہوں میں۔ سوگند : قسم۔ بسیط : فراخ۔ منعدم : بے نشان۔ سفرہ : دستر خوان۔ بہم : مل کر۔

بسر نبرد حریص بجہانے گرسنہ و قانع بنانے سیر حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ از توانگری بہ بضاعت

شعر

رودۂ تنگ بیک نانِ تہی پر گردد | نعمتِ روئے زمیں پر نکند دیدۂ تنگ

مثنوی

پدر چوں دورِ عمرش منقضی گشت | مرا ایں یک نصیحت کرد و بگذشت
کہ شہوت آتش است از وے بپرہیز | بخود بر آتشِ دوزخ مکن تیز
دراں آتش نداری طاقتِ سوز | بصبر آبے بریں آتش زن امروز

پند : ہر کہ در حالِ توانائی نکوئی نکند در وقتِ ناتوانی سختی بیند

شعر

بداختر تر از مردم آزار نیست | کہ روزِ مصیبت کسش یار نیست

حکمت(۲۲) : ہر چہ زود بر آید دیر نپاید

قطعہ

خاکِ مشرق شنیدہ ام کہ کنند | بچہل سال کاسۂ چینی
صد بروزے کنند در مردشت | لاجرم قیمتش ہمی بینی

(۱) بسر نبرد : گزارہ نہیں کر سکتے۔ گرسنہ : بھوکا۔ قانع : قناعت کرنے والا۔ قناعت : صبر کرنا مال قلیل پر۔ توانگری : دولت مند۔ بضاعت : سرمایہ۔ رودہ : آنت۔ نانِ تہی پر گردد : روکھی روٹی سے بھر جائیگی۔ دیدۂ تنگ : لالچ والی آنکھ۔ منقضی : ختم۔ گشت : ہوا۔ گذاشت : گزر گئے۔ یعنی مرگئے۔ سوز : جلنا۔ بصبر : صبر کے ساتھ۔
(۲) توانائی : طاقت۔ ناتوانی : کمزور۔ بداختر : بدنصیب۔ آزار : ظالم۔ زود : جلد۔ نپاید : نہیں ٹھہرتی۔ خاکِ مشرق : علاقہ چین کا نام ہے۔ کاسہ : پیالہ۔ مردشت : ایک شہر کا نام ہے۔ لاجرم : لامحالہ، ضروری۔

قطعہ

مرغک[1] از بیضہ برون آید و روزی طلبد | آدمی زادہ ندارد خرد و عقل و تمیز
آنکہ ناگاہ کسے گشت بجیزے نرسید | ویں بتمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز
آبگینہ ہمہ جا یابی ازاں بیمحل ست | لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز

حکمت(۲۳): کارہا بہ صبر برآید و مستعجل بسر درآید

مثنوی

بچشم خویش دیدم در بیاباں | کہ آہستہ سبق برد از شتاباں
سمندِ بادپا از تگ فرو ماند | شتربان ہمچناں آہستہ میراند

پند: ناداں را بہ از خاموشی نیست و اگر ایں مصلحت بدانستے ناداں نبودے۔

قطعہ

چوں نداری کمالِ فضل آں بہ | کہ زباں در دہاں نگہداری
آدمی را زباں فضیحہ کند | جوزِ بے مغز را سبکساری

ابیات

خرے را ابلہے تعلیم میداد | برو بر صرف کردے سعیِ دائم
حکیمے گفتش اے ناداں چہ کوشی | دریں سودا بترس از لومِ لائم

(۱) مرغک: چوزہ، بیضہ: انڈہ یعنی مرغی کا بچہ پیدا ہوتی ہی دانا ہوکر چگنے لگتا ہے، آدمی زادہ: انسان کا بچہ، یعنی انسان کے بچہ میں عقل ہوش تمیز نہیں ہوتی۔ ناگاہ: اچانک، تمکین: جگہ ہونا، بسر درآید: سر کے بل گرتا ہے، آبگینہ: شیشہ، بے محل: بے قدر، لعل: موتی، مستعجل: جلدی کرنیوالا، بیاباں: جنگل۔ شتاباں: دوڑنے والا، تگ: دوڑ، (۲) سمند بادپا: تیز رفتار گھوڑا، شتربان: اونٹ چلانے والا، میراند: چلتا رہتا ہے، ناداں: بے وقوف، زباں در دہاں: زبان کو منہ میں چپ رکھ، فضیحہ: رسوا، جوز: اخروٹ، سبکساری: ہلکا پن، خرے: گدھا۔ ابلہ: بے وقوف، میداد: دیتا ہے۔ صرف: خرچ ہونا، سعیِ دائم: کوشش مسلسل، چہ کوشی: کیا کوشش کرتا ہے۔ سودا: خرید فروخت، لومِ لائم: ملامت کرنے والوں کی ملامت۔

نیاموزد بہائم از تو گفتار | تو خاموشی بیاموز از بہائم

ایضاً

ہر کہ تامل نہ کند در جواب | بیشتر آید سخنش ناصواب
یا سخن آرای چو مردم بہوش | یا بنشیں ہمچو بہائم خموش

پند: ہر کہ با داناتر از خود جدل کند تا بدانند کہ داناست بدانند کہ ناداں ست

فرد

چوں درآید بہ از تو ای بسخن | اگرچہ بدانی اعتراض مکن

حکمت(۲۴): ہر کہ با بداں نشیند نکوئی نہ بیند۔

ابیات

گر نشیند فرشتہ با دیو | وحشت آموزد و خیانت و ریو
از بداں جز بدی نیاموزی | نکند گرگ پوستیں دوزی

پند: مردماں را عیبِ نہانی پیدا مکن کہ مر ایشاں را رسوا کنی و خود را بے اعتماد

پند: ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بداں ماند کہ گاو راند و تخم نیفشاند از تنِ بیدل طاعت نیاید و پوستِ بے مغز بضاعت را نشاید

(۱) نیاموزد: نہ سیکھے، بہائم: جمع بہیمہ چوپایہ، تامل: فکر، ناصواب: نادرست، یعنی غلط، آرای: بنشیں: بیٹھ، ہمچو: مثل جدال: لڑائی۔ داناتر: عقل مند از تو ای: تجھ سے۔ (۲) فرشتہ با دیو: ساتھ شیطان سے، وحشت: آموزد: سیکھے، ریو: مکر و فریب، گرگ: بھیڑیا پوستیں: کھال۔ دوزی: سینا۔ نہانی: پوشیدہ، رسوا: ذلیل بے اعتماد: بے اعتبار گاو راند: ہل چلاتا ہے تخم نیفشاند: بیج نہیں ڈالتا بیدل: بے ہمت، پوست: چھلکا۔ بضاعت: سرمایہ۔ سامان۔

نہ ہر کہ در مجادلت چست درمعاملت درست

بیت

بس قامتِ خوش کہ زیرِ چادر باشد | چوں باز کنی مادر مادر باشد

حکمت (۲۵): اگر شبہا ہمہ شبِ قدر بودے شبِ قدر بیقدر بودے۔

شعر

گر سنگ ہمہ لعلِ بدخشاں بودے | پس قیمتِ لعل و سنگ یکساں بودے

حکمت (۲۶): نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرتِ زیبا دروست کار اندروں دارد نہ پوست

قطعہ

تواں شناخت بیک روز در شمائل مرد | کہ تا کجاش رسیدست پایگاہِ علوم

ولے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو | کہ خبثِ نفس نگردد بسالہا معلوم

پند: ہر کہ با بزرگاں ستیزد خونِ خود مے ریزد

قطعہ

خویشتن را بزرگ پنداری | راست گفتند یک دو بیند لوچ

زود بینی شکستہ پیشانی | تو کہ بازی بسر کنی با غوچ

حکمت ۲۷: پنجہ با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کارِ خردمنداں

(۱) مجادلہ: لڑائی۔ چست: چالاک۔ قامت: قد۔ مادرِ مادر: نانی۔ شبِ قدر: وہ رات جو ہزار راتوں سے افضل ہے وہ رات آخری عشرہ رمضان المبارک میں ہوتی ہے۔ گر زسنگ: اگر پتھر۔ بدخشاں: جگہ کا نام ہے۔ یکساں: برابر۔ سیرت: عادت۔ زیبا: اچھا۔ کار اندروں دارد: کام گرفتے حقہ سے ہے نہ کہ چھلکے سے معاملہ کا تعلق سے ہے نہ ظاہر سے (۲) شمائل: عادتیں۔ پایگاہ: مرتبہ۔ علوم: جمع علم۔ باطنش: اس کا دل۔ مباش: نہ ہو۔ غرہ: دھوکہ۔ مشو: نہ ہو۔ خبث: خباثت۔ بسالہا: جمع سالہا۔ ستیزد: لڑائی۔ ریزد: بہا دیا۔ پنداری: سمجھتا ہے۔ یک دو بیند: بھینگا ایک کے دو دیکھتا ہے۔ شکستہ: ٹوٹا ہوا۔ پیشانی: ماتھا۔ بازی بسر: ٹکر لڑانا۔ غوچ: مینڈھا۔ انداختن: ڈالنا۔ مشت: مکا، گھونسا۔ شمشیر: تلوار۔ زدن: مارنا۔ کارِ خردمنداں: عقل مندوں کا کام نہیں۔

نیست

بیت

جنگ و زور آوری مکن با مست | پیشِ سر پنجہ در بغل نہ دست

پند: ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یارِ دشمن ست در ہلاکِ خویش

قطعہ

سایہ پروردہ را چہ طاقتِ آں | کہ رود با مبارزاں بقتال

سست بازو بجہل می فگند | پنجہ با مردِ آہنیں چنگال

حکمت ۲۸: ہر کہ نصیحت نشنود سرِ ملامت شنیدن دارد۔

شعر

چوں نیاید نصیحتت در گوش | اگرت سرزنش کنم خاموش

حکمت ۲۹: بے ہنراں ہنرمنداں را نتوانند دید ہمچناں سگِ بازاری سگِ صیدی را مشغلہ بر آرند و پیش آمدن نیارند یعنی چوں سفلہ بہ ہنر با کسے بر نیاید بخبثش در پوستیں افتد

بیت

کند ہر آینہ غیبت حسود کوتہ دست | کہ در مقابلہ گنگش بود زبانِ مقال

حکمت ۳۰: اگر جورِ شکم نیستے ہیچ مرغ در دامِ صیاد نیفتادے بلکہ

(۱) سر پنجہ: مضبوط پنجے والا۔ طاقت ور کا ہاتھ۔ قوی: مضبوط۔ دلاوری: دلیری۔ یار: مددگار۔ سایہ پروردہ: ناز و نعمت سے پلا ہوا۔ مبارزہ: بہادر سپاہی۔ قتال: جنگ۔ فگند: ڈالے۔ آہنیں: لوہا۔ چنگال: پنجہ۔ نشنود: نہیں سنتا۔ سر: خیال۔ (۲) سرزنش: ملامت۔ خاموش: چپ۔ نتوانند: نہیں دیکھ سکتے۔ سگِ بازاری: عام کتا۔ سگِ صیدی: شکاری کتا۔ مشغلہ: شور و غل یعنی کتے کا بھونکنا۔ سفلہ: کمینہ۔ بر نیاید: جیت نہیں سکتا۔ بخبثش: خباثت کی وجہ سے۔ پوستیں افتد: عیب جوئی کرنے لگتا ہے۔ کوتہ دست: کمزور۔ گنگش: گونگی۔ مقال: بات کرنا۔ جورِ شکم: پیٹ کا ظلم یعنی بھوک زیادہ۔ دام: جال۔ صیاد: شکاری۔ نیفتاد

صیّاد خود دام ننہادے۔ **بیت**

اشکم بندہ نادر پرستد خدائے | شکم بندِ دست ست و زنجیرِ پائے

پند: حکیماں دیر دیر خورند و عابداں نیم سیر و زاہداں سدِّ رمق و جواناں تا طبق برگیرند و پیراں تا عرق نکنند اما قلندراں چنداں بخورند کہ در معدہ جائے نَفَس نماند و بر سفرہ روزیِ کس

شعر

اسیرِ بندِ شکم را دو شب نگیرد خواب | شبے ز معدہ سنگی شبے ز دل تنگی

حکمت [۳۱]: مشورت با زناں تباہ ست و سخاوت با مفسداں گناہ

شعر

ترحّم بر پلنگِ تیز دنداں | ستمگاری بود بر گوسفنداں

حکمت [۳۲]: ہر کرا دشمن پیش ست اگر نکشد دشمنِ خویش ست

بیت

سنگ در دست و مار بر سرِ سنگ | خیرہ رائی بود قیاس و درنگ

وگروہے بخلافِ ایں مصلحت دیدہ اند و گفتہ اند کہ در کشتنِ بندیاں تأمل اولیٰ ترست بحکم آنکہ اختیار باقیست تواں کشت و تواں

(۱) ننہادے: رکھتا۔ بند: قید۔ نادر: کم۔ پرستد: خورند: کھاتے ہیں۔ نیم سیر: آدھی بھوک۔ سدِّ رمق: زندہ رہ سکیں۔ تا طبق برگیرند: جب تک دسترخوان خالی کردے۔ عرق نکند: پسینہ پسینہ نہ ہو جائے۔ قلندراں: قلندر: آزاد مرد۔ جائے نفس نماند: سانس لینے کی جگہ نہ رہے۔ سفرہ: دسترخوان۔ معدہ سنگی: پیٹ میں بھاری پن۔ دل تنگی: بھوک۔ (۲) مشورت: مشورہ۔ مفسداں: فسادی۔ ترحّم: رحم کرنا۔ پلنگ: چیتا۔ ستمگاری: ظلم۔ گوسفند: بکری۔ پیش ست: سامنے ہیں۔ نکشد: نہ مارے۔ خیرہ رائی: بیوقوفی، کم عقلی۔ قیاس: اندازہ۔ درنگ: دیر۔ کشتن: قتل کرنا۔ بندیاں: جمع بندی: قیدی۔ تأمل: فکر۔ اولیٰ ترست: اچھا زیادہ۔ تواں کشت: قتل کیا جاسکتا ہے۔

ہشت اگر بے تأمل کشتہ شود محتمل ست کہ مصلحتے فوت شود و تدارکِ مثل آں ممتنع باشد

مثنوی

نیک سہل ست زندہ بیجاں کرد | کشتہ را باز زندہ نتواں کرد

شرطِ عقل ست صبر تیر انداز | کہ چو رفت از کماں نیاید باز

حکمت [۳۳]: حکیمے کہ با جہّال در افتد باید کہ توقع عزت ندارد و اگر جاہلے بزباں آوری بر حکیمے غالب آید عجب نیست کہ سنگیست کہ گوہر را همی شکند

بیت

نہ عجب گر فرو رود نفسش | عندلیبے غراب ہم قفسش

قطعہ

گر ہنرمندے از اوباش جفائے بیند | تا دلِ خویش نیازارد و درہم نشود

سنگِ بدگوہر اگر کاسۂ زریں شکند | قیمتِ سنگ نیفزاید و زر کم نشود

حکمت [۳۴]: خردمندے را کہ در زمرۂ اجلاف سخن ببندد شگفت مدار کہ آوازِ بربط با غلبۂ دہل بر نیاید و بوئے عبیر از گندِ سیر فرو ماند

مثنوی

بلند آوازِ ناداں گردن افراخت | کہ دانا را بہ بے شرمی بینداخت

(۱) ہشت: چھوڑ۔ محتمل: احتمال۔ تدارک: علاج۔ ممتنع: ناممکن ہو۔ نیک: بہت۔ سہل: آسان۔ کشتہ را: مرا ہو۔ زندہ نتواں: زندہ نہیں۔ شرطِ عقل: تیر چلانے والے کا صبر عقل کی بات ہے۔ نیاید باز: واپس نہیں آتا۔ جہّال: جاہل کی جمع۔ در افتد: الجھ کر رہے۔ توقع: امید۔ زباں آوری: زبان چلانے والا۔ عجب: تعجب۔ سنگیست: پتھر۔ گوہر: موتی۔ شکند: توڑتا ہے۔ (۲) فرو رود نفسش: سانس گھٹ جائے۔ عندلیب: بلبل۔ غراب: کوا۔ قفسش: پنجرہ۔ اوباش: بدمعاش، کمینہ۔ جفا: ظلم۔ بیند: دیکھتا ہے۔ تا: ہرگز۔ نیازارد: رنجیدہ نہ ہو۔ درہم نشود: رنجیدہ نہ ہو۔ بدگوہر: بدذات۔ کاسۂ: پیالہ۔ شکند: توڑنے والا۔ نیفزاید: نہیں بڑھے گا۔ کم نشود: کم نشود۔ زمرۂ: جماعت۔ اجلاف: کمینے۔ سخن ببندد: بات رکی جائے۔ شگفت: تعجب۔ مدار: نہ رکھ۔ بربط: سارنگی۔ دہل: ڈھول۔ بوئے عبیر: خوشبو۔ عبیر ایک قسم کی خوشبو جو کپڑوں پر چھڑکی جاتی ہے۔ گند: بدبو۔ سیر: لہسن۔ فرو ماند: عاجز رہے۔ ناداں: بے وقوف۔ افراخت: بلند۔ بینداخت: دبالیا۔

نمیداند کہ آہنگِ[1] حجازی | فرو ماند ز بانگِ طبلِ غازی

حکمت ۳۵ : جوہر اگر در خلاب افتد ہماں نفیس ست و غبار اگر بر فلک رود ہماں خسیس استعداد بے تربیت دریغ ست و تربیت نامستعد ضائع خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہرِ علویست ولیکن چوں بنفس خود ہنرے ندارد با خاک برابر ست و قیمت شکر نہ از نے ست کہ آں خود خاصیت ویست

مثنوی

چو کنعاں[2] را طبیعت بے ہنر بود	پیمبر زادگی قدرش نیفزود
ہنر بنمای گر داری نہ گوہر	گل از خار ست ابراہیم از آزر

حکمت ۳۶ : مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید دانا چوں طبلہ عطار ست خاموش و ہنر نمای و ناداں چوں طبلِ غازی بلند آواز و میاں تہی۔

قطعہ

عالم اندر میانۂ جہال	مثلے گفتہ اند صدیقاں
شاہدے درمیانِ کوراں ست	مصحفے در کنشت زندیقاں

پند : دوستے را کہ بعمرے فراچنگ آرند نشاید کہ یکدم بیازارند

(۱) آہنگ حجازی : یہ موسیقی کے سر کا ایک نام ہے، بانگ : آواز۔ طبل : ڈھول غازی : غازی کا ڈھول۔ خلاب : کیچڑ، افتد : گر جائے۔ ہماں : اسی طرح۔ خسیس : ذلیل، استعداد : صلاحیت۔ دریغ : افسوس، نامستعد : نااہل کی تربیت، خاکستر : راکھ، جوہر علوی : جوہر بلند (۲) کنعان : حضرت نوح علیہ السلام کے لڑکے کا نام ہے۔ پیمبر زادگی : نبی کا بیٹا ہونا۔ قدر : عزت۔ نیفزود : نہیں بڑھائی۔ بنمای : دکھا۔ گل : پھول، خار : کانٹا۔ آذر : نام ہے۔ ببوید : خوشبو دے۔ عطار : عطر فروخت کرنے والا۔ طبلہ : ڈبہ۔ میاں : درمیان۔ تہی : خالی۔ مثلے گفتہ : صدیقاں : جمع صدیق۔ شاہد : معشوق۔ کوراں : جمع کور اندھا۔ مصحف : قرآن۔ کنشت : عبادت خانہ۔ زندیقاں : جمع زندیق بے دین۔ دوستے : دوست بڑی دیر سے بنتا ہے لہٰذا تھوڑی سی بات میں ناراض نہ کرنا چاہیئے۔

بیت

سنگے[1] بچندیں سال شود لعل پارہ	زنہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ

حکمت ۳۷ : عقل در دستِ نفس چناں گرفتار ست کہ مردِ عاجز در دستِ زن گربز

شعر

درِ خرمی بر سرائے ببند	کہ بانگِ زن از وے برآید بلند

پند : رای بے قوت مکر و فسوں ست و قوت بے رای جہل و جنوں

شعر

تمیز باید و تدبیر و عقل و آنگہ ملک	کہ ملک و دولتِ ناداں سلاحِ جنگِ خدا ست

حکمت ۳۸ : جوانمرد کہ بخورد و بدہد بہ از عابدے کہ بہرد و بنہد۔

پند : ہر کہ ترکِ شہوت از بہرِ قبولِ خلق دادہ است از شہوتِ حلال در شہوتِ حرام افتادہ است۔

شعر

عابد کہ نہ از بہرِ خدا گوشہ نشیند	بیچارہ در آئینہ تاریک چہ بیند

حکمت ۳۹ : اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ سیلے گردد یعنی آنکہ قوت ندارد سنگ خردہ نگاہ میدارد تا وقتِ فرصت دمار از دماغِ خصم بر آرد۔

(۱) سنگے بچندیں : ایک پتھر۔ لعل پارہ : لعل کا ٹکڑا۔ زنہار : ہرگز۔ نشکنی : نہ توڑنا۔ زن گربز : مکار عورت۔ خرمی : خوشی۔ سرائے : گھر۔ بانگ زن : عورت کی آواز۔ بے قوت : [illegible] فسوں [illegible] ہیر و قد : [illegible] جمع کرتا ہے۔ گوشہ نشیند : علیحدہ بیٹھ جائے۔ بیچارہ در آئینہ : غریب اندھا آئینے میں کیا دیکھے گا۔ اندک اندک : تھوڑا تھوڑا۔ خیلے : بہت۔ سیلے : سیلاب۔ سنگ : پتھر۔ خردہ : ٹکڑا۔ دمار : ہلاکت۔ خصم : دشمن۔

شعر

قطرہ علیٰ قطرٍ اذا اتفقت نہرٌ | و نہرٌ الیٰ نہرٍ اذا اجتمعت بحرٌ

شعر

اندک اندک بہم شود بسیار | دانہ دانہ ست غلّہ در انبار

حکمت[۴۰]: عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم درگذارد کہ ہر دو طرف را زیاں دارد ہیبت ایں کم شود و جہلِ آں مستحکم۔

شعر

چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی | فزوں گردش کبر و گردن کشی

حکمت[۴۱]: معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسندست و از علما ناخوب تر کہ علم سلاحِ جنگِ شیطاں ست و خداوندِ سلاح را چوں با سیری برند شرمساری پیش برد۔

مثنوی

عامیِ ناداں پریشاں روزگار | بہ ز دانشمندِ ناپرہیزگار

کاں بنابینائی از راہ اوفتاد |ویں دو چشمش بود در چاہ اوفتاد

حکمت[۴۲]: جان در حمایتِ یکدم ست و دنیا وجودے میانِ دو عدم

(۱) قطرہ علیٰ قطرٍ۔ قطرہ قطرہ جب جمع ہوتا ہے تو نہر ہو جاتا ہے تو نہر جب نہر سے مل جاتی ہے تو دریا ہو جاتا ہے۔ بہم: جمع ہو کر۔ بسیار: بہت۔ غلّہ: گندم۔ انبار: ڈھیر۔ عالم را نشاید۔ عالم کو نہ چاہیئے کہ بے شعوری سے کو کسی عام آدمی سے بردباری کرتے معاف کر دے۔ زیاں: نقصان۔ ہیبت: دبدبہ۔ مستحکم: دبدبہ مضبوط۔ سفلہ: کمینہ۔ فزوں: زیادہ۔ گردن کشی: تکبر۔ معصیت: گناہ۔ صادر: ظاہر، سرزد۔ ناخوب: بہت برا۔ سلاح: ہتھیار۔ سیری برند: جب قید کریں۔ عامی: عام آدمی۔ روزگار: زمانہ۔ نابینائی: اندھا۔ چاہ: کنواں۔ جان در حمایت: جان ایک سانس کی حمایت۔ دنیا یعنی حیات کا دار و مدار صرف سانس پر ہے۔ زندگی دو عدم کے درمیان ہے ایک عدم پہلے ایک بعد۔

دین بدنیا فروشاں خراند یوسف را فروشند تا چہ خرند

آیت: اَلَمْ اَعْہَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ

بیت

بقولِ دشمن پیمانِ دوست بشکستی | ببیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

حکمت[۴۳]: شیطان با مخلصاں برنیاید و سلطاں با مفلساں

مثنوی

وامش مدہ آنکہ بے نماز ست | گرچہ دہنش ز فاقہ باز ست

کو فرضِ خدا نمے گذارد | از قرضِ تو نیز غم ندارد

فرد

امروز دو مردہ پیشش گیر دمرکن | فردا گوید تہ بے از ینجا برکن

حکمت[۴۴]: ہر کہ بزندگی نانش نخورند چوں بمیرد نامش نبرند لذّت انگور بیوہ داند نہ خداوندِ میوہ یوسف صدیق علیہ السّلام در خشک سال سیر نخوردے تا گرسنگاں را فراموش نکند

مثنوی

آنکہ در راحت و تنعم زیست | او چہ داند کہ حالِ گرسنہ چیست

(۱) دین بدنیا: دین کو دنیا کے بدلے بیچنے والے گدھے ہیں۔ یوسف را فروشند: یوسف کو بیچ رہے ہیں کیا خریدیں گے؟ اَلَمْ اَعْہَدْ الخ: کیا اے آدم کی اولاد تم سے میں نے عہد نہیں لیا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ دشمن: اس سے مراد شیطان ہے۔ دوست: اس سے مراد اللہ تعالیٰ۔ بشکستی: توڑا۔ ببیں: دیکھ۔ بریدی: قطع تعلق۔ پیوستی: کس سے ملا۔ مخلصاں: یعنی خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے۔ برنیاید: باہر نہیں آ سکتا۔ مفلساں: غریب لوگ۔ (۲) وام: قرض۔ مدہ: نہ دے۔ فاقہ: بھوک۔ باز: کھلا۔ کو: کیونکہ۔ غم ندارد: پرواہ نہ کریگا۔ امروز: آج کے دن۔ دو مردہ: دو آدمیوں کے بوجھ لکن سر پہ اٹھاتا ہے۔ فردا: کل۔ ترب: مولی، مشہور ترکاری ہے۔

ازیں جا برکن: یہاں سے اکھاڑ۔ نامش نبرند: لوگ بخیل کو کبھی یاد نہیں کرتے۔ بیوہ داند: بیوہ عورت جانتی ہے۔ سیر نخورد: پیٹ بھر کر نہ کھا۔ گرسنگاں: بھوکے۔ راحت: آرام۔ تنعم زیست: ناز و نعمت میں بسر کرنا۔ گرسنہ: بھوکا۔ چیست: کیا ہے۔

حالِ درماندگاں کسے داند
کہ باحوالِ خویش درماند

قطعہ

ایکہ بر مرکبِ تازندہ سواری ہشدار
کہ خرِ خارکشِ سوختہ در آب و گِل ست
آتش از خانۂ ہمسایۂ درویش مخواہ
کانچہ از روزنِ او میگذرد دودِ دل ست

پند: درویشِ ضعیف حال را در خشکیِ تنگسال مپرس کہ چونی اِلّا بشرطِ
آنکہ مرہمے بر ریشش نہی و معلومے پیش

قطعہ

خرے کہ بینی و بارے بگِل در افتادہ
بدل بر و شفقت کن ولے مرو بسرش
کنونکہ رفتی و پرسیدیش کہ چوں افتادہ
میاں ببند و چو مرداں بگیر ذنبِ خرش

حکمت ۲۵: دو چیز مخالفِ عقل ست خوردن بیش از رزقِ مقسوم
و مُردن پیش از وقتِ معلوم۔

قطعہ

قضا دگر نشود در ہزار نالہ و آہ
بشکر یا بشکایت برآید از دہنے
فرشتہ کہ وکیل ست بر خزائنِ باد
چہ غم کند کہ بمیرد چراغِ پیرزنے

پند: اے طالبِ روزی بنشیں کہ بخوری و اے مطلوبِ اجل مرو کہ

(۱) درماندگاں: عاجز۔ داند: جانتا ہے۔ مرکب: سواری گھوڑا۔ تازندہ: دوڑنے والا۔ ہشدار: ہوش سے مشتق ہے۔ خرِ خارکش: کانٹا بار کش گدھا۔ سوختہ: جلا ہوا۔ آب و گل: کیچڑ۔ آتش: آگ۔ مخواہ: نہ طلب۔ روزن: روشندان۔ دود: دھواں۔ مپرس: نہ پوچھ۔ چونی: کیسا ہے۔ اِلّا: مگر۔ ریش: زخم۔ معلومے: روپیہ پیسہ۔ (۲) بار: بوجھ۔ شفقت: مہربانی۔ مرو بسرش: اس کے پاس نہ جا کیونکہ اب جب کہ۔ میاں ببند: کمر باندھ۔ ذنب: دُم۔ خرش: گدھا۔ خوردن بیش: زیادہ کھانا۔ رزقِ مقسوم: رزق تقسیم کیا ہوا۔ وقتِ معلوم۔ وقتِ مقرر۔ یعنی موت کا وقت مقرر۔ معین ہے۔ قضا: تقدیر۔ دگر نشود: نہیں بدلتی۔ نالہ: رونا۔ آہ: فریاد۔ بمیرد چراغ: چراغ بجھے۔ بنشیں: بیٹھ۔ بخوری: کھائے گا۔ مطلوب: طلب کرنے والا۔ اجل: موت۔ مرو: نہ جا۔

جاں نبری

قطعہ

جہد رزق ار کنی و گر نکنی
برساند خدائے عزّ و جل
ور روی در دہانِ شیر و پلنگ
نخورندت مگر بروزِ اجل

حکمت ۲۶: توانگرِ فاسق کلوخِ زر اندود ست و درویشِ صالح
شاہدِ خاک آلود و ایں یکے دلقِ موسیٰ ست مرقّع و آں ریشِ فرعون مرصّع
ولیکن شدّتِ نیکاں روی در فرج دارد و دولتِ بداں سر در نشیب

قطعہ

ہر کرا جاہ و دولت ست بداں
خاطرِ خستہ در نخواہد یافت
خبرش دہ کہ ہیچ دولت و جاہ
بسرائے دگر نخواہد یافت

حکمت ۲۷: حسود از نعمتِ حق بخیل ست کہ بندۂ بیگناہ را دشمن
میدارد

قطعہ

مردکے خشک مغز را دیدم
رفتہ در پوستینِ صاحبِ جاہ
گفتم اے خواجہ گر تو بدبختی
مردمِ نیک بخت را چہ گناہ

قطعہ

اَلا تا نخواہی بلا بر حسود
کہ آں بخت برگشتہ خود در بلاست

(۱) نبری: نہ لے جائے تو۔ جہد: کوشش۔ ار: اگر۔ و گر نکنی: اور اگر نہ کرے تو۔ برساند: پہنچائیگا۔ ور: اور اگر۔ دہاں: منہ۔ پلنگ: چیتا۔ روز اجل: موت کے دن۔ فاسق: بدکار۔ کلوخ زر اندود: مٹی کا ڈھیلا جس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا ہو۔ شاہدِ خاک آلودہ: معشوق مٹی میں بھرا ہوا۔ دلق: گودڑی۔ مرقع: پیوند لگی ہوئی۔ ریش: داڑھی۔ مرصّع: جڑا ہوا۔ شدت: سختی۔ نیکاں: نیکوکار۔ فرج: ... اس کا کشادگی کی طرف ... سر در نشیب: یعنی عنقریب ختم ہو جائیگی۔ (۲) جاہ: مرتبہ۔ بداں: ان کی۔ خاطرِ خستہ: ٹوٹا ہوا دل۔ در: زیادہ۔ نخواہد یافت: دلجوئی نہیں کرتا۔ بسرائے دگر: دوسرا گھر یعنی آخرت۔ میدارد: رکھتا ہے۔ حسود: حسد کرنے والا۔ مردک: ذلیل۔ خشک مغز: پاگل۔ رفتہ در پوستین: عیب جوئی

کم ہو جانا۔ اَلا: خبردار۔ تا: ہرگز۔ بلا: مصیبت۔ بخت برگشتہ: بدبخت۔

چہ حاجت کہ با وے کنی دشمنی ٭ کہ وے را چناں دشمن اندر قفاست

حکمت ۴۸: تلمیذِ بے ارادت عاشقِ بے زر ست و روندۂ بے معرفت مرغِ بے پر و عالمِ بے عمل درختِ بے بر و زاہدِ بے علم خانۂ بے در مراد از نزولِ قرآن تحصیلِ سیرتِ خوب ست نہ ترتیلِ سورتِ مکتوب عامیِ متعبّد پیادہ رفتہ ست و عالمِ متہاون سوارِ خفتہ عاصی کہ دست برآورد بہ از عابد کہ در سر دارد۔

بیت

سرہنگِ لطیف خوی دلدار | بہتر ز فقیہِ مردم آزار

قول: یکے را گفتند عالمِ بے عمل بچہ ماند گفت بزنبورِ بے عسل۔

بیت

زنبورِ درشت بے مروّت را گوی | بارے چو عسل نمی دہی نیش مزن

قول: مردِ بے مروّت زن ست و عابدِ با طمع راہزن۔

قطعہ

اے بناموس جامہ کردہ سپید | بہر پندارِ خلق و نامہ سیاہ
دست کوتاہ باید از دنیا | آستیں چہ دراز و چہ کوتاہ

را، ندہ قفا: پیچھے۔ تلمیذ: شاگرد۔ بے ارادت: بے اعتقاد یعنی وہ شاگرد جس کے دل میں استاد کی عزت و احترام نہ ہو۔ عاشق بے زر: محروم۔ روندۂ بے معرفت: راستہ نہ جاننے والا۔ مرغ بے پر: بے پر پرند۔ درخت بے بر: درخت بغیر پھل کے۔ زاہد بے علم: خانہ بے در: گھر بغیر دروازے کے۔ نزول: اترنا۔ تحصیل: حاصل۔ ترتیل: قرأت کے ساتھ پڑھنا۔ مکتوب: لکھا ہوا۔ متعبّد: جاہل عابد۔ پیادہ: پیدل چلنے والا۔ متہاون: سستی کرنے والا۔ خفتہ: سویا ہوا۔ عاصی: گنہ گار۔ برآورد: اٹھاتا ہے۔ سر دارد: مغرور۔ (۲) سرہنگ: سپاہی۔ لطیف خوی: پاکیزہ عادت۔ دلدار: دل رکھنے والا۔ فقیہ: فقہ جاننے والا۔ مردم آزار: لوگوں کو ستانے والا۔ بچہ ماند: کس کے مشابہ ہے۔ زنبور بے عسل: بغیر شہد والی مکھی۔ مروّت: انسانیت۔ عسل: شہد۔ نمی دہی: نہیں دیتی۔ نیش: ڈنک۔ راہزن: ڈاکو۔ ناموس: عزت۔ جامہ: کپڑا۔ سپید: سفید۔ پندار: غرور۔ نامہ سیاہ: [illegible] خطا۔ کوتاہ: چھوٹا۔ آستیں: بازو۔ چہ دراز و چہ [illegible] چاہے بھی۔

حکمت ۴۹: دو کس را حسرت از دل نرود و پائے تغابن از گل بر نیاید تاجرِ کشتی شکستہ و وارث با قلندراں نشستہ

قطعہ

پیشِ درویشاں بود خونت مباح | گر نباشد در میاں مالت سبیل
یا مرو با یارِ ازرق پیرہن | یا بکش بر خانماں انگشتِ نیل
یا مکن با پیلباناں دوستی | یا بنا کن خانہ در خوردِ پیل

حکمت ۵۰: خلعتِ سلطاں اگرچہ عزیز ست جامۂ خلقانِ خود از اں بعزت تر و خوانِ بزرگاں اگرچہ لذیذ خوردہ انبانِ خویش از اں لذت تر

بیت

سرکہ از دست رنجِ خویش و ترہ | بہتر از نانِ دہ خدائے و برہ

حکمت ۵۱: خلافِ راہِ صواب ست و عکسِ رائے اولو الالباب دارو بگمان خوردن و راہِ نادیدہ بے کاروان رفتن امام مرشد محمد غزالی را رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند کہ چگونہ رسیدی بدیں منزلت در علوم گفت بدانکہ ہرچہ ندانستم از پرسیدنِ آں ننگ نداشتم۔

قطعہ

امیدِ عافیت آنگہ بود موافقِ عقل | کہ نبض را بطبیعت شناس بنمائی

نرود: نہ جائے۔ تغابن از گل بر نیاید: افسوس کا پاؤں مٹی سے نہ نکلے گا۔ تاجر کشتی شکستہ: سوداگر کشتی ٹوٹ گئی۔ وارث با قلندراں نشستہ: جس کا مالک قلندروں میں بیٹھا ہوا۔ قلندر سے اوباش بدمعاش مراد ہے۔ درویشاں: فقراء۔ خونت مباح: خون بہانا جائز۔ گر نباشد: اگر نہ ہو۔ سبیل: راستہ۔ یار ازرق: نیلے کپڑے والے دوست کے ساتھ نہ جا۔ خانماں: خانہ سے مشتق ہے خاندان، مال، سامان۔ انگشت نیل: پیلباناں: ہاتھی والا۔ بنا کن خانہ در خورد: ہاتھی کے لائق گھر بنا۔ (۲) خلعت: لباس۔ جامہ: کپڑا۔ خلقان: جمع خلق پرانا کپڑا۔ خوان: دسترخوان۔ خوردہ: انبان: زنبیل اس جگہ کشکول مراد ہے زنبیل کے چمڑے سے بنایا جاتا ہے۔ ترہ: ساگ۔ دہ خدائے: مالک۔ برہ: بکری کا بچہ (۳) رائے اولو الالباب: عقلمند لوگ۔ دارو: دوا۔ بگمان خوردن: شک کی صورت میں کھانا۔ کاروان: قافلہ۔ رفتن: سفر کرنا۔ امام مرشد محمد غزالی: آپ کا نام محمد بن محمد [illegible] غزال گاؤں ہے جس کی وجہ سے غزالی کہا جاتا ہے۔ پرسیدا: پوچھا۔ چگونہ: کیسے۔ رسیدی: تو پہنچا۔ ندانستم: معلوم نہیں۔ امید عافیت: صحت کی امید۔ نبض: [illegible] طبیعت شناس: ماہر حکیم۔ نمائی: دکھائے۔

بپرسش هرچه ندانی که ذلّ پرسیدن | دلیلِ راهِ تو باشد بعزّ دانائی

حکمت ۵۲: هرچه دانی که هر آئینه معلوم تو خواهد شد بپرسیدن آن تعجیل مکن که هیبتِ سلطنت را زیاں دارد

قطعه

چو لقمان دید کاندر دست داؤد | همیں آهن بمعجز موم گردد

نپرسیدش چه میسازی که دانست | که بے پرسیدنش معلوم گردد

قول: هرکه با بداں نشیند اگرچه طبیعتِ ایشاں نگیرد لیکن بطریقِ ایشاں متّهم گردد چنانکه اگر شخصے بخرابات رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن

مثنوی

رقم بر خود بنادانی کشیدی | که نادان را بصحبت برگزیدی

طلب کردم ز دانایاں یکے پند | مرا گفتند با ناداں میپوند

که گر دانائے دہرے خر بباشی | وگر نادانی ابله تر بباشی

حکمت ۵۳: حلمِ شتر چنانکه معلومست اگر طفلے مهارش گیرد دو صد فرسنگ برد گردن از متابعتش برنه پیچد امّا اگر درّهٔ هولناک پیش آید که موجبِ هلاک باشد و طفل آنجا بنادانی خواهد رفتن زمام از کفش در گسلاند و

(۱) پرسش: پوچھ، ذلّ: ذلّت، عزّ: عزّت، ہر آئینہ: البتہ، ہر حال، تعجیل: جلدی، ہیبت: خوف، سلطنت: بادشاہی۔ زیاں: نقصان، آہن: موم۔ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد کا نام، آپ نبی تھے آپ کا معجزہ یہ تھا کہ لوہا آپکے ہاتھ میں موم ہو جاتا۔ میسازی: کرتا ہے، متّہم: جس پر تہمت لگائی گئی ہو، خرابات: جمع خراب، ویرانہ یعنی شراب خانہ، خمر: شراب خانہ (۲) رقم: علامت، نادانی: بیوقوفی، کشیدی: کھینچا، برگزیدی: پسند کیا۔ میپوند: نہ مل، دہر: زمانہ، خر: گدھا، ابلہ: بیوقوف، حلم: بردباری، حوصلہ، شتر: اونٹ، دو صد: دو سو۔ فرسنگ: تین میل، برد: لے جاتا ہے، متابعت: تابعداری، نہ پیچد: نہ موڑے، درّہ: کوڑا، ہولناک: خطرناک، موجب: سبب، طفل: بچہ۔ زمام: باگ، کفش: جوتا۔ گسلاند: چھڑائے گا۔

دیگر مطاوعت نکند که هنگامِ درشتی ملاطفت مذمومست و گویند دشمن بملاطفت دوست نگردد بلکه طمع دشمنی زیادت کند

قطعه

کسے کو لطف کند با تو خاکِ پایش باش | وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک

سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوی | که زنگ خورده نگردد مگر بسوہاں پاک

حکمت ۵۴: هرکه در پیشِ سخنِ دیگراں افتد تا مایهٔ فضلش بدانند پایهٔ جهلش شناسند۔

قطعه

ندهد مردِ هوشمند جواب | مگر آنگه کز و سوال کنند

گرچه برحق بود فراخ سخن | حمل دعویش بر محال کنند

حکمت ۵۵: ریشے درونِ جامه داشتم و شیخ رحمة الله علیه هر روز پرسیدے که چونست و نپرسیدے که کجاست دانستم که ازاں احتراز میکند که ذکرِ همه عضوے روا نباشد و خردمنداں گفته اند هرکه سخن نسنجد از جواب برنجد

قطعه

تا نیک ندانی که سخن عینِ صوابست | باید که بگفتن دهن از هم نکشائی

(۱) مطاوعت: فرمانبرداری، ہنگام: وقت، درشتی: سختی، ملاطفت: نرمی، مذموم: بُری، طمع: لالچ، لطف: مہربانی، خاکِ پایش: پاؤں کی مٹی، چشمش آگن: آنکھوں میں مٹی ڈال، درشت خوی: بری عادت، سوہاں: ریتی، سخنِ دیگراں افتد: دوسروں کی بات، فضل: بزرگی، مایہ: اندازہ، بدانند: معلوم، پایہ: مرتبہ (۲) فراخ سخن: زیادہ باتیں بنانے والا، حمل: گمان، محال: ناممکن یعنی جھوٹ، ریش: زخم، درون: اندر۔ داشتم: میں رکھتا تھا، شیخ: یعنی حضرت شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد، چونست: کیسا ہے، احتراز: پرہیز، روا نباشد: جائز نہیں۔ سخن نسنجد: بات سمجھ کر نہیں کہتا۔ برنجد: رنجیدہ، عین صواب: بالکل ٹھیک۔ دہن: منہ۔ نکشائی: نہ کھولے۔

فقیر عطاء الرسول

گر راست سخن گوئی و در بند بمانی   بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی

حکمت ۵۶ : دروغ گفتن بضربتِ لازم بماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشاں بماند ہمچنیں کہ برادرانِ یوسف علیہ السلام بدروغے کہ موسوم شدند بر راست گفتنِ ایشاں اعتماد نہ ماند قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا۔

قطعہ

یکے را عادت بود راستی   خطائے رود در گذارند ازو
وگر ناموَر شد بنا راستی   دگر راست باور ندارند ازو

حکمت ۵۷ : اَجَلِ کائنات از روئے ظاہر آدمی ست و اَذَلِ موجودات سگ و باتفاقِ خردمنداں سگِ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس۔

قطعہ

سگے را لقمہ ہرگز فراموش   نگردد گر زنی صد نوبتش سنگ
وگر عمرے نوازی سفلہ را   بکمتر چیزے آید با تو در جنگ

حکمت ۵۸ : از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید۔

مثنوی

مکن رحم بر مردِ بسیار خوار   کہ بسیار خوار ست بسیار خوار

(۱) بند بماني : قید سے چھوٹ جائے دروغ : جھوٹ۔ ضربت لازم : چوٹ کا نشان : جراحت : زخم۔ برادران : بھائی : موسوم : نام رکھنا۔ اعتماد : بھروسہ۔ قال بل الخ : کہا بلکہ تمہارے نفسوں نے یہ بات گھڑلی ہے راستی : سچائی : خطائے رود : غلطی سرزد ہو جائے۔ گذارند : معاف کرتے : ناموَر : مشہور باور : یقین (۲) اجل کائنات : دنیا میں سب سے زیادہ بزرگ : اذل : سب سے زیادہ ذلیل : ناسپاس : ناشکرا : سگے را لقمہ : کتا ایک نوالہ کا احسان نہیں بھولتا۔ نوبتش : مرتبہ دفعہ : بار۔ نوازی : مہربانی سفلہ : کمینہ۔ نفس پرور : آرام پرست : سروری : سرداری : بسیار خوار : بہت کھانیوالا۔ بسیار خوار : بہت ذلیل : ۔

چو گاو ار ہمی بایدت فربہی   چو خر تن بجورِ کساں در دہی

حکمت ۵۹ : در انجیل آمدہ است کہ اے فرزند آدم اگر توانگری دہمت مشتغل شوی بمال از من و اگر درویش کنمت تنگدل نشینی پس حلاوتِ ذکر من کجا دریابی و بعبادتِ من کے شتابی۔

قطعہ

گہ اندر نعمتے مغرور و غافل   گہ اندر تنگدستی خستہ و ریش
چو در سرّا و ضرّا حالت اینست   ندانم کے بحق پردازی از خویش

حکمت ۶۰ : ارادتِ بیچوں یکے را از تختِ شاہی فرود آرد و یکے را در شکمِ ماہی نکو دارد

بیت

وقت ست خوش آں را کہ بود ذکرِ تو مونس   ور خود بود اندر شکمِ حوت چو یونس

حکمت ۶۱ : اگر تیغِ قہر برکشد نبی و ولی سر درکشد و اگر غمزۂ لطف بجنباند بداں را بنیکاں در رساند۔

قطعہ

گر بہ محشر خطابِ قہر کند   انبیا را چہ جائے معذرت است
پردہ از روئے لطف گو بردار   کاشقیا را امید مغفرت است

(۱) چو گاو : مثل بیل کے۔ ار : اگر۔ فربہی : موٹا : خر تن : گدھے کی طرح۔ جور : ظلم۔ کساں : لوگ۔ دہی : دیتا ہے : انجیل : وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ توانگری دہمت : مالدار بناتا ہوں۔ مشتغل : مشغول کنمت : میں تجھے کروں : نشینی : بیٹھ جائے۔ حلاوت : مٹھاس : کجا دریابی : کہاں پائیگا۔ شتابی : دوڑے گا۔ گہ : کبھی : خستہ : رنجیدہ ریش : زخم (۲) سرّا : خوشی ضرّا : سختی : ندانم : نہیں جانتا پردازی : تو مشغول ہو۔ بیچوں : خدا کی ذات مراد ہے۔ شکم : پیٹ : ماہی : مچھلی : مونس : غمخوار : پسندیدہ : حوت : مچھلی۔ تیغ : تلوار۔ سر درکشد : سر کھینچ لیں : غمزہ : اشارہ بجنباند : کانپا۔ گر : اگر

قہر : جلال دکھاتے : معذرت : عذر : بردار۔ اشقیا : بدبخت : مغفرت۔ معافی : بخشش۔

حکمت ٦٢: ہر کہ بتادیبِ دنیا راہِ صواب بر نگیرد بتعذیبِ عقبیٰ گرفتار آید وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ۔

فرد

پند ست خطابِ مہتراں آنگہ بند	چوں پند دہند نشنوی بند نہند

پند: نیکبختاں بحکایت و امثالِ پیشینگاں پند گیرند ازاں پیش کہ پسینیاں بواقعہ او مثل زنند و دزداں دست کوتاہ نکنند تا دست شان کوتاہ نکنند

قطعہ

نرود مرغ سوئے دانہ فراز	چوں دگر مرغ بیند اندر بند
پند گیر از مصائبِ دگراں	تا نگیرند دیگراں بتو پند

حکمت ٦٣: آں را کہ گوشِ ارادت گراں آفریدہ اند چوں کند کہ بشنود و آں را کہ کمندِ سعادت می برد چہ کند کہ نرود۔

قطعہ

شبِ تاریک دوستانِ خدای	می بتابد چو روزِ رخشندہ
ویں سعادت بزورِ بازو نیست	تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تادیب: ادب سکھانا۔ نگیرد: اختیار نہیں کرتا۔ تعذیب: عذاب۔ عقبیٰ: آخرت۔ وَلَنُذِيقَنَّهُم: اور البتہ ہم ان کو چکھاتے ہیں چھوٹا عذاب بڑے عذاب کے علاوہ۔ پند ست: خطاب پہلے سرداروں کا حکم، بصورت نصیحت کے ہوتا ہے۔ پھر بصورت قید۔ بند نہند: قید کرتے ہیں۔ امثال جمع مثل کی ابھاریں۔ پیشینگاں: پہلے زمانہ کے لوگ۔ پسینیاں: پچھلے زمانہ کے لوگ۔ مثل زنند: کہاں مثال کرلیں۔ دزداں: چور۔ دست کوتاہ نکنند: ہاتھ نہیں روکتے۔ کوتہ: کھینچنا کرتے معنی سکانا سزا۔ نرود: نہیں جاتا۔ مرغ: پرندہ۔ فراز: آگے۔ بیند: دیکھتا ہے۔ پندگیر از مصائب: دوسروں کی مصیبت سے نصیحت حاصل کر۔ آفریدہ: پیدا کیا۔ کمند: پھانسہ۔ سعادت: نیک بختی۔ برد: لے جاتی ہے۔ نرود: نہ جائے۔

شبِ تاریک: اندھیری رات۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی دوست کی روشنی اندھیری رات میں بھی۔ رخشندہ: روشن۔ ویں: اللہ تعالیٰ کی دوستی۔ بخشد: بخشش۔

رباعی

از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست	وز دستِ تو ہیچ دست بالاتر نیست
آں را کہ تو رہ دہی کسے گم نکند	واں را کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست

حکمت ٦٤: گدائے نیک انجام بہ از بادشاہِ نافرجام۔

بیت

غمے کز پیش شادمانی بری	بہ از شادمانی کز پسش غم خوری

حکمت ٦٥: زمیں را از آسماں نثار ست و آسماں را از زمین غبار كُلُّ إِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ۔

فرد

گرت خوئے من آمد ناسزاوار	تو خوئے نیک خویش از دست مگذار

حکمت ٦٦: خداوند تبارک و تعالیٰ می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و می خروشد۔

بیت

نعوذ باللہ اگر خلق غیب داں بودے	کسے بحالِ خود از دستِ کس نیاسودے

حکمت ٦٧: زر از معدن بکان کندن بدر آید و از دستِ بخیل بجاں کندن۔

از تو بکہ نالم: تیری فریاد کس کے پاس کروں۔ داور: حاکم۔ رہ دہی: راستہ دیتا ہے۔ گدا: فقیر۔ نافرجام: بد انجام۔ غم: رنج جس کے بعد شادمانی خوشی۔ بری: حاصل ہو۔ نثار: برساتا ہے۔ کل اناء: ہر برتن سے وہی چیز ٹپکتی ہے جو اس میں ہوتی ہے (٢)۔ گرت: اگر تجھے۔ خوئے: عادت۔ ناسزاوار: نالائق۔ مگذار: نہ چھوڑ۔ می بیند: دیکھتا ہے۔ می پوشد: چھپاتا ہے۔ می خروشد: شور کرتا ہے۔ نعوذ باللہ: اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں۔ غیب داں: غیب جاننے والا یعنی ان دیکھی چیزوں کو جاننے والا۔ نیاسودے: نہ پاتا۔ معدن: کان (کھان)۔ بجاں کندن: جان نکلنے سے۔

قطعه

دونان نخورند گوشش دارند	گویند امید به که خورده
روزی بینی بکام دشمن	زر مانده و خاکسار مرده

حکمت ۶۸: هر که بر زیر دستان نبخشاید بجور زبردستان گرفتار آید۔

مثنوی

نه هر بازو که در وی قوت هست	بمردی عاجزان را بشکند دست
ضعیفان را مکن بر دل گزندی	که درمانی بجور زورمندی

حکایت ۶۹: درویشی بمناجات در میگفت یارب بر بدان رحمت کن که بر نیکان خود رحمت کرده که مر ایشان را نیک آفریده۔

حکمت: عاقل چون خلاف درمیان آید بجهد و چون صلح بیند لنگر بنهد که آنجا سلامت برکنارست و اینجا حلاوت درمیان۔

حکمت ۷۱: مقامر را سه شش میباید ولیکن سه یک برمی آید۔

بیت

هزار بار چراگاه خوشتر از میدان	ولیک اسپ ندارد بدست خویش عنان

حکایت ۷۲: اول کسی که علم بر جامه کرد و انگشتری در دست چپ

(۱) دونان: جمع دون کمینہ یعنی بخیل۔ نخورند: نہیں کھاتا۔ گوش دارند: مالداری کی تعریف سننے کے طلب گار۔ بکام: مقصد۔ مانده: رکھا۔ خاکسار: ذلیل۔ زیر دستان: کمزور۔ جور: ظلم۔ زبردستان: طاقتور۔ بشکند: توڑے۔ ضعیفان: کمزور۔ گزندے: صدمہ۔ درمانی: عاجزی۔ (۲) مناجات: دعا یعنی سرگوشی کرنا۔ در: زیادہ۔ آفریده: پیدا۔ بجهد: کوشش۔ لنگر بنهد: ٹھیرتا ہے۔ حلاوت: مٹھاس۔ مقامر: جوا کھیلنے والا۔ سه شش: تین چھ۔
میباشد: چاہیئے۔ سه یک: تین اور ایک۔ برمی آید: باہر آتا ہے۔ خوشتر: زیادہ اچھی۔ انگشتری: انگوٹھی۔ دست چپ: بایاں ہاتھ۔

جمشید بود گفتندش چرا زینت بچپ دادی که فضیلت راست راست گفت راست را زینت راستی تمام است۔

قطعه

فریدون گفت نقاشان چین را	که پیرامون خرگاهش بدوزند
بدان را نیک دار ای مرد هشیار	که نیکان خود بزرگ و نیک روزند

حکایت ۷۳: بزرگی را پرسیدند که چندین فضیلت که دست راست راست خاتم در انگشت چپ چرا می کنند گفت ندانی که اهل فضیلت همیشه محروم باشند۔

شعر

آنکه حظ آفرید و روزی سخت	یا فضیلت همی دهد یا بخت

حکمت ۷۴: نصیحت پادشاهان کسی را مسلم است که بیم سر ندارد یا امید زر

مثنوی

موحد چه در پای ریزی زرش	چه شمشیر هندی نهی بر سرش
امید و هراسش نباشد ز کس	برین است بنیاد توحید و بس

حکمت ۷۵: شاه از بهر دفع ستمگاران است و شحنه برای خونخواران

(۱) جمشید: بادشاہ کا نام ہے۔ راست: دایاں۔ راستی: سیدھا۔ تمام است: مکمل ہے۔ نقاشان: نقش بنانیوالے۔ چین: اسکی مراد خیاط درزی وغیرہ۔ پیرامون: گرداگرد۔ خرگاه: بڑا خیمہ۔ بدوزند: بناویں۔ روزند: نیک بخت ہیں۔ چندین: اتنی۔ فضیلت: بزرگی۔ خاتم: انگوٹھی۔ ندانی: نہیں جانتا تو۔ دهد: دیتا ہے۔ بسته: اسی آدمی کے ضروری ہے۔ بیم: ڈر۔ سر: جان کا خوف۔ موحد: اللہ تعالیٰ کو ایک جان کر اسی پر بھروسہ رکھنے والا۔ چه در پای: چاہیئے اس کے قدموں پر سونا بکھیر دے۔ چه شمشیر: اس کے سر پہ ہندی تلوار رکھ دے۔ هراسش: خوف اس کو۔ بس: بہت کافی۔ دفع ستمگاران: ظالموں کو ظلم سے منع کرنا۔ شحنه: کوتوال۔ خونخوار: قاتل۔

وقاضی مصلحت جوئے طرّاراں ہرگز دو خصم بحق راضی نروند پیشِ قاضی۔

قطعہ

چو حق معاینہ دانی کہ می بباید داد | بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دلتنگی
خراج اگر نگزارد کسے بہ طیبِ نفس | بقہر ازو بستانند و مزدِ سرہنگی

حکمت ۷۶: ہمہ کس را دنداں بترشی کند گردد مگر قاضیاں را کہ بشیرینی۔

شعر

قاضی کہ برشوت بخورد پنج خیار | ثابت کند از بہرِ تو صد خربزہ زار

حکمت ۷۷: قحبۂ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند وشحنۂ معزول از مردم آزاری۔

بیت

جوانِ گوشہ نشیں شیرِ مردِ راہِ خداست | کہ پیر خود نتواند ز گوشہ برخاست

فرد

جوانِ سخت ببایدکہ از شہوت بپرہیزد | کہ پیرِ سست رغبت را خود آلت برنمیخیزد

حکمت ۷۸: حکیمے نامور را پرسیدند کہ درختاں را کہ خدائے عزّ وجل آفریدہ است وبرومند ہیچ یک را آزاد نخواندہ اند مگر سرو

(۱) مصلحت: نیکی۔ جوئے: نیکی تلاش کرنے والا۔ طرّار: جیب تراش۔ خصم بحق راضی: دو لے آدمی جو اپنے اپنے حق پر راضی ہوں۔ انکو قاضی کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہیں۔ می باید: دینا پڑے گا۔ بلطف بہ: نرمی سے دے دینا اچھا ہے۔ جنگ: لڑائی۔ خراج: محصول۔ طیبِ نفس: خوش دلی۔ قہر: غلبہ۔ بستانند: وصول کر لیتا ہے۔ مزد: مزدوری۔ سرہنگی: سپاہی۔ بترشی کند: کھٹائی کھانے سے دانت کند ہوتے ہیں۔ پنج خیار: ککڑی کی جڑ۔ خربزہ زار: خربوزوں کا کھیت۔ (۲) قحبہ: رنڈی۔ بکاری: بدکرداری۔ شحنہ: کوتوال۔ معزول: معطل۔ آزاری: ستانے والا۔ گوشہ نشیں: علیحدگی اختیار کرنے والا۔

برخاست: اٹھے۔ باید: چاہیے۔ پیرِ سست: بوڑھا: جس کی شہوت کم ہو گئی ہو۔ برنمیخیزد: عضو تناسل کھڑا نہیں ہوتا۔ نامور: مشہور۔ برومند: پھل دار۔ یک را آزاد: ایک کے سوا کسی کو آزاد نہیں کہا جاتا۔

(رفقیہ عطاالرسول)

راکہ ثمرہ ندارد گوئی دریں چہ حکمت ست گفت ہر یکے را دخلے معین ہست بوقتے معلوم گہے بوجود آں تازہ اند وگاہے بعدم آں پژمردہ وسرورا ہیچ ازیں نیست وہمہ وقت خوش ست وایں ست صفتِ آزادگاں۔

قطعہ

بریں کہ میگذرد دل منہ کہ دجلہ بسے | پس از خلیفہ بخواہد گذشت در بغداد
گرت ز دست برآید چو نخل باش کریم | ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد

حکمت ۷۹: دو کس مردند وتحسر بردند یکے آنکہ داشت ونخورد ودیگر آنکہ دانست ونکرد۔

قطعہ

کس نہ بیند بخیل فاضل را | کہ نہ در عیب گفتنش باشد
ورکریمے دو صد گنہ دارد | کرمش عیبہا فروپوشد

(۱) ثمرہ: پھل۔ دخلے معین: مقرر آمدنی۔ گہے: کبھی۔ گاہے: کبھی۔ عدم: نہ ہونا۔ پژمردہ: مرجھائے ہوئے۔ سرو: ایک سیدھا درخت ہے۔ ہیچ ازیں: کبھی پھل آنے سے تازہ ہوتا ہے۔ میگذرد: گزرتا ہے۔ دل منہ: دل نہ لگا۔ دجلہ: یہ بغداد شریف کا مشہور دریا ہے۔ خلیفہ: بنی عباس کا خلیفہ۔ (۲) نخل: کھجور۔ کریم: سخی۔ ورت: اور اگر تجھے۔ سرو باش۔ مردند: مر گئے۔ تحسر: حسرت۔ بردند: لے گئے۔ داشت: جمع کیا۔ نخورد: نہ کھایا۔ کس نہ بیند: کسی نے نہ دیکھا۔ دو صد: دو سو۔ گنہ دارد: غلطیاں رکھے۔ کرم: سخی۔ فروپوشد: چھپا لے گی۔

خاتمۃ الکتاب

تمام شد کتاب گلستان واللہ المستعان بتوفیق باری عزّ اسمہ
دریں جملہ چنانکہ رسم مؤلفان ست از شعرِ متقدماں تلفیقے نرفت۔

بیت

کہن خرقۂ خویش پیراستن	بہ از جامۂ عاریت خواستن

غالب گفتارِ سعدی طرب انگیز ست وطیبت آمیز کوتہ نظراں را
بدیں زبانِ طعن دراز گردد کہ مغزِ دماغ بیہودہ بردن و دودِ چراغ
بیفائدہ خوردن کارِ خردمنداں نیست ولیکن بر رائے روشن صاحبدلاں
کہ روئے سخن در ایشاں ست پوشیدہ نماند کہ دُرِّ موعظتہائے
شافی در سلکِ عبارت کشیدہ است و داروئے تلخ نصیحت
بشہد ظرافت برآمیختہ تا طبعِ ملولِ انسان از دولتِ قبول محروم
نماند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

مثنوی

ما نصیحت بجائے خود کردیم	روزگارے دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوشِ رغبتِ کس	بر رسولاں بلاغ باشد وبس

(۱) خاتمۃ الکتاب: ختم ہوئی کتاب۔ المستعان: اسم مفعول کا صیغہ ہے مدد چاہا گیا: باری: پیدا کرنے والا۔ عزّ اسمہ: عزت والا ہے نام اسکا رسم: عادت۔ مؤلفان: کتاب لکھنے والے۔ متقدماں: اگلے لوگ۔ تلفیق: جمع کرنا۔ نرفت: نہیں گئیں۔ پرانا: خرقہ: گودڑی۔ پیراستن: سنگارنا۔ عاریت: مانگے ہوئے۔ خواستن: چاہنا۔ غالب: اکثر۔ طرب: خوشی مستی۔ طیبت: پاکیزگی۔ آمیز: ملی ہوئی۔ کوتہ نظراں: مخالف۔ طعن: تنقید۔ دراز: لمبا۔ بردن: لے جانا۔ (۲) دُود: دھواں۔ خوردن: کھانا۔ رائے صاحب دلاں: نیک لوگوں کا مشورہ۔ پوشیدہ: چھپا ہوا۔ نماند: نہ رہے۔ دُر: موتی۔ موعظتہا: نصیحتیں۔ شافی: شفا دینے والا۔ سلک: لڑی۔ کشیدہ: پروئے ہوئے۔ بشہد: ماکھی۔ ظرافت: خوش طبعی۔ آمیختہ: ملا ہوا۔ طبع:

طبیعت۔ ملول: رنجیدہ۔ الحمد للہ: تمام تعریفیں ثابت ہیں واسطے اللہ تعالیٰ کے جو پالنے والا تمام جہانوں کا۔ ما: ہم۔ کردیم: کیا ہم۔ بردیم: زندگی ای میں کاٹ دی۔ گوش: کان۔ رغبت: توجہ۔ رسولاں: جمع رسول: پیغام پہنچانے والے۔ بلاغ: پہنچانا۔ بس: کافی۔ الحمد للہ کہ گلستان ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ
۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء بروز جمعہ کو خاشیہ تحریر کیا ۱۵ شعبان۔ ۲۰ مئی بروز سوموار ایسے عنون فراغت حاصل ہوئی اللہ کریم یہ سعی قبول فرمائے آمین ثم آمین

مکتبہ اہل سنت
مکہ سنٹر لاہور

احمد پبلی کیشنز
ھادیہ حلیمہ سنٹر اردو بازار لاہور